بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

سر دیوان لکھوں [illegible] نام اوس اعلیٰ سے اعلیٰ کا
کہ مظہر ہے وہی پہلے سے پہلا حق تعالیٰ کا

فزون ہے اوسکی غم مین نون سے خم اپنے سراپا کا
کہ جسکا قد الف ہے ایما کا اور اسرا کا

کیا جب تاجدار اوس شاہ کو دنیا و عقبیٰ کا
جھکا سجدہ مین عالم دیکھکر عالم سراپا کا

خدا کا دوست ایسا بت شکن آیا زمانہ مین
نشان باقی نہین رکھا منات و لات عزا کا

کیا دین محمد جسکہ ظاہر حق تعالیٰ نے
مٹا سب کفر شرک و دین و آئین گبر و ترسا کا

وہ نوح کشتی امت جو آیا بحر ہستی مین
گیا گیا سوکھ پانی یک بیک دریائے [illegible] کا

نہ دینداروں سے مطلب ہے نہ کچھ ارباب دنیا سے
ہوں اوسکا دل سے شیدا ہو جو عاشق [illegible] کا

شکر صد شکر کہ بیدار ہوئی میری نصیب
ہم سیہ کاروں کی خاطر کیا رہبر پیدا

نور سے ہوگیا معمور زمین سے تا عرش
جبکہ دنیا میں ہوا ایسا پیمبر پیدا

آپسا کوئی نہیں دوں میں بھلا کس سے مثال
دونوں عالم میں نہیں آپ سے بہتر پیدا

اوڑ کے جاؤں میں مدینہ کو تمنا ہے یہی
یا خدا ہوں مرے بازو میں اگر پر پیدا

نور بے مثل کی تصویر کوئی کیا کھینچے
لاکھ مانی سا مصور ہو یہاں گر پیدا

خلد سے حور سب آئی ہیں بشوق خدمت
ہنس کے کہتی ہیں ہوا یہ مہ انور پیدا

جوق جوق آئے ملایک پے تعظیم رسول
جس مکاں میں ہوئے وہ شافع محشر پیدا

نور وحدت کا سماں صاف نظر آنے لگا
جبکہ ماہو سے ہوئے معنئے اکثر پیدا

اے مبارک ہو تجھے نور عروسی گل تر
تیری زینت کو ہوا رشک صنوبر پیدا

دی ہے گلشن میں صبا نے یہ مبارکبادی
باغ عالم میں ہوا رشک صنوبر پیدا

روشنی چھا رہی ہے شرق سے تا غرب تلک
تیرے صدقے کیلئے ہوگیا خاور پیدا

ماہ نے چاندنی کا فرش کیا طول طویل
تھا جو گردوں میں چھپا اب ہوا اوڑ کر پیدا

بیت میلاد میں لاکھوں ہی ملایک آئے
لئے ہاتھوں میں علم ہوگئے جعفر پیدا

نعت مشکل ہے زبان بند کر اے شاہ **مراد**
اب تو مداحی کو شاعر ہوئے گھر گھر پیدا

اوس نے اپنا مجھے دیوانہ بنایا ہوتا
مثل منصور کے مستانہ بنایا ہوتا

قابل فقر نہیں ہوں میں کہے دیتا ہوں
بلکہ مشرب مرا رندانہ بنایا ہوتا

روز و شب ہجر سی رہتا ہون تری شکل کباب
شمع رو اپنا ہی پروانہ بنایا ہوتا

دل مرا مینا بنے سینہ بنے میخانہ
چشم کو میرے تو پیمانہ بنایا ہوتا

عاشقی کی نہین قابل ہون تری جان جہان
اپنا بندا ہی تو جانانہ بنایا ہوتا

یہ تمنا ہے شب و روز محمدؐ سے **مراد**
دل ویران کو خدا خانہ بنایا ہوتا

مجھے جلوہ اپنا دکھانے کو جو وہ رخ سے پردہ اوٹھا رہا
مین ہزار جان سے فدا ہوا نہ حواس و ہوش بجا رہا

نہ تو ہجر ہے نہ تو وصل ہے نہ سرور ہے نہ تو غم مجھے
جو خیال تھا وہ نہین رہا نہ خودی رہی نہ خدا رہا

یہی لامکان کا مکان ہے یہی بے نشان کا نشان ہے
مری ہستی دونون جہان ہے کبھی ہو رہا کبھی نا رہا

جسے نشۂ بادۂ عشق ہے ہمہ اوست کہنا بجا اوسے
جہان دیکھتا ہون وہی ہے بس رگ و پی سی کب وہ جدا رہا

نہ جمال ہے نہ جلال ہے نہ تو وہم ہے نہ خیال ہے
کہون کس سے راز درون دلا نہ تو اپنا ذہن رسا رہا

کیا مجھ مین عشق نے جب اثر نظر آیا مجکو وہ جلوہ گر
جو **مراد** تھی ملی سب بے خطر نہ دعا نہ خیال دوا رہا

جس دن سے اپنا آپ یہان مبتلا ہوا — کچھ بھی رہی خبر نہین اسکی کہ کیا ہوا

گاہی ہین تخت شاہی پہ فرمان روا ہوا — گلیون مین گاہی کاسہ بکف بینوا ہوا

ہستی کا جب گمان مرے دل سے اوٹھ گیا — ہین درمیان دونون جہانکی گدا ہوا

گاہے کیا نزول رہا آب و خاک مین — گاہے عروج کرکے مین تا بعرش ہوا ہوا

پہلے رہا مین خلوتِ وحدت مین اے مراد
کثرت مین آکے جلوہ گر اب جا بجا ہوا

دیکھو ہماری آنکھون نے دریا بہا دیا — شورِ مغان نے گنبد گردون ہلا دیا

ای سوزِ عشق دیکھ وہ شعلہ ہون آگ کا — دم بھر مین جسنے دیر و حرم کو جلا دیا

منصور سے نہو سکا عشقِ خدا جو ضبط — مٹی کے پتلے نے بھی انا الحق سنا دیا

اللہ رے بھوین ہین کہ ہے تیغ برق دم — پھیری جدھر نظر تو صفون کو گرا دیا

کیا سحر تھا زبان مین محبوب کی میرے — ہندو بچہ کو بات مین کلمہ پڑھا دیا

ملکر اپنے فخر کے قربان ہون دلا — آبِ بقا کا اوسنے پیالہ پلا دیا

موسیٰ ہی تھے کہ طور کی کھاتے تھے ٹھوکرین — گھر بیٹھے مجکو یار نے جلوہ دیکھا دیا

نورِ خدا مین کیا کہون وہ عین نور ہے
ہمکو مراد نور کا پتلا بنا دیا

سینہ مین اگر جلوۂ جانانہ نہوتا — روشن کبھی ہرگز یہ سیہ خانہ نہوتا

محبوب اگر ساقیِ رندانہ نہوتا — عاشق بھی کبھی ذوق سے مستانہ نہوتا

حسن ازلی تجھ مین نہوتا جو ہویدا
ہوتی نہ کبھی جن و بشر تیرے تصدق
بیگانہ تھا فرعون جو کہتا تھا خدا ہون

اس طرح پہ پدید کوئی دیدا نہ ہوتا
پہنے جو لباس آج تو شاہانہ نہوتا
منصور سے گر سیکھتا بیگانہ نہوتا

مشکل تھا ہر اک وصل تیرا وصل کسی کو
مشرب جو تیرا ای میان رندانہ نہوتا

ہوئے صدقے مین شاہِ دین کے یہ شمس و قمر پیدا
زمین پیدا فلک پیدا ملک جن و بشر پیدا

نہین ہوتا زمین و آسمان پیدا سمجھ رکھنا
نہوتے اس جہان مین احمدِ مرسل اگر پیدا

ہٹایا اوسنے جب رخسار سے گیسوے پیچان کو
مین یہ سمجھا ہوا ہے چرخ سے نورِ سحر پیدا

تبِ فرقت سے اے ناصح جلا جاتا ہے جی اپنا
ہمارے آہ سوزان سے ہوئے لاکھون شرر پیدا

نہ سمجھو اسکو اختر ہین ہماری دل لگے پتنگالے
ہماری آہ سوزان سے فلک پر ہین شرر پیدا

فراقِ سرورِ دین مین میری جان منہ کو آتی ہے
تبِ فرقت بھڑک اوٹھی ہوا داغِ جگر پیدا

ظہور نور احمد گر نہ ہوتا اے مراد دل
خدا ہرگز نہ کرتا عرش و کرسی بحر و بر پیدا

فرشتے اس سبب سے سجدہ ریز ہو گیا
اس ایک دل میں سیکڑوں آزار ہو گیا

سینے میں جس نگاہ کا ایسا اثر گیا
دل توڑ کر جگر کے مرے پار ہو گیا

میں جانتا تھا کہ کچھ نہیں ہے جز خدا
وحدت کی مے کو پیتے ہی سرشار ہو گیا

حق بھی وہی ہے لفظ انا الحق بھی وہی
منصور چڑھ کے دار پہ سردار ہو گیا

آدم کبھی بنا کبھی موسیٰ کبھی مسیح
آخر ظہور احمد مختار ہو گیا

وحدت کے مرتبہ میں علی العظیم تھا
کثرت میں آ کے حیدر کرار ہو گیا

سینہ میں جبکہ یار سمایا مرے مراد
اب غیریت کہاں رہی دلدار ہو گیا

اے دل پکڑ تو دامن سلطان اولیا
محبوب کبریا ہے وہی جان اولیا

سیرت علی کی شکل نبی مظہر اتم
یعنی نظام دین سے کھلی شان اولیا

مرقد پہ اونکے چادر انوار ہے کھنچی
لاکھوں اوسکے در کے ہیں دربان اولیا

کیونکر نہ بوسہ گاہ ملائک اوسے کہوں
معشوق ہی حبیب ہے رحمان اولیا

جسکو مراد کہتا ہے ہر ایک اولیا
وہ دین ہے مرا وہی ایمان اولیا

دل مرا بیمار کسنے کر دیا
صاحب آزار کسنے کر دیا

دل جگر سینہ پھونکا جاتا ہی سب — جان سے بیزار کرنے کر دیا

کو بکو پھرتا ہون مستانہ بنا — بیخود و سرشار کرنے کر دیا

خواب غفلت تھا آہی روز شب — دل مرا بیدار کرنے کر دیا

عقل و ہوش و فہم کو تیری مراد
اس طرح بیکار کرنے کر دیا

مطلع جو حسن مطلع ہی رحمان کا ہوا — مقطع ہمارا آیۂ قرآن کا ہوا

کر و بیون نے سجدہ کیا اوسکو بار بار — کیا مرتبہ جہان مین انسان کا ہوا

کیونکر نہ واہ فخر کے قربان ہو جیے — اوسکا غلام پیشوا سلطان کا ہوا

ہے خاندان چشت مین سرتاج اولیا — لاکھون کو فیض فخر سے عرفان کا ہوا

مرقد پہ اپنے پیر کے جی جان ہی نثار
خادم مراد روضۂ رضوان کا ہوا

توحید سے دل ہو گیا مستانہ ہمارا — دیتا ہے صدا اور ہی دیوانہ ہمارا

اس بزم مین پاتی نہین دل سوز کسی کو — نہ شمع ہوئی اپنی نہ پروانہ ہمارا

ہم زلف پریشان کیطرح سے ہین پریشان — اب دم کی کشاکش ہے فقط شانہ ہمارا

کسکے رخ روشن کا تصور ہی یہ دل مین — ہی منزل خورشید سیہ خانہ ہمارا

آجائے کسی طور سے غارتگر ایمان — غمخوار و سنا دیجیو افسانہ ہمارا

بیعت ہی مراد اپنی اوسی پیر مغان سے

جاگیر میں سب ہو گیا میخانہ ہمارا

ہان نورِ محمد کا جو اظہار نہوتا — پھر کون و مکان کُن سے یہ طیار نہوتا
ہرگز نہ سیہ خانۂ دل ہوتا منور — سینہ میں شہِ دین کا جو اسرار نہوتا
اسلام سے آگاہ نہوتا کوئی یارو — دنیا میں اگر احمدِ مختار نہوتا
اک دم میں عدم ہوتے جہاں تک کہ ہیں عالم — حامی جو سیہ کا شہِ ابرار نہوتا
ہرگز نہ کوئی منزلِ مقصد کو پہونچتا — عالم میں اگر عشق مددگار نہوتا
محروم تھے فیضان سے سب یا شہِ ابرار — تیرا جو وصی حیدرِ کرار نہوتا
اغیار سے کھینچ کے لیجاتے جہنم — معشوق میرا آہ جو غمخوار نہوتا

دیتا نہ مے عشق اگر ساقی کوثر
اللہ مراد ایسا میں سرشار نہوتا

آنکھوں میں نور تیرا دل میں سرور تیرا — ہر شے میں دیکھتا ہون یا رب ظہور تیرا
اس دہر میں جب آیا دیکھا عجب تماشا — نیرنگیوں میں چھایا جلوہ غفور تیرا
پتلا یہ خاک کا ہی اسمیں کہاں ہے طاقت — دیتا ہے زیب ہمکو سارا غرور تیرا
گلشن میں جب گیا میں کیا کیا بہار دیکھے — بلبل ہر ایک گل پر کرتی ہیں شور تیرا

اک دم نہیں گذرتا تجھ بن مراد کو اب
رہتا ہے ہر نفس میں پیارے سرور تیرا

عشق بیچون ہے رہنما میرا — دل اوسی پر ہے مبتلا میرا

سِرِّ وحدت سے کر گیا آگاہ تو — فخر عالم جو پیشوا ہے مرا

چھا گیا عالم کی لو لگی سب سدھ بدھ — حیرت میں پھنسا ہوا ہے سب تیرا

کیسی رہتی لگی پریشانی — زلفوں میں حبیب کے دل پھنسا میرا

وہ مجھے دیکھے ہیں اوسے دیکھا میں — یار آنکھوں میں بستا ہے سدا میرا

دل تو بھولی نہیں سماتا ہے — پیر میں گھر کر چکا اب سائیں

چین آتا نہیں ہمراد مجھے
جب سے محبوب ہے جدا میرا

کیا کہوں کس سے ہنستے کیا دیکھا — جو نہ دیکھا سنا سنا دیکھا

بتکدے میں دیکھا اور کعبہ میں تو — اپنی صورت سے آشنا دیکھا

کبھی زاہد بنا کبھی عابد — کبھی رندوں کا آشنا دیکھا

شکل آدم سے برزخِ کبریٰ — خاص ہے مظہر خدا دیکھا

کبھی ہے تاجدار تخت نشین — کبھی گلیوں میں بینوا دیکھا

کبھی ہر شئے میں جلوہ گر ہے وہی — کبھی ہر ایک سے جدا دیکھا

مدح کرتے ہوئے کبھی پایا تجھ کو — کبھی کرتے اوسے گِلا دیکھا

بیٹھے بٹھلائے کسپہ آج ہمراد
دلِ پُر درد مبتلا دیکھا

دیکھتا ہوں عرش اعظم سے میں تا تحت الثریٰ — پر نظر آتا نہیں اپنے سوا اب دوسرا

نیست تھا ہو کر پڑے گی اپنے جو ہستی کی ذرا
نور اپنا ذرہ سی خورشید تک پایا بھرا

صورت آگر دیکھا اون اپنے ابتدا کی کیفیت
ہوش جاتی سنتھے اسکا پاس تو آتو ذرا

بجھے ... کان میں عاشق کو آہنگ الست
واعظا ناحق سناتا ہے بیان ناجرا

جس طرف دیکھی ہیں آنکھیں بس وہی ای ہزار
دیدہ میں اپنی سوا اوسکے نہیں ہے دوسرا

رہتا ہی بزم یار میں سامان جدا جدا
عاشق جدا جدا ہیں حسینان جدا جدا

گلشن میں چہچہے ہیں کہیں قہقہے کا شور
بلبل جدا جدا ہے گل خندان جدا جدا

دیکھا فلک پہ چھائی ہی نیرنگ کی بہا
کوکب جدا جدا مہ تابان جدا جدا

آدم میں بو حضرت مطلق کی دیکھ لو
حیوان جدا جدا ہیں اور انسان جدا جدا

تشبیہہ میں ہی فرق یہ اب غور کیجے
گلشن جدا جدا ہوا اور سامان جدا جدا

وحدت میں ذات ایک ہی کثرت میں سو ہزار
مظہر جدا جدا ہے اور عرفان جدا جدا

دل میں جب خالق کا جلوہ چھا گیا
جسطرف دیکھا نظر وہ آگیا

جو ہے اہل دل اوسے آیا نظر
فوقیت منصور پر وہ پا گیا

جب تجلی طور پر اوسکی ہوئی
دیکھکر موسے بہت گھبرا گیا

کیون کہین ارنی نہین ہمسے وہ دور
اپنا جلوہ وہ ہمین دکھلا گیا

کچھ نظر آتا نہین اوسکے سوا
میری آنکھون کو وہ پیارا بھا گیا

دل مرا ہے آئینہ بہر نبیؐ ‖ ہر نقش دل مین میرے آ گیا

کلمۃ الحق جو کوئی بولا مراد
دار پر سر اوسکا بس دیکھا گیا

کیا خاک عشق کی آگ نے رگ پے کو میرے جلا دیا
وہ جو بھید دل مین چھپا رہا اوسے آئینہ سا دکھا دیا

نہین غیر ہے کوئی ماسوا وہ ہر ایک شئی مین ہے جلوہ گر
رہا مین جو غافل و بیخبر مجھے اُسکے حق سے ملا دیا

کوئی کان کھول کے گر سنے تو پکار کر مین کہون مراد
یہ ظہور قابل سیر ہے جو خودی کا نقش مٹا دیا

تمھارے کوچہ مین ہمنے ساقی عجیب لطف بہار دیکھا
گیا جو کوئی ہوا وہ مجنون نشہ کا اوسمین خمار دیکھا

عجیب رتبہ وہ طور کا ہے جہان پہ جلوہ ہوا خدا کا
گرا خوشی سے زمین پہ موسیٰ خدا کا اُسنے شرار دیکھا

ہمارے نیرنگ شمع رو کی کسی نے ابتک پتا نپایا
ہزارون عاشق کو مثل بلبل ہر ایک گل پر نثار دیکھا

تعین اپنا اوٹھایا جسدم دکھاتا جلوہ ہر ایک شئی مین
چمن مین دیکھے کہین کھلے گل اور کہین پھولونکے خار دیکھا

کبھی بنا تھا وہ شکل مجنون وہی تو لیلےٰ کا مبتلا تھا
کبھی ہو کثرت مراد مظہر ہر ایک صورت مین یار دیکھا

گیا جبکہ حیرت علم مین وہان دیکھا کچھ نہ نشان رہا
نہ مکین رہا نہ مکان رہا کہون کس سے کیا مین کہان رہا

وہ جو خواب عدم مین سو رہا وہین شور ظہور سے جگ اٹھا
کھلی آنکھ دیکھا جو غور سے جو چھپا تھا بس وہ عیان رہا

رہا محو یار مین ہر نفس سر و پا کی کچھ نہ خبر رہی
او ٹھا علم ہستی دوی گئی نہ زبان پہ کچھ بھی بیان رہا

وہی ذات ہی اور صفات ہے وہی نفی اور اثبات ہے
جیسے برگ حنا مین رنگ گم ویسے ہا مین ہو بھی نہان رہا

کسے ڈھونڈھتا ہی مراد تو میان دیکھ اپنے مین آپکو
نہین ماسوا کوئی غیر ہے کہان لامکان مین مکان رہا

جہان مین یار و کہون مین کس سے عجب تماشا بہار دیکھا
ہوئی تعین سے جبکہ کثرت ہزارون صورت مین یار دیکھا

ارے مسیحا تو آجا پیارے کہ تیرا گھایل سسک رہا ہے
لگا ہے پیکان جگر مین آکر کہین پہ مژگان کا خار دیکھا

تڑپ تڑپ کر یہ شب جو گذری تو دن قیامت کا آکے پہونچا

نہ کوئی مونس نہ کوئی ہمدم نہ دوست کوئی نہ یار دیکھا

تو ایک گل ہے ہزاروں بلبل فراق مین سر بہ نغمہ خوان

چمن چمن مین بھٹک رہے ہین ہر اک روش پر شرار دیکھا

مراد ہر دم اوسیکو دیکھو ہے جسکا عالم مین نور چھایا

پلائی اوسنے مے محبت یہ لحظہ لحظہ خمار دیکھا

کوئی اس جا نہ باہر آیا
جسکو دیکھا سو بے خبر آیا

وان سے یان آیا تو ہوا محشر
جیسا وان تھا یہان نظر آیا

کون دنیا مین رہنے والا ہے
نسبت ہونی کو ہے بشر آیا

آدمی اپنے [illegible] سی جب ہوا بیدار
اوسکا جلوہ مجھے نظر آیا

[illegible] گئی یار سے امید وصال
آہ مین اپنے جب اثر آیا

مصحف رخ کا تیری ہی مشتاق
چرخ پر دیکھنے قمر آیا

کیا ہی آرام تھا عدم مین مراد

حیف صد حیف مین کدھر آیا

یارب گناہگارم آرحم کر رحیما
ہر لحظہ جان نثارم آرحم کر رحیما

لاکھون رہی ہین تھک کر ہرگز پتا نہ پایا
بی نام و بی نشانم آرحم کر رحیما

آجا تو پاس میری بیمار ہون مسیحا
جز تو دوا ندارم آرحم کر رحیما

حالت میری عجب ہی کس سی کہون خدایا
بی شبہ بی پناہم آرحم کر رحیما

سجدہ تجھے ہون کرتا گلیو تیغ سی بھر کر
من عبد شرمسارم آرحم کریما

ہر آن کہہ رہا ہے رو کر مراد تجھے
بے جان دل فگارم آرحم کریما

مری آہ آتش افشان سی شرر پیدا ہوا
آج درد عشق کا گویا اثر پیدا ہوا

وصل مین عشق ہو گیا بس عبدیت جاتی رہی
غیریت ہرگز نہین خود جلوہ گر پیدا ہوا

کوچہ توحید مین دل نے کیا میری گذر
پرتو رخ سے میری نور سحر پیدا ہوا

عالم اعیان سی آ اسجا کیا مینے نزول
میری صورت پر جہانمین ہر بشر پیدا ہوا

غیر حق ہرگز نہین ہی عین حق اپنا وجود
قلزم وحدت سی میری بحر و بر پیدا ہوا

آپ ہی وحدت رہا اور آپ ہی کثرت ہوئین
جب ہوا بیرنگ تب نفع و ضرر پیدا ہوا

ساری عالم مین مراد اظہر مجھے آیا نظر
کامیابی ہو گئی نور البصر پیدا ہوا

ہر مکان مین ظہور ہے تیرا
یار ہر شئے مین نور ہے تیرا

مئے وحدت پلائی ہے جب سے
اوس گھڑی سی سرور ہے تیرا

کیون نہ منہ سی کہے انا الحق وہ
جسمین سارا غرور ہے تیرا

عرش سی فرش تک تجھے دیکھا
جس جگہہ ہون حضور ہے تیرا

تو جہان چاہے جلوہ فرما ہو
عرش تیرا ہے طور ہے تیرا

آپ مین دیکھ تو مراد اوسکو

یہی کامل شعور ہے اپنا

دل کو دلبر کا مبتلا دیکھا | بیخودی جب ہوئی خدا دیکھا
سب نے دیکھا حجاب مین اوسکو | ہمنے درپردہ برملا دیکھا
سوزش عشق نے جو کی تاثیر | رگ وپے اور دل جلا دیکھا
نحن اقرب الیہ جبکہ کہا | پھر خدا کو کہان جدا دیکھا
جب حجاب دوئی گیا دل سے | ایک ہی شئے کو جابجا دیکھا
کبھی بلبل کیطرح نغمہ کنان | کبھی گل کیطرح کھلا دیکھا
کبھی معشوق صورت لیلے | اور کبھی قیس بینوا دیکھا

کبھی دیکھا مراد مین اوسکو
کبھی اوسکا کبھی دلربا دیکھا

جب تجھے یار مہ لقا دیکھا | صاف اس شکل مین خدا دیکھا
مصحف یار بر رخ کبرے | اسی مرآت مین کبریا دیکھا
دل مین آیا نظر موندی جب آنکھ | آنکھ کھولی تو برملا دیکھا
شرق سی غرب غرب سی تا شرق | جلوہ یار جابجا دیکھا
کبھی بلبل مین نغمہ خوان ہو وہی | کبھی ہر گل کا مبتلا دیکھا
کبھی پہنے لباس شاہانہ | کبھی رندون کا رہنما دیکھا
کبھی بولا الست کہکے بلے | کبھی بندہ کبھی خدا دیکھا

ذرّہ ذرّہ مین ہر اوسی کی چمک
کے شئے سے نہین جدا دیکھا

عاشقو نین ہے بولتا توحید
اور کبھی دار پر چڑھا دیکھا

وہی دیر و حرم کلیسا مین ہو
کبھی ہر بُت مین بولتا دیکھا

ڈھونڈھتا پھرتا ہے جسی تو ہر او
وہی پہلو سے ہے ملا دیکھا

کیا کہون کسمین مین نے کیا دیکھا
جہان دیکھا وہان خدا دیکھا

کبھی دلگیر صورتِ عاشق
کبھی محبوب مہ لقا دیکھا

کبھی دریا کبھی ہی موج حباب
اور کبھی دُر بے بہا دیکھا

جبکہ وحدت سے آیا کثرت مین
ساری شی سے اوسے ملا دیکھا

دیر و کعبہ کنشت مین موجود
ہے بتون مین نہین جدا دیکھا

نور ازل کا ابد مین جب آیا
جملہ عالم مین مصطفا دیکھا

انتہا عشق کی ملی جب سے
اپنے کو آپ مبتلا دیکھا

جو انا الحق وہی انا لیلے
غیر ہر گز نہین ذرا دیکھا

جسکا شیدا امداد ہے دل سے
اوسکو آنکھون ہی مین بسا دیکھا

جو نورِ چہرہ دلدار دیکھا
ہر اک شی مین نہان ہی یار دیکھا

وہی ظاہر وہی باطن عیان ہی
اوسی کو رونقِ بازار دیکھا

وہی بولا انا الحق بن کی عاشق
اوسیکو دار کا سر دار دیکھا

تعین سی وہ جب کثرت مین آیا
ہر اک غم کا اوسے غمخوار دیکھا

موندی تھی آنکھ تب قالب مین دیکھا
جو جاگے سامنے یکبار دیکھا

چھپنا مین تو کا جھگڑا ایک پل مین
ملا سینہ مین بے تکرار دیکھا

زمین سی عرش تک جلوہ ہوا اوسکا
جمال سید ابرار دیکھا

ہوی ہستی مری بیکار پل مین
کہین گیسو کا اوسکے تار دیکھا

هراد ایسا وہ حرفون مین بسا ہے
قلم مین صورت اشعار دیکھا

فرقت یار سی جی جاتا ہے اپنا اولٹا
اوسکی الفت مین میرا ہو گیا نقشہ اولٹا

منزل عشق بڑی دور ہے ای جان حزین
کوی دو چار قدم جا کی پھر آیا اولٹا

مہ و خورشید بھی رخ دیکھکے چکرانے لگے
چاند سی رخ سی جو اوسنے کہین پردہ اولٹا

جلوہ حق سی ہوا طور بھی جلکر سرمہ
ہیبت حق سی زمین پر گرا موسی اولٹا

مرض عشق کی ہرگز نہین دنیا مین دوا
حال سنتے ہی پھر اگھر کو مسیحا اولٹا

کیا بیان حال کرون اہل بصیرت کا هراد
اک نظر دیکھے تو بہنے لگے دریا اولٹا

ہمکو تمھارے عشق کا آزار ہو گیا
سر کا جنون سینہ مین اسرار ہو گیا

جبسے تمھاری چشم کو دیکھا ہی ایکبار
ایسا نشہ چڑھا کہ مین سرشار ہو گیا

اوس مہ جبین کے رخ کا تصور کبھی کیا	یہ دل سیاہ خانہ بھی گلزار ہو گیا
عجلت جنون عشق کی کس سے بیان کرون	دیوانہ آج بر سر بازار ہو گیا
جنکو رفیق سمجھتے تھے اونکا عجب ہے حال	میدان عشق مین ہر اک اغیار ہو گیا
روشن زمین فلک ہے بھلا کسکے نور سے	شاید جناب احمد مختار ہو گیا
جلوہ یہ شرق و غرب تلک کس کا چھا گیا ہے	کہتے ہین لوگ سید ابرار ہو گیا
بسمل پڑے تڑپتے ہین کوچہ مین بیقرار	قاتل ہر ایک کا وہی دلدار ہو گیا

محشر کا خوف چھٹ گیا اب خود بخود مراد
غمخوار جب سے حیدر کرار ہو گیا

سوتا تھا خواب مین مجھے کس نے جگا دیا	بیہوش کر کے عالم ہستی بھولا دیا
ہرگز نہین ہے فرق محبت کی راہ مین	پردہ خودی کا صاف صنم نے اوٹھا دیا
ہر لحظہ دیکھو مین اوسے اور دیکھے وہ مجھے	بندہ کی منہ سے اوسنے انا اللہ بولا دیا
آخر تپ فراق نے کیا کیا جفا نہ کی	ہر استخوان کو پھونک کے سرمہ بنا دیا
چوکھٹ پہ تیری کیون کرین سجدہ نہ جبرئیل	سوزش نے میری اونکے پرونکو جلا دیا

نیرنگیون کو چھوڑ کے بیرنگ ہے مراد
ہادی نے جو کہا تھا زبان سے سنا گیا

اسی عالم مین سب عالم دیکھا یا	مین بندہ تھا مجھے مولا بنا یا
موندی ہے آنکھ اوسکے موندنے سے	اوسی نے پردہ غفلت اوٹھا یا

یہان تک کر دیا آزاد اوسنے
کہ مجکو قید ہستی سے چھڑا یا
وہی تشبیہ کے عالم مین آکر
محمد فخر عالم خود کہا یا

مراد اب کسکو ڈھونڈھی یہ تو بتلا
وہی ہے ہر رگ و پے مین سمایا

چلنا ہمین ضرور ہوا لامکان کا
ملتا یہان پتا نہین اوس بے نشان کا
نکلا دوئی سی جو کوئی وہ عین ہوگیا
مولا کہو بجا ہے وہ دونون جہان کا
ہر لحظہ ہے حجاب شہود جمال سے
پردہ جو تھا سو اوٹھ گیا اب درمیان کا
واللہ کیا ہی دائرہ وصل بن گیا
بایکدگر جو گوشہ ملا دو کمان کا

بیٹھا ہی دل مین کوئی نہین سوجہتا مراد
پردہ پڑا ہے آنکھون پہ وہم و گمان کا

ہر رنگ مین جلوہ مجھے اوسکا نظر آیا
گلشن مین وہی صورت گلہای تر آیا
کیا سینہ مین اوس زلف چلیپا نے ڈسا ہی
آخر کو اثر زہر کا اب تا جگر آیا
کیا پوچھتے ہو کون کہے بھید وہان کا
جو لانے گیا اوسکی خبر بے خبر آیا
روتا ہون مین کس گوہر مقصود کی خاطر
جو آنکھ سی اشک آیا وہ رشک گہر آیا
آجا تو مسیحا میری بالین پہ کہین اب
اب عشق کی بیمار کا دم ہونٹون تک آیا
جو احمد بے میم کے ہے راز سے واقف
کیونکر نہ کہون یار بشکل بشر آیا

ہادی ہی مراد اور وہی راہ نما ہے

جب سامنے آنکھون کے وہ رشکِ قمر آیا

کوئی خبر نہین جو کچھ کہ حال ہے اپنا
اب ایک لحظہ بھی جینا وبال ہے اپنا

عزیز دوستو ملنا تمھین ہو تو مل لو
یہ وقت کوچ ہے وقتِ وصال ہے اپنا

تمام شکل مین میرا ظہور ظاہر ہے
نہ غیر ہے کوئی وہم و خیال ہے اپنا

ہے ننگ بحر یہان میری چشمِ پُر نم ہے
حُباب اوٹھتا ہے یہ بھی کمال ہے اپنا

جو خوبرو نظر آتے ہین ثانیِ یوسف
یہ اونکی شکل مین روشن جمال ہے اپنا

بھلا یہ کیون نہ کرے حشر تک فلک جنبش
اوسی طرح سے جو رونا بحال ہے اپنا

مراد قافیہ بندی کو دے نہ ہر دم طول
یہ شعر کہنا ہے جی کا وبال ہے اپنا

زلف مین اوس بتِ ہرجائی کے دل ہی اٹکا
سانپ حق مین مری ہر تار ہے اوسکی لٹکا

سیکڑون دام مین کیونکر نہ پھنسے اوس کے ہم
زلف کو رخ پہ جو اسطرح سے دی وہ جھٹکا

رہنمائی تو کجا وادیِ وحشت وہ ہے
خضر بھی آکے اسی راہ مین اکثر بھٹکا

چشمِ نرگس کو جو اوسکے کبھی آہو دیکھے
چوکڑی بھول کے صحرا مین پھرے وہ بھٹکا

اگر توجہ کی نظر سے تجھے دیکھے وہ مراد
پھر تو ہستی کا ترے پھوٹ ہی جاوی مٹکا

با خبر کیون تو بیخبر ہوتا
باہنر کیون تو بے ہنر ہوتا

دم مین جاتا مین عرش کے اوپر
دل مین جو عشق کا اثر ہوتا

کرتا انکار بوجہل نہ کبھی
گر رسالت سے کچھ خبر ہوتا

راہِ الفت کی کچھ وہی جانے
جو ہے ہر لحظہ چشم تر ہوتا

دم میں محبوب کا پتا ملتا
دل سا اگر کوئی نامہ بر ہوتا

حُسن پر تیرے ہی فدا یوسف
اور عریان سے قمر ہوتا

دیکھتا گر تجھے ھراد صنم
موقع لطف در گذر ہوتا

دل سے اک شعلہ شرار اوٹھا
ہر گھڑی گرم اک غبار اوٹھا

خواب میں وہ کہیں نظر آتا
دمبدم جسکا انتظار اوٹھا

آہ و نالہ سے کام ہے دن رات
جب کہیں بیٹھا اشکبار اوٹھا

جس جگہہ جسنے کچھ توجہ کی
پھر وہان سے نہ خاکسار اوٹھا

کلمۃ الحق زبان پڑھتا ھراد
جس گھڑی ہستی سے مین پار اوٹھا

دل کا شعلہ وہی شرار رہا
مُنہ سے نکلا وہی غبار رہا

شامیانہ کی کچھ نہیں حاجت
چرخ مرقد پہ سایہ وار رہا

چشم گریان میری ہوئی ایسی
اوسی سے ابر نوبہار رہا

تھی تمنا ہون دفن گلشن مین
شکر ہے اوس جگہہ مزار رہا

اب تعین سے ہو گئی کثرت
ایک سے دس وہی ہزار رہا

کب قیافہ سے کام چلتا ہے
اب تو نیرنگیون مین یار ہوا

کہین کوچہ مین بن کے آیا گدا
کہین دیکھا تو شہریار ہوا

سرو قد وہ کہین چمن مین گیا
شرم سے لالہ داغدار ہوا

اب جنون نے کیا گریبان چاک
جتنا پردہ تھا تار تار ہوا

ہجر مین غم کا اک لکھا دفتر
سنکے ہر ایک بیقرار ہوا

عشق مین جسنے آپ کو کھویا
دونون عالم مین نامدار ہوا

عشق بھی کیا ہے شعلۂ آتش
جل گیا وہ جو اشکبار ہوا

وعدۂ وصل کی کہان ہے تاب
ہجر سے دل یہ بیقرار ہوا

کوئی ہمدم نہ مونس و دلسوز
یار آخر کو غمگسار ہوا

خواب مین اوسکی شکل جب دیکھی
اوسپہ صدقہ مین بار بار ہوا

اونسے وحدت سے جبکہ کی کثرت
اب تعین سے بیشمار ہوا

ظرف یہ ہے کہ ایک ساغر مین
ہمکو سو جام کا خمار ہوا

بحر ہستی مین ڈوب کر دیکھا
وہی احمدؐ سے چار یار ہوا

کھل گئی آنکھ تو اوسے دیکھا
ایک دم مین وہ دم مدار ہوا

عشق ویسا خدا مراد کو دے
جیسا منصور مین قرار ہوا

اپنے مین آپ دوست کو ہر بار دیکھنا
آئینۂ خیال مین دیدار دیکھنا

میری خودی اوسکی خودی غیریت کہان
ہستی ہماری ہستی دلدار دیکھنا

ساقی وہی ہی مینا وہی بادہ اور جام
پیتا وہی ہی ہر گھڑی سرشار دیکھنا

مطرب کہین بنا اور کہین ساز بنگیا
ہر اک ترانہ تان مین ہر تار دیکھنا

کعبہ مین جاکے شیخ بنا دیکھئے فریب
شاید کہ دیر جا دسے تو زنار دیکھنا

شانِ پیمبری کا یہ چھایا ہے دبدبہ
نورِ نبی کا ہر جگہ اظہار دیکھنا

عاشق ہراد سرورِ عالم کا ہوگیا
محوِ تماشا مین بنا بیمار دیکھنا

دل ہی مین اپنے جلوہ دلدار دیکھنا
ہرگز کہین نجا یو نہار دیکھنا

تیرِ نگاہ سے وہ کریگا مجھے ہدف
سو آرزو سے یار کا اک وار دیکھنا

غم ہے غذا دعا نہ دوا کیجیو کبھی
سب لذتون سے اسکو مزہ دار دیکھنا

توحید میری سینہ سے اوبلی ہی بیطرح
بولون انا خدا یہ سرِ دار دیکھنا

یوسف کیطرح تیرے لئے بکنے آیا ہون
بازار آیا ہون مین خریدار دیکھنا

ہونا غلام اوسکا جو ہو اہل دل فقیر
جس دل مین کچھ بھی عشق کا آزار دیکھنا

اشراق اسقدر تجھے کافی ہے اے ہراد
بس دل مین دیکھنا تو فقط یار دیکھنا

کیا بیان کیجئے حال اس دلِ سودائی کا
سامنا آٹھ پہر رہتا ہے رسوائی کا

وصل مین رات گذرتی ہی جنھو ہمین دن
اب تو مونس ہے کوئی عالم تنہائی کا

کوی کہتا نہین بیحال ہے کچھ اتان ہی
حال بدتر ہے تیری عاشق شیدای کا

اب تو چھٹنے کا نہین زلف کے پھندے سے دل
مبتلا ہو گیا ہے اک بت ہرجای کا

ہر گھڑی آہ کا اوٹھتا ہے شرارہ دل سے
دھیان جب آتا ہے اوس یار کی رعنای کا

سب طبیبون نے کہا اب نہین بچنے کا مراد
اب بھروسا ہے فقط تیری مسیحای کا

عاشق وہ ہوا جسکا وہ جانانہ ہے اوسکا
عصیان سے ہوا پاک جو دیوانہ ہے اوسکا

کوچہ مین گیا یار کے بیہوش ہوا دل
ہر کوچہ بھرا ذوق سے مستانہ ہے اوسکا

کیونکر نہ رخ یار پہ صدقہ ہو مری جان
جو دیکھا ہے انداز وہ شاہانہ ہے اوسکا

سینہ مین مرے آکے سمایا میرا دلبر
اب خوب سا سمجھا مرا دل خانہ ہے اوسکا

وہ شمع تجلی ہے مین ہون عاشق شیدا
لو ایسی لگی دل مرا پروانہ ہے اوسکا

دنیا کی مرادونکی تمنا ہوی جسکو
ہستی مین رہا اب وہی بیگانہ ہے اوسکا

مداح جو کوی ہے رسالت مآب کا
ہرگز نہین ہے ڈر اوسی روزِ حساب کا

اعجاز سے نقاب اوٹھای تھی ایک روز
گردون پہ گل ہوا تھا چراغ آفتاب کا

معراج مین خدا کے محمدؐ گئے قریب
مطلق رہا تھا کوی نہ پردہ حجاب کا

کہتے ہین جسکو قاب اوقوسین ای میان
ادنیٰ مقام ہے میری عالیجناب کا

ای شہسوار تازی سیاحِ لامکان
بوسہ ہمین نصیب ہو تیری رکا[illegible]

وحدت کی ترنگ موج مین کبتک بہا کرون — ملتا نہین پتا تیری دریا کے آب

عصیان مین ہی مراد سر سی پا تلک
حامی تو ہی ہی شافع تو ہی مجھ خراب کا

اس آئینۂ دل مین دلدار نظر آیا — بیہوش ہوا مین جو اسرار نظ
اوٹھتی ہی تپ سوزش جلتا ہی مرا سینہ — یہ آگ بوجھے کیونکر غمخوار نظر آ
جب ہم گئے ہستی سی تو تو ہی ہوا پیدا — جب دل سی اوٹھا پردہ ہر بار نظ
مستانہ ہوا مین جب محبوب کہین دیکھا — پیتا تھا مئے وحدت سرشار نظ
توحید کی کوچہ مین پہونچا یہ دل وحشی — اک ہو کی صدا آئی جبار نظر آ

تو مرشد کامل کی صدقی ہو مراد اپنے
اوس خاک کی پتلے مین غفار نظر آیا

تجلی نور کا پیاری تیری منہ سی اسقدر ٹپکا — کہ روشن ہو گیا عالم ہی وہ شمس قمر ٹپ
نہا کر بال اپنی جب نچوڑی طشت مین اونکی — کوئی بولا کہ تارا کوئی کہہ اوٹھا گہر ٹپ
گیا کل سیر کو گلشن مین وہ سرو چمن میرا — جھکین سب ڈالیان بوسہ کو اور نخل ثمر ٹپ
نگاہین آسمان پر گر کہین کرتا تھا سوزش تیز — گھٹا کو ہو گئی ہیبت اور پانی بیخطر ٹپکا

مراد اب ہجر سی معشوق کی کیسی گذرتی ہی
نہ پوچھو ہمسے غمخوار و مری منہ سے جگر ٹپکا

جب ماہرو نی زلف کو رخ سی ہٹا دیا — گویا لگا دی آگ فلک کو جلا دیا

باقی نہیں ہے عضو کوئی دردِ عشق سے
سوزِ غمِ فراق نے مجھکو جلا دیا

[illegible] تیری کاکل پیچان مین پھنس گئے
شاہ وگدا نے سر یہان آکر جھکا دیا

سوئے تھے خواب مین سبھی جن و بشر مگر
آوازِ کن نے اپنی سنا کر جگا دیا

گر [illegible] اوسکو کہئے تو واللہ ہے بجا
یوسف کو اپنی چاہ مین اوسنے جھکا دیا

بیٹے قدم جو اوسکے لیے خوش ہوا صنم
مجھکو یہان کے رنج و الم سے چھوڑا دیا

مین انتہا کو پہونچا خودی کو کیا جو دور
سارا وجودِ عالمِ ہستی مٹا دیا

سب ولولہ ہے اوسکا جو کہتا ہے یہ مراد
ہادی نے جو کہا تھا زبان سے سنا دیا

دل پہ میرے سیکڑون داغِ جنون پیدا ہوا
قتل پہ میرے یہ کیا سروِ ستون پیدا ہوا

ابتدا سے انتہا تک کچھ نہ دیکھا تجھ سوا
تیرا ثانی کیا کہون کسکو کہون پیدا ہوا

گلبدن تجکو کہون یا مین کہون نخلِ مراد
سروقد جبسے تجھے دیکھا جنون پیدا ہوا

چشم سے اوسکے غزالونکی چھپی جاتی ہے آنکھ
نرگسِ شہلا کی بھی آنکھونمین خون پیدا ہوا

حُسن مین یکتا ہے وہ دونون جہانمین فرد ہے
ماہ بھی کہتا ہے مین اس سے زبون پیدا ہوا

مبتلا مہتاب اوسپر کیون نہ ہووے اے مراد
چرخ پر خجلت زدہ اور سرنگون پیدا ہوا

نورِ رسولِ کریم دل مین ہے چھایا ہوا
آنکھون مین مشکل کشا میرے سمایا ہوا

[illegible] شہ لولاک کو
سر مرا افلاک پر عرش کا پایا ہوا

حشر کا دل سے میرے خوف گیا یکبارگی | دست ید اللہ کا جیسے کہ سایا ہوا

قطب ولی غوث سب ہو ہیں تمہیں او
جب پہ ید اللہ کے ہاتھ کا سایا ہوا

جب سے کہ سر پہ سایہ میرے رہا ہوا | سایہ جہان کا سر سے ہمارے ہما ہوا
وہم وخیال چھوڑ دے اے طالب کریم | بندہ تو بن گیا تو وہ تیرا خدا ہوا
پنہان عیان وہی ہے جسے چاہتا ہے تو | حبل الورید سے ہے تیرے وہ ملا ہوا

جسکو تلاش کرتا ہے تو کو بکو ہراد
ہے تیرے جان وتن سے وہ ہر دم ملا ہوا

جب عشق نہو دل میں دلدار ہوا تو کیا | محبوب نہو ساقی میخوار ہوا تو کیا
گر یار نہو ہمرہ میں کیا بادہ مزہ دے کچھ | سو جام اگر پی کر سرشار ہوا تو کیا
گو وہم وخیال اپنا اوڑتا تھا ہما ہوکر | پایا نہ پتا اوسکا پردار ہوا تو کیا

گلشن کی بھلا زینت کیونکر ہو ہرادا یدل
بلبل جو نہو شیدا گلزار ہوا تو کیا

سینہ فیضان محمد سے جو معمور رہا ہوا | رگ وپے دیکھو تو ہر عضو میرا نور رہا ہوا
دمبدم ساقیا دے مجکو شرابِ وحدت | مے خوری کرنا ہمیں ہر گھڑی منظور رہا ہوا
جو کچھ آتا ہے نظر سب ہے ہمہ اوست دلا | غیر سمجھا جو کوئی یار سے وہ دور رہا ہوا

کسنے مارا ہے تجھے تیر تغافل سے ہراد

دل جگر جور ترا خانۂ زنبور ہوا

ہمہ اشیا ظہور ہے میرا
شکل انسان مین نور ہے میرا
مجکو دوزخ سے مت ڈرا زاہد
خوب سمجھے غفور ہے میرا
کُل شئے محیط کو جانا
یہی عرفان شعور ہے میرا
جیسے دیکھا ہے چشم دلبر کی
دل ہر اک شئی سے دور ہی میرا
نحن اقرب الیہ حق نے کہا
گر نہ دیکھون قصور ہے میرا
کیون نہ قالب ہو جلوہ گاہ قدیر
سینہ خود کوہ طور ہے میرا

عاشقون کی دلونمین شاہ مراد
جذب مستی سرور ہے میرا

تجھسا آفاق مین ابتک نہ طرحدار رہا
جملہ عالم تیری الفت مین گرفتار رہا
تیرا رخ دیکھ لیا یوسف کنعان نے کہین
عشق مین تیری مجھے موت کا آزار رہا
درد فرقت نے کیا دل مرا پارہ پارہ
اشک آنکھون سے نکل گوہر شہوار رہا

آگے نرگس نے بچھونا کیا آنکھونکا مراد
لالہ بھی بادۂ احمر سے ہی سرشار رہا

سینہ بریان چشم گریان درد دلم آزار رہا
نیش غم ہر ایک رگ مین دیکھ تو اظہار رہا
گلبدن آیا نہین اکدم نہین آتا ہے چین
کیسی کھینچی کہون آغاز ہی اسرار رہا
ہوگیا شیرین دہن ہی جبسے دیکھا غنچہ لب
چشم نرگس دیکھتے دل ہوگیا سرشار رہا

قید کرا الہام کو ناقوس دل کو تو بجا
لا آیہ دست حسد اتو دمبدم تکرار ما
عرش سی لی فرش تک سبحی پہنچی ہین لباس
آج دیکھا ہی کہین دست حنای یار ما
سنبل و ریحان کہون یا زلف ہی مشک ختن
کاکل جانان ہی گویا عنبر تاتار ما
ایکدن دیکھا تھا اوسکو چرخ پر مثل ہلال
سب طرف آتا نظر ہی چاند سا دلدار ما

قرب تجکو کس طرح سے ہوگیا اوس سی مراد
جیسا بیٹھا گرد گل کی جسطرح سے خار ما

اک دم مین کیا یار نے بس کام ہمارا
دل لیگیا پہلو سے گل اندام ہمارا
جسدن سے لگی آنکھ میری ماہ جبین سے
سب کھو دیا ہی عشق نے آرام ہمارا
آیا جو کسیطرح سے غارت گر ایمان
بیہوش کیا دل کو سر شام ہمارا
جسدن سے بنے فخر کے دروازیکی سنگ ہم
کونین مین مشہور ہوا نام ہمارا

توحید کا آغاز ہمین کسنے بتایا
مرشد نے مراد آگیا انجام ہمارا

وہ پردہ نشین صورت انسان مین آیا
وہ جلوہ نما خانہ جانان مین آیا
جب آنکھ موندی اپنی تو دلمین نظر آیا
جب آنکھ کھلی سامنے اک آن مین آیا
بلبل وہی گلشن وہی شاخ و ثمر گل
اپنے ہی تماشے کو گلستان مین آیا
ہر شے مین وہی ہی نہین خالی ہی کوئی شے
جنّا تو کہین ملکوت مین ہر شان مین آیا
مجنون وہی لیلی وہی شیرین وہی فرہاد
عشاق بنا عشق کی میدان مین آیا

مطرب وہی ہو ساز وہی ہو وہی گاہر — ہر تار ترانہ مین وہی تان مین آیا

آنکھوں نے تیرا دیکھا مراد آکے وہ جلوہ
بے شبہہ میان تو میری پہچان مین آیا

اک ماہرو کی زلف مین دل ہے پھنسا ہوا — بیہوش ایسا ہے سانپ کا جیسے ڈسا ہوا
ساقی نے مے کا قطرہ مجھے اک پلا دیا — وحدت کی خم کی خم کا ہمین تو نشا ہوا
گیسو کی اوسکے بو بھی سونگھی تھی ایکبار — خوشبو مین دل ابھی سے ہے میرا بسا ہوا
گنجینہ ہو تو گاڑ زمین سے اوکھاڑ لون — اوبھرگا یہ نہ دل جو ہے نیچے دھسا ہوا

ہستی سے آمراد کو کردے رہا نیاز
اس کشمکش کے دام مین ہو مین کسا ہوا

پی مے وحدت نہین پچتائیگا — پھر نہین یہ دور اب ہاتھ آئیگا
یہ تو وہ مے ہے کہ روز بعث و نشر — ہر نبی بھی ہاتھ کو پھیلائیگا
یہ تو وہ جرعہ ہے بس جسکو ملا — اپنی ہستی سے جدا ہو جائیگا
جو کہ اس میخانہ کے پہونچا قریب — مست ہو کر مرتضےٰ بن جائیگا
سید مرسل کا یہ خمخانہ ہے — جو نہین چکھتا وہی شرمائیگا
ہے وہ بادہ جسکو چکھا تھا علی — تو بھی پی بے شبہہ اوسکو پائیگا

ایک ساغر پی لے تو گر اے مراد
راز مخفی تجھپہ سب کھل جائیگا

ترچھی نظروں نے تیری بیمار ہمکو کر دیا
منفعل سا اندنوں اکبار ہمکو کر دیا

حوصلہ تھا اسقدر مے خم کی خم پی جاونگا
ساقیا اک جام مین سرشار ہمکو کر دیا

آنکھ اوسکی نرگسین ہین یا کہون آہوئے چشم
کس نظر سے دیکھکر دیوار ہمکو کر دیا

کو بکو میری جنون نے گل کھلایا اسقدر
آخرش لڑکون نے بھی سنگسار ہمکو کر دیا

سوے میخانہ سے پھر اب ہاتھ مین تسبیح لی
شکر ہے محبوب نے دیندار ہمکو کر دیا

ہستی موہوم مین دل سو گیا تھا اسقدر
اک ہیک عشق جنون بیدار ہمکو کر دیا

عشق نے کیا ہی مدد میری یہ کی ہے اے ھراد
وحشتِ دریا سے دم مین پار ہمکو کر دیا

اے جنون غم نہین ہمین سر کا
سنگ ٹوٹے نہ یار کے در کا

خال و عارض سپند و آتش ہین
زلف مشکین دھوان ہے مجمر کا

بسترِ غم پہ ہے تنِ لاغر
یا ہے کاغذ پہ نقش مسطر کا

تاب آتی نہین مجھے اکدم
ہجر ہے جان گداز دلبر کا

دیکھئے کب ھراد ہو حاصل
تشنہ لب ہون مین ایک ساغر کا

پتلی مین آیا خاک کے آدم کہا گیا
جلوہ ہر ایک رنگ مین ہمکو دیکھا گیا

توحید کا سبق ہمین اوسنے پڑھا دیا
پردہ تھا اک خودی کا سو وہ بھی اوٹھا گیا

آخر جنون عشق نے کیا کیا سلوک
سب استخوان اور رگ دل کو جلا گیا

تھی آرزو یہی کہ کوئی گھونٹ ہو نصیب
وہ خم کا خم مجھے مے وحدت پلا گیا

قاتل بنا ہے آپ اور مقتول ہے وہی
منصور بن کے آپ کو سولی چڑھا گیا

جسکو تلاش کرتا ہے تو کو بکو عزیز
اب دیکھ تو مراد مین آکے سما گیا

چشم سیہ نے قافلہ زیر و زبر کیا
قاتل نے دل مین ایک نمانی کے گھر کیا

ظالم کی مسکرانے مین اک تازہ لطف تھا
جھلکی دکھا کے تو نے شب کو سحر کیا

ادنیٰ یہ معجزہ ہے جناب رسولؐ کا
اونگلی کے اک اشارہ سے ٹکڑے قمر کیا

تفریح کو جو جاتا ہے سرو روان کہین
بوئے گلاب آتی ہے جسجا گذر کیا

نیرنگیان تھین آنکھون مین لاکھون بھری ہوئی
سنگ سیہ نے لعل و زمرد گہر کیا

کس کس کرامتون کا بھلا حال مین لکھون
پتھر سے ایک آن مین پیدا شجر کیا

احمد احد کا راز کو مین آج کھولتا
کچھ مینے دل مین سوچکے ظاہر کا ڈر کیا

خامہ سے یہ کہا کہ ادب کا مقام ہے
اوتنا ہی لکھ کہ جسقدر اوسنے خبر کیا

مرنے کے پہلے مر گئے اکدم مین ای مراد
ترچھی نگہ سے یار نے ٹکڑے جگر کیا

ردیف بائے موحدہ

عجائب دل مین ہے آزار یارب
کرون کس سے بھلا اظہار یارب

سوا تیرے نہین ہے دوست کوئی
ہوئے اپنے بھی سب اغیار یارب

طفیلِ آل احمدؐ التجا سُن
تو کر دریاے غم سے پار یارب

بحقِ غوث الاعظم اے الٰہی
دکھا اپنا مجھے دیدار یارب

گناہون مین بھرا ہون سر سے پا تک
مگر تو ہے بڑا غفار یارب

پلا مجکو شرابِ ارغوانی
ہر اک لحظہ رہون سرشار یارب

بچا وسواس نفسانی سے مجکو
سدا اس سے رہے انکار یارب

محبت سی میرے سینہ کو بھر دے
یہی کہتا ہون مین ہر بار یارب

مجھے تو قید ہستی سے رہا کر
نظر آدین تیرے اسرار یارب

عنایت کی نظر ہو عاصیون پر
براے احمدِ مختار یارب

الٰہی پہلے ہی مرنے سے نکلے
زبان سے اپنی استغفار یارب

پسِ مردن لحد مین جب مین جاون
عذاب اوسکا نہو زنہار یارب

فرشتے ہمسے جب پوچھین لحد مین
زبان پر ہو تیرا اقرار یارب

زبان سے اپنی نکلے نامِ احمدؐ
جو ہے میرا محب و یار یارب

سُنا ہے بال سی باریک ہے پل
مجھے اِک پل مین تو کرنا پار یارب

چھپانا حشر مین تو عیب میری
نہو اوسکا کہین اظہار یارب

مجھے نارِ جہنم سے بچانا
بھری جسمین ہین صدہا مار یارب

محمدؐ کی مجھے حاصل ہو رویت
ہین اوس محفل مین پاؤن بار یارب

طفیل پیر مرشد مین خبر ہے | ہون اوسکا غاشیہ بردار یارب

مراد اب فخر عالم کا ہون بندہ
اوسی سے سب ہی یہ روبار یارب

درد سے بیقرار ہے صاحب | رات دن اشکبار ہے صاحب
در نہ گردن جو تم بتاتے ہو | خون عاشق سوار ہی صاحب
ہوگا اپنا چراغ گور وہی | داغ دل یار غار ہی صاحب
تم بگولہ جسے سمجھتے ہو | عاشقونکا غبار ہی صاحب
تیری صورت پہ ای گل خوبی | باغ رضوان نثار ہی صاحب
فاتحہ پڑھنے آئیگا وہان کون | جہان میر امزار ہی صاحب

دل مین آتش مراد کی ہی چھپی
طور جسکا شرار ہے صاحب

ردیف تا فوقانی

جسنے دیکھی نیاز کی صورت | ہوگیا بے نیاز کی صورت
بے نیازی سے جب ہوئی کثرت | تب ہوا کارساز کی صورت
کارسازی کا جب ظہور کیا | یان غریبانواز کی صورت
مین غریبانواز کے صدقے | کردیا سرفراز کی صورت

وہ غلامی مین اونکے ہو مقبول | جو بناوے نیاز کیصورت
زاغ اوس غیرتِ گلستان کے | ہو گئے شاہباز کی صورت
یار کے پانون پر کیا سجدہ | ہے میرے یہ نماز کی صورت

مجکو کونین کی مراد ملی
جبسے دیکھی نیاز کی صورت

غلط ہے جو کوئی کہتا کلیم اللہ کی صورت
صنم کو دیکھا ہمنے آج وجہ اللہ کی صورت

اوٹھا جب حلم ہستی کا خودی سے ہو گیا باہر
ہر اک شئے مین نظر آئی مجھے اللہ کی صورت

ہوا قبلہ نما دل جبسے دیکھا روے جانان کو
صنم کا طاق ابرو ہے کہ بیت اللہ کی صورت

مراد اپنی نگاہون سے بھلا تو کسکو تکتا ہے
مین دیکھون اپنے مرشد کو بقا باللہ کی صورت

جبین پر ہے نمایان مدِ بسم اللہ کی صورت
وہی ہے برزخِ کبری رسول اللہ کی صورت

رہی جو میم احمدؐ مین محیطی کا بنا حلقہ
خفی جو ہے جلی احمدؐ مین وجہ اللہ کی صورت

مثال ابرو کی دیتے ہین عبث محراب کعبہ سے
غلط ہے جو کوئی کہتا ہے بیت اللہ کی صورت

نہ اپنے مین اوسے ڈھونڈھا ہاوہ قرب نظر مین
گئے تھے طور پر موسیٰ پئے اللہ کی صورت

تجلی ہین ہمین جلوہ ہمین ہین طور اور شعلہ
ہمین بولے تھے پر دیسی کلیم اللہ کی صورت

یہ سب ہستی ہماری ہے جہانتک ہستی عالم
کبھی وحدت مین بھی ہین خود فنا فی اللہ کی صورت

مرادا بتک رہی تشبیہ اب تنزیہ ہوتی ہے
کبھی نیرنگ مین آیا بقا باللہ کی صورت ؎

مجھے ہر سو نظر آئی عیان غفار کی صورت
وہی دیکھی یہان بھی سیدِ ابرار کی صورت

مصور آپ حیران ہے بندھی یہ ٹکٹکی اوسکو
عجب حیرت سے تکتا ہے مرے دلدار کی صورت

گیا جو لامکان تک ہے اوسی کا نام احمدؐ بھی ؎
وہی ہے برزخ کبریٰ ہمارے یار کی صورت

وہی مقتول و قاتل ہے وہی کہتا انا الحق ہے

وہی عشاق مین آیا وہی ہے دار کی صورت

وہی شمشاد و قمری ہے وہی حق سدرہ بولا
کبھی ہے بلبل شیدا کبھی گلزار کی صورت

کبھی مطرب کبھی ساقی کبھی جام و صراحی ہے
کبھی بادہ کبھی خم ہے کبھی میخوار کی صورت

عجب نیرنگیان اوسکی ہین لاکھون رنگ دکھلاتے
کبھی شعلہ کبھی خس ہے کبھی وہ نار کی صورت

وہی دیر و حرم آیا وہ تسبیح و مصلا ہے
کبھی ہے شیخ مسجد کا کبھی زنار کی صورت

مرادا اب ہمنے بھی دیکھا محمدؐ فخر عالم کو
وہان وحدت مین حق دیکھا یہان غمخوار کی صورت

سر کے بل دلدار کو کر ڈنڈوت
اوس بت عیار کو کر ڈنڈوت

جسنے عصیان سی کیا ہی تجکو پاک
نائب غفار کو کر ڈنڈوت

عیب پوشیدہ کیا جسنے ترا
دلربا ستار کو کر ڈنڈوت

سید الثقلین ختم الانبیا
احمدؐ مختار کو کر ڈنڈوت

نور ایمان جسنے بخشا ہے تجھے
اوس شہ ابرار کو کر ڈنڈوت

شیر ربانی علی شاہ نجف
حیدر کرار کو کر ڈنڈوت

لحمک لحمی نبیؐ جسکو کہے
مظہرِ انوار کو کر ڈنڈوت

فخر عالم فخر دین جانِ علی
مرشدِ غمخوار کو کر ڈنڈوت

کس نے کھینچا وصل کا یہ دایرہ
گردشِ پرکار کو کر ڈنڈوت

مرغ دل کو جس نے بسمل کر دیا
قاتلِ خونخوار کو کر ڈنڈوت

نام عشاقون مین ہو تیرا نمود
عاشقون کے دار کو کر ڈنڈوت

عشق مین جس نے مٹایا جان جی
اوس دلِ بیمار کو کر ڈنڈوت

عشق مین جس نے یہ کی ہی رہبری
دوست اور اغیار کو کر ڈنڈوت

فیض عرفان کی یہ دی جس نے خبر
کاشفِ اسرار کو کر ڈنڈوت

نعت احمدؐ ذوق سی جس نے لکھی
اُسکے سب اشعار کو کر ڈنڈوت

ای ہرا داب چل سوی قبر رسولؐ
گنبدِ دوار کو کر ڈنڈوت

خود ذات بہر جلوہ جبار ہمہ اوست
مقصود جہان احمدؐ مختار ہمہ اوست

عرفانِ ولایت شدہ ہم شان طریقت
فیضان اتم حیدر کرار ہمہ اوست

تا عرش وثری شرق وغرب جملہ ہم عالم
در ہر شئی ہر کوچہ و بازار ہمہ اوست

خود اول وخود آخر وخود ظاہر و باطن
گہہ غرق گناہم گہے غفار ہمہ اوست

گہہ عالمِ تنزیہہ گہے صورتِ تشبیہہ
خود گفت انا اللہ باقرار ہمہ اوست

فردوس برین سرو روان حور قصور ست
خود بلبل و خود گلشن و گلزار ہمہ اوست

گہہ دیر گہے کعبۂ مقصود دو عالم
گہہ شیخ گہے صورتِ زنار ہمہ اوست

گہہ برزخ معشوق گہے عاشق شیدا
خود کعبہ و خود زاہد و دیندار ہمہ اوست

خود ساقی و خود مطرب خود جام صراحی
ہم زاہد و ہم بادہ و خمار ہمہ اوست

گہہ قاتل و مقتول و گہے حکم شریعت
خود مجرم و خود ہم بہ پسر دار ہمہ اوست

خود مجنون و خود لیلی و خود شیرین و فرہاد
خود دشت و بیابان ہم و کہسار ہمہ اوست

خود مصحف و سجادہ و خود دانۂ تسبیح
گہہ صورتِ اسلام گہہ انکار ہمہ اوست

گویند ہرادا این سخنت دل لبستاند
خود دست خندارا قم واشعار ہمہ اوست

اوس شوخ کے دربار مین کس دھوم سے آئی لبسنت
ہاتھون مین گجرا پھول کا کس شوق سے لائی لبسنت

آنکھون نے چوکھٹ چومتی مدہ مین گھڑی وہ جھومتی
پیارے نظام الدین کے در پر خوب ہی چھائی لبسنت

وہ نیاز کا لختِ جگر جوڑا لبسنتی پہن کر
دیکھا جسے پھر کر نظر اوس آنکھ مین چھائی لبسنت

حور ہے وہ یا پری زہرہ کہون یا مشتری
کیا کرتی ہے جلوہ گری کیا روپ بھر آئی لبسنت

خادم ہرادا سے دلربا کر لطف اے شاہِ ہدا

آگاہ کر مجھکو ذرا کیون تجکو بھائی ہی بسنت

کوچۂ محبوب مین لٹتی ہے عرفان لوٹ لوٹ
لیک پہلے دام ہستی سے تو پیارے چھوٹ چھوٹ

جسنے اک قطرہ پیا اب تھم نہین سکتا ہے وہ
تیرے میخانے کے در پر مچ رہی ہے لوٹ لوٹ

حشر کے دن جب چلین مرکب پہ ہو حضرت سوار
باگ تھامے ساتھ ہون یارب نجاوی چھوٹ چھوٹ

ہجر مین اوس مہ جبین کے رات بھر رویا مراد
صبح تک آنکھونسے خون نکلا کیا تھا پھوٹ پھوٹ

ردیف ثاء مثلثہ

دریای غم سے پار کرو پیر الغیاث
مشکل کشا کے لال ہو مشکل کو حل کرو
فسق و فجور مین رہا کرتا ہون روز و شب
ظلمت مین مین پھنسا ہون نہین سوجھتی ہی راہ
ہستی کی دام نے مجھے اب صید کر لیا
عصیان کی تیر لاکھون لگی جسم پر یہان

لیجے خبر شتاب جہان پیر الغیاث
دونون جہان کی دیجے جاگیر الغیاث
ہرگز نہین زبان مین ہی تاثیر الغیاث
غالب ہے نفس کیا کرون تدبیر الغیاث
اب سوجھتی نہین کوئی تدبیر الغیاث
کاٹیگی رحم کی تیری شمشیر الغیاث

سن التجا مرادکی ای نایبِ رسولؐ
ہے گنج فیض دیجیے اکسیر الغیاث

سایل تمھارا ہی سرِ دربار الغیاث
فریادرس ہو ای شہِ ابرار الغیاث

بہر نبیؐ پاک خبر لیجیے شتاب
دلپر ہمارے سخت ہی آزار الغیاث

مشکل کشا ہے نام تیرا شاہ نامدار
کوئی نہین ہے اب میرا غمخوار الغیاث

حرص وہوا کی وجہ سی پردہ دوی کا ہے
جلوہ دکھادے اپنا وہ دلدار الغیاث

روز جزا بھی سب سے کہونگا پکار کر
پہونچو مدد کو سید ابرار الغیاث

کنجِ قفس مین طایرِ روح اپنا پھنس گیا
اب کس طرح سے دیکھئے دربار الغیاث

عاجز ہون اور بیکس و ناچار و ناتوان
جاتا نہین ہے دل سی یہ آزار الغیاث

خادم کی سب مرادین تو کیجیے عطا ور
فریادرس ہو صاحبِ اسرار الغیاث

ردیف جیم عربی

سیر گلشن کیلئے آئیگا وہ جانانہ آج
باغبان رہنے نہ پائی سبزہ بیگانہ آج

رخ سے تیری زلف نے شاید کیا ہی کسب نور
پنجشاخہ بنگیا ہی گیسو ؤمین شانہ آج

مختصر ہوتا نہین ہے آنسو ؤنکا سلسلہ
اشک کی زنجیر پہنی ہے تیرا دیوانہ آج

دم شماری کی ہی نوبت انتظارِ یار مین
تار اشکونکا ہوا ہی سبحہ صد دانہ آج

عاج کا شانہ جو ہی مطلوب زلفِ یار کو
استخوان آئی نکل قبروں سے ہیتا بانہ آج

دامنِ مژگان سی گر گر لوٹتی ہین خاک پر
بھاگی ہی آنسوؤنکو بازیٔ طفلانہ آج

حق تعالیٰ نے دیکھایا وصل کبرا ی مراد
کرتے ہین محراب ابرو سجدۂ شکرانہ آج

ردیف جیم تازی

یار بیٹھا ہے میری بر کے بیچ
ڈھونڈھتا ہون تمام گھر کے بیچ

لوگ کہتے ہین عرش پر ہے خدا
مینے دیکھا دل و جگر کے بیچ

لا الہ سے کر فنا ہستی
پھر نجاوے گا تو سفر کے بیچ

کہہ زبان سے مراد الا اللہ
دیکھ احمدؐ کو ہر بشر کے بیچ

ردیف حائے حطی

ساقی ہمین پلائیو شاہانہ اک قدح
اپنے ہی دست پاک سے جانانہ اک قدح

اک شمع رو کے ہجر مین جلنا ہوا نصیب
دی وصل کی شراب کا پیمانہ اک قدح

آنکھون مین میری نشۂ توحید چھا گیا
وحدت کی مے پلا ہمین مستانہ اک قدح

شوخی ہمین و رندی ہمین بھائی اندنون
ساقی ہمین بھی بادۂ رندانہ اک قدح

ہمکو تو ایک قطرہ بھی ابتک نہین نصیب
پیتے ہین بزم یار مین بیگانہ اک قدح

پیر مغان کی مینے یہ کی کیا خطا مراد
غیرون کو خم کی خم ہمین پہونچا نہ اک قدح

جسم خاکی مین مری آتی ہے روح
لاکھ نیرنگی یہ دکھلاتی ہے روح

ملک اوسکی ہے میری ہستی وجود
حکم اپنی تک تو فرماتی ہے روح

بعض صوفی بولے جز و ذات ہے
ذات پاک خود یہ دکھلاتی ہے روح

جب اجل نے بھی نہ دیکھا آنکھ سے
دھیان مین تب کسکی یہ آتی ہے روح

غور کچھ کیجیے تو ہے ہا کا مقام
دیکھ لو ہاہوت سے آتی ہے روح

جسنے پہچانا ہے روح پاک کو
لامکان کو دم مین پہنچاتی ہے روح

کون اب اسکو پڑھا دے ای مراد
کلمۃ الحق آپ پڑھ آتی ہے روح

ردیف خاء معجمہ

جلوہ دکھلا کر ہمین جانا نہ شوخ
ایک دم مین کر چلا دیوانہ شوخ

اندنون تو دور اغیار و نکا ہے
آہ ہمکو کر دیا بیگانہ شوخ

چھوڑ کر کعبہ چلا وہ دیر کو
بھایا اوسکو مشرب رندانہ شوخ

مین جو اوس سے کہتا ہون مسجد مین چل
چھوڑ کر مسجد چلا بتخانہ شوخ

مین بہت کہتا ہون تو بادہ نہ پی
چھوڑتا ہے کب بھلا میخانہ شوخ

کب تلک بیگانگی کاٹون مراد
بہر احمد کر نہ یون بیگانہ شوخ

ردیف دال مہملہ

ہوا ہے دام گیسوے محمد
رگ وجان ہی ہر اک موی محمد

بھلا کیا شمع سی تشبیہہ دین ہم
فروغ شمس ہی روے محمد

جسے خواہش ہو مین جنت کو دیکھون
وہ جاکر دیکھ لے کوے محمد

نہ دیکھے بھولکر وہ ماہ وخورشید
جو دیکھے جلوہ روے محمد

نہ کیونکر اوس طرف سجدہ کرون مین
ہے طاق کعبہ ابروے محمد

ہوا ایسا نہوگا دو جہان مین
عجب بیمثل ہے خوے محمد

بھلا کیا تاب لاوی تاب کوئی
جو دیکھے تابش روے محمد

مراد اس سی نہین بڑھکر عبادت
کہ دل کی راہ ہو سوے محمد

دلونکی راہ ہے سوے محمد
خدا سے ملتی ہے خوے محمد

شب دیجور سے کیا نسبت اسکو
وہ ہے بیمثل گیسوے محمد

شہید ناز ہون اوس مغربی کا
کرے ذبح آکے ابروے محمد

اوسے کیونکر نہ وجہ اللہ کہئے
سراپا نور ہے روئے محمدؐ

مدینہ رشک فردوس ارم ہے
رہے ہے زیبایش کوئے محمدؐ

الٰہی روح جب قالب سی نکلے
اسے پہنچا دے بس سوئے محمدؐ

وہی ہاہوت سے لاہوت آیا
کبھی ہے ہا کبھی ہوئے محمدؐ

مراد اپنی یہی ہر دم دعا ہے
پس مردن ملے کوے محمدؐ

شمس الضحیٰ ہے آئینہ روئے محمدؐ
بدر الدجیٰ ہی صورت ہاہوی محمدؐ

معبود سے ملتی ہی تیری اصل مکرم
پھیلی ہی ہر اک باغ مین خوشبوی محمدؐ

دیکھے جو اوسی مشک ختن رشک سی جلجاے
وہ معنی واللیل ہے گیسوے محمدؐ

رتبہ ہی کہین کعبہ کی محراب سے بڑھکر
وہ قبلہ ہے طاق خم ابروے محمدؐ

جبریل مقرب ہے اگر رب جہان کا
سجدہ کیا کرتا تھا سر کوے محمدؐ

دیکھا جسے ای رحمت عالم ہوا بدمست
اللہ ری آنکھین تیری جادو ہی محمدؐ

امت کرے عصیان نبی اونکو چھپائے
خالق سی شفاعت کی کرین جوی محمدؐ

مولا میرے جس سمت کو تفریح کو جاتے
اوس سمت سی آتی رہی خوشبوی محمدؐ

امت کیلئے کرتی تھے بخشش کا اشارا
حق سی شب معراج مین ابروی محمدؐ

امت ہی کا دم بھرتی رہی گور تلک شاہ
آنکھون سی نہین تھمتی تھے آنسوی محمدؐ

امت کو خطا پر بھی خدا کچھ نہین کہتا
سمجھا ہے کہ نازک ہے بہت خوی محمدؐ

جو عاشق صادق ہو مرا دسکو وہ دیکھے
جلوہ نظر آئے اوسے ہر سوئے محمدؐ

ہے نخل تمنا قدِ رعنائے محمدؐ
ہمسر نہ ہوا کوئی تیری ذات ہی یکتا
دنیا کی نہ دین کی ہی مجھے کوئی تمنا
واللیل ہین گیسو کو کہون یا کہ شبِ قدر
کھاتا پھرے ٹھوکر یہ غلام آپکا ہوکر
ہستی کی مجھے دام سی ہو جاوے رہائی
غنچہ جو دہن دیکھے تیرا ای شہِ والا
والشمس بقرآن صفتِ شکل مبارک
مظہر تمھین اور نور تمھین خالق اکبر
عاجز ہون گنہگار ہون لاچار ہون ہکسر

ہے نور سراپا رخ زیبائے محمدؐ
ہے جلوہ خالق دُرِ یکتائے محمدؐ
ہے ایک فقط دل مین تمنائے محمدؐ
یا پوشش کعبہ شبِ اسرائے محمدؐ
رحمت کی نظر کیجیے مولائے محمدؐ
مستانہ ہمین کر میرے آقائے محمدؐ
گل چاک گریبان کرے شرمائے محمدؐ
واللیل سوادِ رخ زیبائے محمدؐ
محبوب تمھین عاشق شیدائے محمدؐ
تو رحمتِ عالم کا ہے ملجائے محمدؐ

ہر لحظہ مرادآپ سے اتنی ہی ہی شاہ
سب علم خودی کا میرا مٹ جائے محمدؐ

زہے شانِ خدا شانِ محمدؐ
فلک پر نجم نے آنکھین بچھایا
خضر کو آبداری کی تھی خدمت

ظہورِ حق ہے جانانِ محمدؐ
کبھی تو ہونگے مہمانِ محمدؐ
ملایک بھی ہین دربانِ محمدؐ

اونھین کو واسطے خلد بریں ہے — جو دل سے ہین غلامانِ محمدؐ

لواے حمد کے سایہ مین ہونگے — جہان تک ہین محبانِ محمدؐ

اوسے کیا خوف پھر روزِ جزا کا — جسے ہاتھ آئے دامانِ محمدؐ

تمام امت کو بخشا یا خدا سے — بڑھا ہے فضل و احسانِ محمدؐ

اسی آیات قرآنی مین دیکھو — خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ

مراد اہلِ جہان پر کیا ہے موقوف
سبھی ہین زیر فرمانِ محمدؐ

بیطرح ہوا ہے اسے آزار محمدؐ — دیدار کا تیرے ہے یہ بیمار محمدؐ

مرجھا رہا ہے گل کی طرح یہ دل بیتاب — سینہ کو مرے کیجئے گلزار محمدؐ

اللہ کیلئے میری دعا کیجئے مقبول — آنکھوں سے مین دیکھوں ترا دیدار محمدؐ

مے اپنی محبت کی عطا کیجئے شاہا — اک چلو مین کر دیجئے سرشار محمدؐ

رحمت اور شفاعت کا کیا آپکو مالک — مختار کے گھر کے ہوئے مختار محمدؐ

عرفان لٹا ہے درِ احمد پہ مراد آج
شاہو نسے بڑھی ہے تیری سرکار محمدؐ

کلامِ خدا ہے سفینہ محمدؐ — جو ہے علم باطن وہ سینہ محمدؐ

سلیمان کا روشن ہوا نام تجھسے — تو خاتم نبی سب نگینہ محمدؐ

بھلا کسطرح بوئے گل بیچ آئے — کہین بوئی سونگھا پسینہ محمدؐ

مدینہ میں تم ہند میں ہم پڑے ہیں
نہیں خوش یہ بھاتا ہی جینا محمدؐ

تری ہجر میں ایک دن سال گذری
ہوا ایک لمحہ مہینا محمدؐ

تری عشق کی مے رکھوں کسمین ساقی
بنادے مرے دل کو مینا محمدؐ

احد اور احمد مراد ایک ہی ہی
خدا ہی کا سب ہی قرینہ محمدؐ

سیرتِ مصطفےٰ انیسا احمدؐ
صورتِ مرتضےٰ انیسا ز احمدؐ

ہا تعین ربا نیسا ز احمدؐ
ہو میں مطلق بنا نیسا ز احمدؐ

ہے سے جب صورتِ رسول ہوا
شکل بیچد بنا نیسا ز احمدؐ

حق ملا اوس سے وہ ملا حق سے
کس طرح ہے جدا نیسا ز احمدؐ

ظاہری خانقہ بریلی سے ہے
لامکان گھر تیرا نیاز احمدؐ

دل ہی جس طرح خانۂ زنبور
تیر مژگان لگا نیسا ز احمدؐ

وہ تو منصور سے ہوا بڑھکر
ہے جو تیرا گدا نیسا ز احمدؐ

شمس تبریز سے ہوئی لاکھون
تیرے در کے گدا نیسا ز احمدؐ

لاکھ شیخونکی انتہا جو ہے
وہ تیری انتہا نیسا ز احمدؐ

بادشاہ ہونسے بھی کہیں بڑھکر
ہیں تیرے بینوا نیسا ز احمدؐ

میم احمدؐ کو کر نیاز سے ضم
کہہ احد برملا نیسا ز احمدؐ

حُسن پر تیرے یوسفِ کنعان
ہوتا بیشک فدا نیسا ز احمدؐ

مہر و مہ تیرے حسن پہ صدقے — سب ہے عجب دلربا نیاز احمدؒ

اس زمانے کے عارف کامل — کہتے ہین پیشوا نیاز احمدؒ

واسطے فخر کے دکھا جلوہ — رخ سے پردہ اوٹھا نیاز احمدؒ

دم مین محتاج کو غنی کردے — ہے وہ بحرِ سخا نیاز احمدؒ

جسنے دیکھا ہی وہ جمال جمیل — آنکھ مین ہی کھبا نیاز احمدؒ

چشم ظاہر سے کیا نظر آوے — لوح پر ہے لکھا نیاز احمدؒ

بحرِ وحدت کا وہ دُرِ شہوار — گوہر بے بہا نیاز احمدؒ

میرے سینہ کو کردیا معمور — کلمۃ الحق بھرا نیاز احمدؒ

راز توحید سے کیا آگاہ — ہین وہ بحر سخا نیاز احمدؒ

نام اوسکا ہی مشکلونکی کلید — لعل مشکلکشا نیاز احمدؒ

اوسکے اشعار ہین کلام حق — حق زبان سے کہا نیاز احمدؒ

درد فرقت کا ہی مجھے آزار — آ میری کر دوا نیاز احمدؒ

وصل کا دی مراد کو مژدہ
آ میرے رہنما نیاز احمدؒ

مرتا ہون تیری شکل پہ ہر آن محمدؐ — دکھلا مجھے دیدار مین قربان محمدؐ

رتبہ ہی تیرا عرش معظم سے دوبالا — جلوہ ہی تیرا جلوۂ یزدان محمدؐ

ہر کوچہ مدینہ کا ہی بس جنتِ فردوس — روضہ ہی تیرا روضۂ رضوان محمدؐ

محشر کا خطرا وٹھگیا اوس روز سی مجکو
جس روز سے تھا بنا تیرا امان محمدؐ

ہو جاے چراغ مہ و خورشید ابھی گل
گر ہو نہ تیرے تابع فرمانِ محمدؐ

کیا تیری صفت کوئی کرے اے شہ والا
ہی نعت سی تیری بھرا قرآن محمدؐ

جبریل مقرب ہے جو اللہ کے در کا
دروازے کا تیرے ہے وہ دربان محمدؐ

شیدا ہی مراد عالم اوس سرورِ دین کا
محبوب ہے وہ جلوۂ جانان محمدؐ

ملک ہین زیر فرمان محمدؐ
امین ہے خاص دربان محمدؐ

مقامِ قاب اور قوسین او ادنیٰ
بڑی ادنیٰ سے ہی شانِ محمدؐ

ہوی منسوخ توریت اور انجیل
جب اوترا حق سے فرقان محمدؐ

مکانِ لامکان اکرم مین پہونچا
گیا تھا نبے مین دامان محمدؐ

ابھی یون ٹھوکرون مین لاکھ مردے
جلاتے ہین غلامانِ محمدؐ

مراد اظہر محمدؐ ہے شہنشہ
ہین عالم سب گدایان محمدؐ

کر مجھپہ ترحم تیرے قربان محمدؐ
کونین کی مختار ہو سلطان محمدؐ

جبریل تیری در کا ہے دربان محمدؐ
مملو ہی تیری نعت سے قرآن محمدؐ

مقصود دو عالم کا توہی سید ابرار
مانگون ہون دعا دیجیے عرفان محمدؐ

بیمار کو تو چاہی تو اک پل مین شفا ہو
میرا تو ہے اس بات پر ایمان محمدؐ

احمد و احد ایک ہی اس میم کو چھوڑ دو | اللہ ہی کس رتبہ کا انسان محمدؐ

دیکھو تو ہمراؔد اوسکو کہ ہر شئے مین وہی ہی
آنکھون مین نظر آتا ہے ہر آن محمدؐ

عالم مین تیرا نور ہے ہر شان محمدؐ
تعظیم سے سر تمکو ملایک نے جھکایا
مداح تیری ذات کا خود خالق اکبر
تا عرش تیرا لوح و قلم تابع فرمان

محبوب خدا سید جانان محمدؐ
جبریل تیرے در کا ہی دربان محمدؐ
توصیف مین نازل کیا فرقان محمدؐ
کونین کے مختار ہو سلطان محمدؐ

سو جان سی صدقے ہی ہمراؔد ای شہ والا
دیکھلا مجھے دیدار مین قربان محمدؐ

مشتاق تیرا دیدہ ہے دیدار محمدؐ
دے جام مجھے اپنی محبت کا نبی پاک
مشتاق تیرے عارض روشن کی ہین آنکھین
قربان تیرے مصحف رخ کا ہی میرا دل
ہی فخر جسے کعبہ محراب سے بڑھکر
اوس شمع تجلی پہ میری جان ہی قربان
گردون پہ بھی ماہ درخشان کی تجلی
کیا شان ہی احمدؐ و احد مین نہین کچھ فرق

دکھلا دے خدا سید ابرار محمدؐ
ہر لحظہ رہے دل میرا سرشار محمدؐ
دیدار اوسی گیسو کا ہو ہر بار محمدؐ
اب برزخ کبریٰ کا ہو اظہار محمدؐ
دکھلا تو وہی ابروی خمدار محمدؐ
دل مین میرے بھر مظہر انوار محمدؐ
چھایا جو تیرے نور کا اسرار محمدؐ
ایک میم کا برقع پڑا رخسار محمدؐ

تو میم کے پردے کو اوٹھا دیکھ احد ہے
بیشک ہے ہراد آپ ہی دلدار محمدؐ

ہے آئینہ مظہرِ انوار محمد
ہر لحظہ تمنا ہے یہی سیدِ مرسل

آنکھوں میں بسا سیدِ ابرار محمدؐ
خادم کو ملے آپ کا دربار محمدؐ

آتی نہیں ہے چین ہراد اب مجھے اکدم
دیکھا ہے کہیں ابروے خمدار محمدؐ

جسے خلد کہیے مدینہ محمد
ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا جہاں میں
تمھیں کنت کنزا کے وارث ہو مولا
نہیں کوئی خوشبو مقابل ہو اوسکے
یہی صاف کندہ ہی لوحِ جبین پر

خدا کا ہے اجلال سینہ محمدؐ
عجب جلوہ گر ہے حسینہ محمدؐ
عطا کر مجھے وہ دفینہ محمدؐ
جو خوشبو ہے تیرا پسینہ محمدؐ
سلیمان ہو خاتم نگینہ محمدؐ

ہراد اب تپ ہجر سی جل رہا ہی
اوسے ایک دم ہے مہینہ محمدؐ

چھایا ہے تیرا نور ہراک سوئی محمدؐ
ہے مصحفِ رخسار جو والشمس کی تفسیر
یسین اور طہٰ ہے تیرا نام مزمل
لولاک لما خلقت الافلاک ہی نازل

گلشن میں رواں مثلِ صبا بوئے محمدؐ
گیسو نہیں واللیل ہے ہر موئے محمدؐ
اللہ الصمد مرتبہ ہا ہوئے محمدؐ
ہے نور سراپا قد دلجوئے محمدؐ

کیونکر نہ سینہ خانہ دل ہووے منور
دیکھا ہے جمال رخ گلرو سے تمہ

دیکھو گے عزادہر دم آئینہ دل پر
لحظہ تجھے چاہیے ہے اب جو سے محمد

ظہور ید قدرت ہے جلالِ محمد
جمالِ خدا ہے جمالِ محمد

کیا ماہ کو ایک اونگلی سے ٹکڑے
مگر ہے یہ ادنیٰ کمالِ محمد

تصور سبھی چھوڑ دی دل سی شایق
ہر اک لحظہ رکھ بس خیالِ محمد

کوئی مثل اونکے ہوا ہے نہوگا
قدیم المثل ہے مثالِ محمد

ہوا جان و دل سی عزا اونپہ شیدا
جو مشہور ہین پاک آلِ محمد

عجب بے نشان ہے نشانِ محمد
مکان خاص ہے لامکانِ محمد

خدا کو اگر کوئی چاہے مین دیکھون
وہ دیکھے سراپائے شانِ محمد

درِ پاک کا کوئی کیا جانے رتبہ
ہے روح الامین پاسبانِ محمد

بشر سے بھلا ہوا اوصف کیونکر
خدا خود ہے جب مدح خوانِ محمد

ذرا غور سے کوئی قرآن کو دیکھے
کہ ہے جا بجا داستانِ محمد

ملے خاک سے خاک یثرب کی مولا
رہے سایہ بندگانِ محمد

ابھی ایک ٹھوکر مین مردے جلائین
تعجب نہین خاصگانِ محمد

نہین اونکے رتبہ سے آگاہ انسان
کوئی کیا کرے گا بیانِ محمد

مراد اوسکو دوزخ سے ہوگی رہائی
کہ گوید من از امتنان محمد

فصل گل ہوگئی ای باد خزان میرے بعد
بزم مین بیٹھو گی تم جا کی کہان میری بعد

اپنی رخصت ہی صنم تیرا خدا حافظ ہے
اشک آنکھو نسے نہ تم کر نار وان میری بعد

ابر نیسان کیطرح اشک بہاوگی جہان
یاد آجائیگی جب رہ کنان میری بعد

دل عشاق کیصورت کا تصور رکھنا
لطف دکھلائیگا یہ نالہ کنان میری بعد

علم توحید کو مت بھولیو بھولے سے مراد
ہمکو سمجھائیگا پھر کون یہان میری بعد

ردیف ذال معجمہ

کچھ پلادے ساقی کوثر لذیذ
دے مئے وحدت کا اک ساغر لذیذ

دستگیر بیکسان خیر البشر
استونکی پیشوا سرور لذیذ

مرتبہ عالی وہی پاوے بشر
جسکو دل سے ورد ہے داور لذیذ

سید عالم شفیع المذنبین
ہمکو کافی ہے یہ پیغمبر لذیذ

جسکو ہے انس جناب مصطفےٰ
رب نے سمجھا ہے یہی مظہر لذیذ

آفتاب دو جہان احمد مراد
اوسکے ہین ذرے مہ و اختر لذیذ

ردیف راء مہملہ

مدینہ خلد ہی روے زمین پر
زمین کو ناز ہے عرشِ برین پر

درِ احمد کی یہ ادنی سے ہے توقیر
ملایک خاک ملتے ہین جبین پر

محمد یا محمد یا محمد
یہی کندہ رہی دل کی نگین پر

گناہون کو خدا سی بخشواے
پڑھو صلوٰۃ ہر دم شاہ دین پر

دل و جان روح و قالب اور ایمان
کرو صدقے خدا کی ہمنشین پر

ارے کہنا صبا تو میرا پیغام
نظر آجاے گر جانان کہین پر

مراد ہمسر ہی نقاشِ ازل کا
ہوا ہے مبتلا احمد حسین پر

بحرِ وحدت کا تجلی سے ہے محمد اظہر
کیا منزہ اور مبرہ ہے محمد اظہر

وقت رفتار صدا آتی ہی نعلین سی قم
رشک اعجاز مسیحا ہی محمد اظہر

شکل آئینہ قدرت ہے جمال روشن
مرحبا نور کا پتلا ہے محمد اظہر

ماہ مین داغ سیہ شمس ہی رجعت مین بھرا
دونون سی صاف سراپا ہی محمد اظہر

عرش سی فرش تلک شرق سی لیکر تا غرب
دم مین شایق کو دیکھاتا ہی محمد اظہر

جسکی آنکھو مین سما جای ادائین تیری
یوسفِ مصر سمجھتا ہی محمد اظہر

ایک کچھ مین نہین شیدا ہون تری صورت کا
مبتلا سارا زمانہ ہی محمد اظہر

لا کہ عاشق ہوں تیرے اپنی ہیں جتنے کچھ اور | آنکھ میں ہر گھڑی پھرتا ہی محمد اظہر

اپنی ہی در پہ بُلا لے تیرا خادم ہی مراد
دربدر ٹھوکریں کھاتا ہے محمدؐ اظہر

حبیبِ مصطفےٰ صدیق اکبرؓ | کلاہِ اولیا صدیق اکبرؓ
رہے ثانی الاثنین فی الغار | امیر اتقیا صدیق اکبرؓ
محمدؐ پاک پر بے شبہ و لاریب | دل و جان سے فدا صدیق اکبرؓ
خدائی نور کے سانچے میں ڈھالا | کہوں اب اور کیا صدیق اکبرؓ
رہے توقیر کیا رتبہ ہے اعلےٰ | عجب ہی بے بہا صدیق اکبرؓ
نبی کے بعد پایا ورثہ حق | ہوا شاہِ ہدا صدیق اکبرؓ
خدا کی راہ میں سب مال و زر | لٹا دم میں دیا صدیق اکبرؓ
لیا تھا اوڑھ ایک کالا سا کمبل | لکھا ہے جا بجا صدیق اکبرؓ
خدا ہی پاک کو بے شبہ لاریب | خوش آئی یہ ادا صدیق اکبرؓ
بشر کیا جانے اونکے مرتبہ کو | خدا ہے جانتا صدیق اکبرؓ
رہا وحدت میں مطلق نور تنزیہ | یہاں احمدؐ رہا صدیق اکبرؓ

مراد اربعہ عناصر تھے نبیؐ کے
نہیں کچھ شک ذرا صدیق اکبرؓ

یارب ہماری دل میں محمدؐ کا نور کر | وحدت کی بس تجلی سے ہر دم عبور کر

ہر لحظہ گھات سکتا تاک نینے نینے ۔ اس نفس بے حیا کی حکومت کو دور کر
ایسا ہی عشق تیرا سما دی ہماری جان ۔ سینہ کو بلکہ دل کو میرے چور چور کر
آمد او رفت اسمین تجلی کی ہو میرے ۔ نور ضیا سے سینہ میرا کوہ طور کر
نیرنگیون کی تیرے مین دیکھا کرون بہار ۔ آئینہ صاف قلب کو میری غفور کر
اب انتہا تمنا ہی کہتا ہون بار بار ۔ اپنے حبیب پاک کی مجکو حضور کر
وحدت کی مے کا ایسا ہو نشہ میری خدا ۔ خمخانہ ہون یہ آنکھین مری مخمور کر
زیارت کو جاؤن جب مین مدینہ کو ای کریم ۔ پہلے سے پہلے روح کو کشف القبور کر

ہے آرزو ہر اک کو منصور سا بنا
پھر نبی کریم کے ویسا ظہور کر

الٰہی درد کی میرے دوا کر ۔ مریض عشق ہون جلدی شفا کر
محبت ہو تیری دل مین جو شاعر ۔ جناب مصطفٰے کی کچھ ثنا کر
گناہون کو خدا سے چاہی بخشے ۔ تو اپنا حامی بس شاہ ہدا کر
ارے بیچین ہون ای میری یوسف ۔ ذرا دیدار دے پردہ اوٹھا کر
برای نیاز کے اے فخر عالم ۔ نکر انکار اب آنکھین لگا کر
تڑپتا ہون مین مثل مرغ بسمل کے ۔ کہان بیٹھے مجھے پیاری بھولا کر
پھنسا ناسوت مین ہون میری خالق ۔ مجھے اس قید ہستی سی رہا کر
الٰہی احمدی سایہ ہو سر پر ۔ اور اوسکی کفش برداری عطا کر

بروزِ حشر ہو اوسکا میرا ساتھ
میرے دل کو اوسیکا کردی شیدا
ملے بس اوسکے کوچہ کی گدائی
فنا کر جب میری ہستی کریگا

اجابت اے خدا میری دعا کر
ہر اک لحظہ اوسیکا مبتلا کر
اوسیکے در کا مجھکو بینوا کر
ہمارے علم کو اوسدم بقا کر

ہر اوبے نوا ہے تیرا بندہ
دوئی کے دام سے جلدی رہا کر

پہلے ہے حق پرستی ذاتِ خدا ضرور
درگاہ حق مین شوخی ادب مصطفےٰ ضرور
اثبات ہونا چاہیے اور نفی ہر گھڑی
پہلے فنا وجود کرے حق سے تب ملے
مرشد جسے ملا تو اوسے مصطفےٰ ملا
معشوق پہلے پیر کو اپنا بنائے

راضی میان ہو جسمین وہ لینا رضا ضرور
طاعت ہر ایک انس کو ہے مرتضیٰ ضرور
آئینہ روی یار ہو ماہ لقا ضرور
بعد اوسکے پھر فنا سے ہی ہوتا بقا ضرور
بیشبہہ اب کریم بھی اوسکو ملا ضرور
ہوتا اوسیکا چاہیے اب مبتلا ضرور

چاہیے ہر او یار کا الہام مین سنون
پھر پھر کے اوسکے کوچہ مین کرنا صدا ضرور

نور ہر سمت مین چھایا ہے محمد اظہر
عالم ہستی موہوم بھولا یا میرا
لطف احسان کہانتک کہون مین اوسکا بھلا

ساری اشیا مین سمایا ہے محمد اظہر
مظہر ذات کہایا ہے محمد اظہر
بندہ سے مولا بنایا ہی محمد اظہر

نشۂ چشم کی توحید سے مستانہ کیا
مئ وحدت کو پلایا ہی محمدؐ اظہر

یہ نقابِ دوی اک پل مین اوٹھایا آ و نے
رتبۂ تنزیہہ دیکھایا ہے محمدؐ اظہر

فیض عرفان سی بھی آگاہ کیا ہی مجکو
کلمہ توحید پڑھایا ہے محمدؐ اظہر

ذات باری کی ثنا تجھسے کہان ہوئ ہزار
خود خدا آپ کہایا ہے محمدؐ اظہر

جاری ہے اشک آنکھون سے کسکا ہے انتظار
بہتا ہے خون کسکے تصور مین لالہ زار ۂ

یہ سلسلہ بھی اشک کا اکدم نہ ٹوٹے گا ۂ
دیکھا ہے جسنے قطرہ خون تیرا اشکبار

ایسی جھڑی لگائ کہ اک پل نہین ہے چین
دریا او منڈ رہا ہے ان آنکھون سے صد ہزار

کیا موج بحر اوٹھی کہ نکلا ہے یہ حباب
طغیانی دل کی دیکھ دریا ہے جان نثار

رنگِ حنا بھی شرم سے اوسکے یہ چھپ گئی
دیکھا ہے جبسے رنگِ حنا دست زر نگار ۂ

میرے ہی اشک گریہ سے روئیدگی ہوئی
گلشن تو سارا کھل گیا مانند لالہ زار ۂ

اختر فلک پہ جلوہ نما کیون مراد ہے
واللہ دل کا میرے مقر ہے یہ شرار

دل مین تجلی چھائی ہے نیرنگ کی بہار
سینہ مین بس سمائی ہے اوٹھنے لگا شرار

توحید کے مدرسہ مین مینے پڑھا سبق
اوستاد میرا عشق ہے مین اوسپہ ہون نثار

سرو چمن بنا کے عنا دل کا جی جلا ؂
نرگس کے بس فراق مین لالہ ہے داغدار

جبتک کہ تیری حد تھی تو کچھ بھی نتھا ظہور
اب ایک سے ہزار ہوا لاکھ و بیشمار

ہر لحظہ کلمہ انا الحق کا ورد ہے ؂
ہرگز مراد ضبط نہین کہتا خود پکار

یہی ہے دل کی تمنا کہ یہ دکھاوے یار
یہ بیچ مین ہے جو پردہ اوسے اوٹھاوے یار

ترا شہید تو جلنے سے جی نہین سکتا ؂
مرا ہون عشق مین وہ کیا مجھے جلاوے یار

اوٹھا کے قید کو مطلق سے جبکہ وصل ہوا

تعینات مین اب کون پھر کے آوے یار

یہ وہ نماز ہے سجدہ مین ہون ازل سے پڑا
قیام اسمین نہین کون سر اوٹھاوے یار

الٰہی کیا کرون حور و قصور جنت کو
یہان تو ہے یہ تمنا کہ مُنہ دکھاوے یار

ہمیشہ جسکا تصور رہا ہے آٹھ پہر
نظر مین اوسکے سوا کون اب سماوے یار

ازل کی شکل ابد مین اگر نظر آوے
سواے فخر کے وہ یاد مین کب آوے یار

مجھے تو فخر نے ایسا دیا ہے اک جرعہ
نشہ چڑھے نہ کوئی خم کا خم پلاوے یار

کہ اوسکے پیتے ہی مدہوش ہو گیا ہون مین
مجال کیا ہے کوئی آنکھ اب ملاوے یار

بس ایک آن مین اوسنے دیکھا دیا وہ مقام
بشر تو کیا ہے ملک بھی وہان نچاوے یار

ترے سے لیکے دیکھایا ہے لامکان اوسنے
کہون مین جس سے یقین کب اوسی وہ آوے یار

کہ اب تو ہستی موہوم مین پھنسا ہے دل ؔ
سواے فخر کے اب کون بس چھڑاوے یار

اوسیکے تابع ہے میرا وجود اور عدم
کہ مجکو مارے وہی یا مجھے جلاوے یار

اوسی سے التجا ہر روز ہے یہ شام و پگاہ
کہ کچھ تو وہ مئے الفت مجھے پلاوے یار

لگی نہ آنکھ کسی سے مری یہ حشر تلک
ہر ایک نفس وہی آنکھ بس لگاوے یار

مراد کی ہے تمنا یہی خداوندا
قریب نزع کے بھی پاس میری آوے یار

سر کٹانی سے اگر یار ملے سو سو بار	عذر ہرگز نہین غمخوار ملے سو سو بار
سر تصدق کرون اور دل سے کرون اوسکا طواف	جان فدا کیجیے غفار ملے سو سو بار
سر کے بل جاؤن مدینہ کو سن ای اہل صفا	گر مجھے سید ابرار ملے سو سو بار
اوسکے مین روضہ پر نور کی صدقہ ہو جاؤن	اے خدا تیرا جو دلدار ملے سو سو بار
مثل بلبل کی ملون آنکھ در احمد پر	باغ ہوئیگا جو گلزار ملے سو سو بار
زخم آلا ہی چلو رشک مسیحا کی یہان	ای دلا مرہم زنگار ملے سو سو بار

دل کی جو کچھ ہین مرادین مین کرون پیش نظر

ہون مین صدقی جو دل آزار ملے سو سو بار

پھنسا ہی بیطرح ہستی کی دام کو تو توڑ
لگا تو عشق محمدؐ سے گر تو چاہی خدا
دوئی کو بھول جا یکتائی کا سبق تو پڑہ
نہ کام آویگا کوئی سوا تیرے دلدار

خودی کی علم سے ہر لحظہ یار منہ کو موڑ
خیال فاسق و باطل کی رشتہ کو دی چھوڑ
اور سر کو نفس کی تو حق کی مونگری سے توڑ
سبھی کو چھوڑ دی الفت فقط خدا سے جوڑ

ہر ادو دیکھہ تو نیرنگ کو لگا ہون سی
نہ پھنس تو اسمین کہ نیرنگیان ہین لاکھ کروڑ

ردیف زا معجمہ

میری ہستی کو مٹا دی بے نیاز
کب تلک داغ جدائی مین سہون
تیرے جلوہ کا یہ دل مشتاق ہے
صورت نیرنگ سے آگاہ کر
عقل نیرنگی مین کچھ کرتی نہ کام
تب تیری نیرنگ سے آگاہ ہون
اندنون روٹھا ہے مجھسے دستگیر
عینیت تیری مجھے پکڑے قرار

سارا جھگڑا تو چھوڑا دی بے نیاز
شکل احمدؐ کی دکھا دی بے نیاز
رخ سے پردی کو اوٹھا دی بی نیاز
اور میری ہستی بھولا دی بے نیاز
عشق کا پتلا بنا دی بے نیاز
جب میری غفلت چھڑا دی بی نیاز
صدقی احمدؐ کے ملا دی بے نیاز
غیریت میری جلا دی بے نیاز

بے نیازی سے تیری ڈرتا مراد
نیاز کا بندہ بنادے بے نیاز

رہے ہے پیر مغان میخانہ لبریز
مجھے بھر بھر کے دے پیمانہ لبریز

ہماری زندگی ہے پنج روزہ
چھلکتا جام دے جانانہ لبریز

ہمین طفل جوان ہین سنگ یاران
پھرون ہون کو بکو مستانہ لبریز

ہمین اک جام کو ترسا رہا ہے
کرے ہے غیر کو دیوانہ لبریز

عجب خمخانہ ہین تیری بٹے ہے
کرمی سے ہوتے ہین بیگانہ لبریز

یہ تقوے زہد کو میرا ہے مجرا
ارے کردے ہمین رندانہ لبریز

مراد اوس شمع رو پر ہو تو قربان
برنگ عشق جیون پروانہ لبریز

ردیف سین مہملہ

یا نبی خیر البشر فریادرس
یا محمد جلوہ گر فریادرس

رحمت عالم مدد کیجیے میری
مجھ سے مت کیجیے حذر فریادرس

بیکسون کے عاجزونکے دستگیر
فیض ہے تیری نظر فریادرس

فسق باطل جی سی میرے دور ہو
دل مین ہو تیرا اثر فریادرس

ہر رگ و پے مین سماجاے میرے
عشق کا تیرے شرر فریادرس

کُنتُ کنزاً مین بھی ہو جاؤن غنی
دیکھیے جو تو اک نظر فریادرس

کب شرابِ وصل ہو مجکو نصیب
بے خبر کو دے خبر فریادرس

عشق کا بندہ بنا دے یہ مراد
ہے عرض شام و سحر فریادرس

ردیف شین معجمہ

یا علیؑ مجکو کر یہان مدہوش
جام وحدت پلا یہان مدہوش

آپ کا نام ساقیِ کوثر
کیجیے خمخانہ سے عیان مدہوش

آپ پیر مغان ہین شاہِ نجف
مست کر ہے یہی بیان مدہوش

مجھپہ ساری جہان ہین کھل جادین
دیکھ لون جو کہ ہے نہان مدہوش

مجکو لاہوت کا نظارہ ہو
بلکہ دیکھون ہین لامکان مدہوش

مست ہو کرکے جاؤن صحرا کو
یہ کہین مجکو دو جہان مدہوش

یا علیؑ یا علیؑ وصیِّ نبیؐ
کر کرم مجھپہ بیکران مدہوش

ایسا قطرہ مجھے پلایا مراد
کیا بیان ہو وہ لابیان مدہوش

ردیف صاد مہملہ

یا الٰہی کیجیے ہستی سے خلاص
اور دوی کی بلکہ پستی سی خلاص

ابتدا سے انتہا تک اے خدا
ایک دم کیجیے نہ ہستی سی خلاص

ہو بلندی وصل دلبر تک نصیب
اور کر دنیا کی پستی سے خلاص

قرب تیرا ہمکو ہو مولا نصیب
اور ہو وی ہمکو ہستی سی خلاص

پار کر دریا سی اے پروردگار
ٹوٹی کشتی میری ہستی سی خلاص

بت پرستی کر رہا ہون روز و شب
کر دی مولا خود پرستی سی خلاص

نفس کی رہتا حکومت مین ہر اد
رحم کر ہون بت پرستی سی خلاص

ردیف ضاد معجمہ

کیا دلا کرتا ہے تو اب شافع محشر سے عرض
ہووے وحدت عطا کر ساقی کوثر سے عرض

دے مجھے الفت جناب مصطفےٰ کی اے خدا
ہر گھڑی ہر لحظہ ہے یہ خالق اکبر سے عرض

اے بلا مجھکو مدینہ کو حبیب کبریا
ہند مین ترسانہ اب میری ہے تجھ سرور سی عرض

روضۂ اقدس دکھا دے ہے تمنا بار بار

قرب اپنے لے بلا میری ہے تجھ مظہر سے عرض

نیم بسمل ہو رہے ہین تیرے بن دیدار کے
[illegible] کوئی جا کر تیرے رہبر سے عرض

آہ او ستم بیٹھتے جوش جنون آغاز ہے
روز و شب جلتا کوئی کیجیو شہ کشور سے عرض

خاک مین ملجائے گا تو اب کوئی دم مین مراد
لے بلا شرب تو کر اللہ کے دلبر سے عرض

ردیف طاء مطبقہ

میرا پیغام اجل آیا ہے خط
یا کوئی محبوب کا لایا ہے خط

وہ شعاع شمس کا ہے دایرہ
حلقہ مہتاب دکھلایا ہے خط

مین نے خط تعویذ جان اپنا کیا
جس گھڑی سے ہاتھ مین پایا ہے خط

یار کے لکھنے کی بو آتی ہے واہ
عطر سے دلبر نے لکھوایا ہی خط

ظلم کی اسمین سے کیون آئے نہ بو
خون سے ظالم نے لکھوایا ہی خط

شکوہ الفت ہے اسمین سر بسر
شعلہ غم تو نے بھڑکایا ہی خط

نامہ اعمال مانگا تھا مراد
بس یہ دستاویز دکھلایا ہے خط

ردیف ظای معجمہ

جسکو نصیب یار ہوا مصطفی کا حظ
دلمین یقین لایو یہ ہے خدا کا حظ

دیر و حرم ہی ہمکو نظر ایک سان پڑا
حاصل ہوا ہی دونو نمین ب لعلا کا حظ

ایسی نہ روح و دلکو لطافت ملی کبھی
اللہ ری وصل مین جو ملا دلربا کا حظ

زیر زمین سی عرش برین تک کی سیر کی
جو وصل مین ملا ہی کسی مین ملا تھا حظ

بس کر و شغل و تقوی و عبادت تو کی بہت
جو کچھ ملا ہی عشق مین اوسمین کہان تھا حظ

عاشق کیواسطے یہ ملامت فضول ہے
جو اس سی سر کو موڑا تو اوسکو کہان تھا حظ

ہمنے حضور پیر مین پایا ہی یہ مراد
افضل یہی کمال ہی مدعا تھا حظ

ردیف عین مہملہ

بزم مین یار کے فریاد کو آئی ہی شمع
شمع رخسار کی اب دیتی دوہائی ہی شمع

ظلم کرنیکو ستمگار ہے گلگیر لئے
دیکھ گلگیر نے کیا گھات لگائی ہی شمع

بولا پروانہ کہ جلنا ہمین شب بھر ہو نصیب
ہان دم صبح تو پھر تمسے جدائی ہی شمع

جل گیا عشق کی آتش سی ہزارون شیدا
رات بھر روتی رہی کیسی کل آئی ہی شمع

لاکھ عاشق کو بولایا تو یہ بولے اتنا
یہ تو تھوڑی سی میان چشم نمائی ہی شمع

بوالہوس ہوں جو بھلا عشق سے پھیرں منہ کو
تو [illegible] عشق [illegible] جو کھپا [illegible] شمع

شکل یوسف کی بہت آئی نہ دیکھا ہم نے
کیا تو یوسف سے [illegible] ہے شمع

ہین زیر نگیں جو نگوا دستے نہ کی یاد مراد
لا کے ان معشوق تیرے سامنے لائی ہے شمع

ردیف غین معجمہ

غروران جب ہوا تیرے پیمبری کا چراغ
بجھا ہے چرخ پہ خورشید [illegible] اپنا کا چراغ

ہوئی ہے دل میں شجاعت تک [illegible] پیدا
ہوا جو دہر میں پیدا پیمبری کا چراغ

ہے نور چھایا ہوا تیرا شرق سے تا غرب
ہوا ہے قاف میں روشن [illegible] کا چراغ

جگر تھا کانپتا سہراب اور رستم کا
ہوا جو دہر میں پیدا بہادری کا چراغ

مراد ہو گیا بیدم بس اب نہیں ترا یا
دکھا دے آکے ذرا اپنی رہبری کا چراغ

ردیف فا

دیکھا تماشا دہر میں عاشق دیوانہ اک طرف
لوٹی نہ کیوں توحید کو بے خوف و بیجان اک طرف

دیر و حرم سے یہ صدا ہر لحظہ آتی ہے کہ ہاں
ای عاشق بے خانمان ہے کفر و ایمان اک طرف

گلشن میں کیسا شور ہے بلبل کا نغمہ زور ہے
خار مغیلان اک طرف گلہائے خندان اک طرف

کیون جلوہ رخسار سے ہے کانپتا آب چرخ | خورشید تابان اکطرف ماہ درخشان اکطرف

اوس جلوہ گر کو دیکھکر بولا انا الحق ای مراد
سارا زمانہ اکطرف شیدای جانان اکطرف

ردیف قاف

مین تیرے قربان ای سلطان عشق | کس لیے ناحق کیا حیران عشق
میری کیا ہستی بڑونکو خاک مین | پل مین ہے دیتا ملا سلطان عشق
روح بعد مرگ بھی بیچین ہے | مرحبا صد مرحبا اے شان عشق
مین بھی اوسکے دم مین آیا ہون لا | بدنصیبو نہ ہے کیا احسان عشق
ہے اجازت اوسکے دلبر کی مکان | کون جای ہو جہان دربان عشق

ہر گل وگلزار پر چھایا مراد
جلوہ رخسارہ تابان عشق

جلوہ نور ذوالجلال ہے عشق | پاک ہی سب سے لایزال ہے عشق
جسپہ سایہ پڑا ہوا عارف | با اثر صاحب کمال ہی عشق
بوالہوس اوسکی قدر کیا جانے | وہ تو سمجھا ہی اک خیال ہی عشق
اندرون وبرون نہان وعیان | بدر ہوتا کبھی ہلال ہے عشق

درد دل سے ہی لطف زیست مراد

آدمی کے لئے کمال ہے عشق

عاشق کبریا عمر فاروقؓ
والہ مصطفےٰ عمر فاروقؓ

کفر سے پاک کر دیا اسلام
شیر رب العلیٰ عمر فاروقؓ

نور کا دلق تھے پہنتے آپ
کیا ہی تھا مرتبہ عمر فاروقؓ

لوح محفوظ کے نگینے پر
نام تیرا لکھا عمر فاروقؓ

دبدبہ روم و شام مین چھایا
کیا ہی تھا مرتبہ عمر فاروقؓ

بز کے چرواہی شیر کرتا تھا
یہ تیرا عدل تھا عمر فاروقؓ

دین احمدؐ کو کر دیا محکم
ایسے تھے با خدا عمر فاروقؓ

بعد حضرت جو ہوتا کوئی نبی
کرتا بیشک خدا عمر فاروقؓ

یہ بھی اکثر نبی نے فرمایا
ہوتا بیشک یہ عمر فاروقؓ

تھے یتیم اور بیکسون کے کفیل
سب کے حاجت روا عمر فاروقؓ

کوئی سائل نہ اونکے در سے پھرا
جسقدر تھا دیا عمر فاروقؓ

کیون نہ شرع نبی کو ہو جلوہ
ہون جو ایسے ہدا عمر فاروقؓ

مہر و مہ کیون نہ اونکی صدقے ہون
دین کے تھے دیا عمر فاروقؓ

خلد مین اوسکا ہوگا دار مدار
جو ہو خادم تیرا عمر فاروقؓ

روک لی مدح سے زبان مراد
ہے مجسم ثنا عمر فاروقؓ

ردیف کاف تازی

بیطرح زور دنپہ ہے طوفان اشک
ایک دم تھمتا نہین باران اشک

ہر گھڑی ہی موجزن چشمو نسی خون
رنگ لایا ہی نیا طوفان اشک

اک ذرا فرصت نہین دیتا ہی دل
آج کچھ اچھے نہین سامان اشک

نوح لینا اپنی کشتی کو سنبھال
ہے ہمراد اب دیدہ گریان اشک

ردیف کاف عجمی

نیرنگ نی دکھائی ہین لاکھون طرحکی رنگ
کثرت مین آیا کسنے سکھایا یہ تجکو ڈھنگ

داغ جبین سی مہر شرف پاکہ ہی سہیل
شاید کہ دشت چھوڑ کی آیا ہی یہ پلنگ

جادو نگاہ تیری یہ آہوی چشم ہے
ہمکو نشانہ کیجیے نظر کا لگا خدنگ

چشم سیاہ اوسکی سفیدی مین کیا ہی و صف
سیاہی کو پوجی ہندو سفیدی ہی فرنگ

دریای دل سی کیا ہی صدا آئی کان مین
اوٹھی جو موج سی یہ انا اللہ کی ترنگ

دی جام وصل تا مجھے جلتا ہون ہجر سے
کسواسطے ہمراد سی پیاری کیا درنگ

زلف دوتا فی رخپہ دیکھا عجیب ڈھنگ
لہرا رہی ہین چشمہ خورشید مین نہنگ

جسکو ڈسا وہ حشر تلک لہر مین رہا
داغ جبین پہ کالے من کا ہی اشتباہ
خود ہی شکار ہو گئی کیسا شکار صید
نیرنگیان اوسکی ہین ہر رنگ ہی وہی
قدمون پہ یار کی مین جبین سا ئی کر جھکا

ٹہرا ایسا چڑھ گیا ہی پیمان سی النگ
کیونکر نہ اسکو دیکھکے ہو سبکی عقل دنگ
اوس یار کی نگاہ کا جیسے لگا خدنگ
ہمکو ہزار ڈھنگ سی دکھلایا اپنا ڈھنگ
دلتنگ ہون مگر مجھے کھا جا اب نہنگ

دل سی الوہیت کی تجلی اوٹھی مراد
شکر خدا کہ اندرون سے اور ہی ترنگ

ردیف لام

ایک لحظہ نہ ہو جیو غافل
انما جانیو تو وجہہ اللہ
دور نزدیک ایکسان جانو
دیر کعبہ اوسیکا مظہر ہے

ہر گھڑی رہیو یار سے شاغل
پل مین ہو جاوگے نہان کامل
پھر تو ہر دم رہیگا وہ شامل
وہی دیکھے جو اوس سے ہو واصل

لی خبر اب نیاز کے صدقے
دی مرادین کریم ہون کامل

پیغام یار کا یہان لاتا ہی جبرئیل
خود برزخ محمد ختم رسول ہین

قرآن سارا مجکو سناتا ہی جبرئیل
اوسکی سبب سے دوڑ کی آتا ہی جبرئیل

معراج کیا ہماری نئے ہوگئی حصول — دلدار کا جمال دکھاتا ہے جبرئیل

چھوٹی فلک ستارہ نکلی آگی ہوائیان — لیکر چراغ مہر دکھاتا ہے جبرئیل

چمکی تجلی ہوگئے بیہوش سب ملک — آگی قدم نہ وہانسے بڑھاتا ہی جبرئیل

نوشہ بناکی مجکو عجب رنگ ڈھنگ سے — ہاتھونمین مہندی آج لگاتا ہی جبرئیل

سایہ کبھی ہوئی پہ فرشتہ چلے وہان — جس جا پہ اپنی بال جلاتا ہی جبرئیل

عرش برین پہ دیکھا رخ یار کا یہ نور — پہنچا جہانمین وان کہان جاتا ہی جبرئیل

آخر کو گر پڑا نہین سنبھلا ذرا ادھر
ہیبت سی حق کی سر کو جھکاتا ہی جبرئیل

دیکھ تو خانہ خدا ہے دل — ہر گھڑی یار سی ملا ہے دل

قلب مومن کو ہی خدا کا عرش — اوسی خوشبو سی بس بسا ہی دل

نور تیرا یہ جب سے دیکھا ہے — دمبدم اوسکا مبتلا ہے دل

یاد ہر لحظہ اوسکی رہتی ہے — کون کہتا ہے یہ جدا ہی دل

آئینہ ہو گیا سکندر کا — یار کا رخ دکھا رہا ہے دل

قصر جمشید کب مقابل ہو — کس مکین کا مکان میرا ہی دل

تاب ہرگز نہین ہراو آتی
خون دیدہ بہا رہا ہی دل

مبتلا گل کی ہو رہی بلبل — جان کو اپنے کھو رہی بلبل

گل کی فرقت مین کیون ہی یون بیکل
شور کیون ہے مچا رہی بلبل
عشق نے یان تلک رسائی کی
گل کے سایہ مین سو رہی بلبل
اوسکو روتی ہی گذری آٹھ پہر
مُنہ ہے اشکونسے دھو رہی بلبل
عشق مین گل کے دم ہوا آخر
ہستی اپنی ہے کھو رہی بلبل
بندگی کر کے کھائی کیا مُنہ کی
خادم اوس گل کی ہو رہی بلبل

جب خزان آگئی چمن مین مراد
دور گلشن سے ہو رہی بلبل

ردیف میم

عاشق باصفا منم من نہ منم نہ من منم
زاہد پارسا منم من نہ منم نہ من منم
ساقی و بادہ و میکدہ شیشہ و جام و خم سبو
پیر مغان خدا منم من نہ منم نہ من منم
گفت الست بر یکم جملہ بروح این بگو
حیدر و مصطفیٰ منم من نہ منم نہ من منم
وحدت ذات بیچگون کثرت بی ہمون ز
صورت رہنما منم من نہ منم نہ من منم

کل شیا مراد ام بود وجود ذات ام
بحر کرم سخا منم من نہ منم نہ من منم

خالق بحر و بر منم من نہ منم نہ من منم
احمد جلوہ گر منم من نہ منم نہ من منم
گلشن جانفزا منم تخم منم شجر منم
برگ منم شجر منم من نہ منم نہ من منم

گاہی ملکین گہے مکان گاہی زمین گہے زمان
آدم و شیث و نوح من موسیٰ عیسیٰ ہود
خواجہ معین الدین منم کاکی قطب الدین منم
وحدتِ ذات خود خدا نورِ جمال مصطفےٰ
شایقِ بے ریا منم دلبرِ مہ لقا منم
ہادی رہنما منم عارف پیشوا منم

قہرت منم کرم منم من نہ منم نہ من منم
شیرِ خدا ہبر منم من نہ منم نہ من منم
زاہد گنج شکر منم من نہ منم نہ من منم
شعلہ منم شرر منم من نہ منم نہ من منم
عاشقِ چشمِ تر منم من نہ منم نہ من منم
شمس منم قمر منم من نہ منم نہ من منم

مولا سبحان شہِ زمن بندہ ہراد مستمندا
درد منم اثر منم من نہ منم نہ من منم

اے شہسوارِ لامکان مشتاق دیدارِ توام
وے صاحبِ ہر دو جہان مشتاق دیدارِ توام

اے صاحبِ مسند نشین اے زینتِ عرشِ برین
اے دستگیرِ بیکسان مشتاق دیدارِ توام

اے جلوہ گر در سینہ ام وے مصقل آئینہ ام
اے ہادی ہم انس و جان مشتاق دیدارِ توام

اے سرورِ عالی نسب اے افسرِ شاہِ عرب
ہان اے شہِ ہر دو جہان مشتاق دیدارِ توام

اے موجبِ ارض و سما اے واقفِ سرِّ خدا

دارم مراد از تو نہان مشتاق دیدار توام

کچھ نہ ہمپر کھلا کہ کیا ہین ہم
نام کو بندہ خدا ہین ہم

دل سے نکلی ہے یہ صدا ہر بار
حق انا اللہ بے ریا ہین ہم

شکل احمد کی جبکہ لی ہمنے
جملہ عالم کے پیشوا ہین ہم

کہین عاشق ہین صورت منصور
کہین معشوق مہ لقا ہین ہم

کبھی عرش برین ہے زیر قدم
کبھی ہر در کے بینوا ہین ہم

ہم ہین ذرہ نیاز احمد کے
اوسی خورشید پر فدا ہین ہم

غیریت اوٹھ گئی مراد تیری
اب کہان یار سے جدا ہین ہم

سوئے یثرب با سر کے بل جائینگے ہم
وان دل وحشی کو بہلائینگے ہم

ہای اوسنے اب تلک پوچھی بات
ایسے جینے سے تو مرجائینگے ہم

آتش فرقت کی سوزش کیا کہین
طور کے مانند جل جائینگے ہم

خانہ زنبور دل اب ہوگیا
داغ دل دلبر کو دکھلائینگے ہم

اے خیال احمدی مت جا کہین
دمبدم دل تجھسے بہلائینگے ہم

جسم خاکی جا نہین سکتا کہین
دھیان اپنا دم مین پہونچائینگے ہم

زلف دلبر مین ہے دل اپنا پھنسا
تا قیامت اوسکو سلجھائینگے ہم

تیرے کوچہ مین جو ہوا اپنا گذر
دمبدم دل اوس سے بہلائینگے ہم

دے صبا پیغام وصلِ دوست کا
ورنہ اس فرقت سے مر جائینگے ہم

ماسوا دلبر تصور کر نفی
پیش رب اس شکل سے جائینگے ہم

نامۂ اعمال مانگے گا خدا
احمدی تصویر دکھلائینگے ہم

اپنی نظروں مین نہ کر مجکو سبک
اے مراد اکدم مین گر جائینگے ہم

خوب سمجھے کہ خود خدا ہین ہم
اپنی صورت کے مبتلا ہین ہم

کل اشیا وجود ہے میرا
کسی شئے سے نہین جدا ہین ہم

سب یہ ہستی ہماری ہستی ہے
مرتضیٰ ذات لافتیٰ ہین ہم

بحرِ وحدت ہمارا سینہ ہے
موج اوٹھتی ہے مصطفیٰ ہین ہم

کبھی معشوق ہم ہین تخت نشین
کہین شیدائے باوفا ہین ہم

چشم انصاف سے اگر دیکھا
صاف ظاہر ہوا خدا ہین ہم

کبھی پنہان کبھی عیان ہین مراد
کبھی بیمار اور دوا ہین ہم

سدا محوِ جمالِ یار ہین ہم
دل وجان سے فدا ہر بار ہین ہم

نگاہِ لطف سے دیکھے ہمین وہ
تو پھر دریائے غم سے پار ہین ہم

مسیحائی تو کر بالین پر آکر
تیری فرقت مین اب بیمار ہین ہم

گلستانِ ارم ہے اپنا جلوہ
ہمین بلبل ہین اور گلزار ہین ہم

تجلی اپنی چھائی ہر چمن پر شہ — ہمین گلشن ہمین گل خار ہین ہم

کہے مینا کہے میخانہ کہہ سے — ہمین ہین جام اور میخوار ہین ہم

شریعت اور طریقت کو بنایا — اجی خود احمدِ مختار ہین ہم

کیا پردہ دوی کا پارہ پارہ — کریم و ایزدِ غفار ہین ہم

ہوئے ہین محو سے ہم جبکہ باہر — کہو نور اعلیٰ اسرار ہین ہم

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ — اجی بی شبہ چار و یار ہین ہم

ہمارے نور سے سب انجمن ہے — ہمین ہر کوچہ و بازار ہین ہم

ہمارے جذب کا یہ نام سن لو — کبھی جبار اور قہار ہین ہم

دوائین آپ ہین ہم اپنی کرتے — ہمین آزار اور بیمار ہین ہم

ہمین ہین شعلۂ آتش کی پرکال — ہمین جنت ہین دیکھو نار ہین ہم

بنے عاشق ہوئے ہم اپنے شیدا — ہمین محبوب اور دلدار ہین ہم

کبھی خندان کبھی ہین گریہ کرتے — کبھی آنکھون سے دریابار ہین ہم

کبھی خالق کبھی مخلوق ہین ہم — ہمین یان سرورِ سالار ہین ہم

ہمین وحدت ہمین کثرت مین آئی — ہمین انسان کے ہر اطوار ہین ہم

ہمین سے زینتِ عرشِ برین ہی — ہمین نادان اور ہشیار ہین ہم

اسی ہستی تلک ہی سب سے رشتہ — مٹی ہستی تو عاشق زار ہین ہم

ولایت ہم مین اور ہم سے ولایت — جو سمجھو حیدر کرار ہین ہم

نیاز احمدؐ ہون شان بی نیازی
ہمین وہ مظہرِ انوار ہین ہم

عروسِ خاصگانِ احمدی ہین ہم
ہمین بس جعفرِ طیار ہین ہم

ہمین قطرہ اور دریا اور صدف ہین
ہمین ہین گوہرِ شہوار ہین ہم

رہا تنزیہ اب تشبیہ مین ہے
ہمین ہین دوست اور اغیار ہین ہم

ہمین ہین رام اور رحمان داتا
ہمین ہستی کی سرجنہار ہین ہم

ہمین پیادہ ہمین سالار دین ہین
ہمین راکب ہمین رہوار ہین ہم

کیا مدت تلک توحید کو ضبط
ہوا خم جوش پر لاچار ہین ہم

تیرے بندے ہین دل سے فخر عالم
مراد بینوا ناچار ہین ہم

ہے آج میرے گھر مین مہمان غوث الاعظم
صد شکر ہے کہ آیا سلطان غوث الاعظم

رتبہ بڑھا ہمارا قدمون کو جبکہ چوما
اپنا بنایا مجھکو اک آن غوث الاعظم

جس پشت پر تمھارا مولی قدم پڑا ہے
اون اولیا پہ تیرا احسان غوث الاعظم

ایسا ہوا نہ ہوگا ہرگز جہان مین انسان
محبوب کبریا ہے جانان غوث الاعظم

فیضان بٹ رہا ہے درگاہ شاہ جیلان
جا لوٹو لٹ رہا ہے عرفان غوث الاعظم

رتبہ جو درکا اوسکے کیا مجھسے اب بیان ہو
جس درکے ہین ملایک دربان غوث الاعظم

جسپر کیا توجہہ باغ ارم دکھایا
پہونچایا قرب حق کے ہم آن غوث الاعظم

بیشک تو بے بدل ہے کسکی کہو نہین ثانی
ہر لحظہ جان و دل سے قربان غوث الاعظم

تجھسے یہی تمنا ہر دم مراد کی ہے
تھامے جلو مین تیرا دامان غوث الاعظم

دمبدم پیتا ہون مین وحدت کا جام
منہہ سے نکلے ہے انا الحق کا کلام

ضبط ہوسکتا نہین رازِ درون
یہ سبق پڑھتا ہون مین ہر صبح و شام

ماسوا اپنے نہ کوئی غیر ہے
جملہ شے اپنا ہے بیشک لاکلام

گاہے صحرا گاہ دریا گاہ کوہ
گاہے بتخانہ گہے بیت الحرام

گاہے عابد گاہ زاہد گاہ رند
گاہ ہوتا مقتدی گاہے امام

گاہے بادہ گاہ مینا گاہ خُم
گاہ ساقی گاہ مے خور گاہ جام

گاہ کثرت گاہ وحدت گاہ شان
گاہ مولا گاہ خادم گاہ رام

گاہ گردون گاہ کرسی گاہ عرش
گاہ ذرہ گاہ ہون ماہ تمام

گاہ احمد گاہ حیدر گاہ شیخ
گاہ خواجہ ہے مراد اور گہہ غلام

زہے شانِ جنابِ قطب اعظم
حبیبِ حق محمد فخر عالم

وہی تھا نور پنہان لامکان مین
یہان ظاہر ہوا ہے شکل آدم

مجھے اوسنے مے وحدت پلائی
کہ ہون سرشار ہر لحظہ و ہر دم

ہوا و حرص نفسانی بجھائی
خدا سے کردیا اک پل مین باہم

وہ یکتا ذات اوسکی ہے کہ جسکا
نہین ہمسر ہے کوئی اہل عالم

ثوابِ ذکر و تسبیح و تلاوت
تو پہونچایا کر اوس حضرت پہ پیہم

مراد اوس اپنے ہادی کا ہی پیرو
خلایق مین کیا جسنے مکرم

خوبرویون کے آشنا ہین ہم
ہر نفس اوسکے مبتلا ہین ہم

بحرِ وحدت کا ہون دُرِ شہوار
گنج مخفی مین بے بہا ہین ہم

اَینَمَا جب کہا تو تُو کو ہُو
صورتِ یار جابجا ہین ہم

نَحنُ اَقرَب سدا ہماری ہے
رگ و پے سے نہین جدا ہین ہم

ہون حقیقت محمدی کا نور
خوب سمجھے کہ مصطفا ہین ہم

کبھی بلبل ہون عاشق شیدا
کبھی گل روے دلربا ہین ہم

جوکہ مین ہون مراد مجکو بتا
جب خودی مٹ گئی خدا ہین ہم

وحشتِ دل سے کوئی لحظہ جو گھبراتے ہین ہم
دشت مین اپنی طبیعت جاکے بہلاتے ہین ہم

دیر و کعبہ مین نظر آتا ہے ہمکو ایکسان
غیر حق ہے کون اوسکو ہر جگہہ پاتے ہین ہم

جلوہ گر ہر سو عیان ہین اوسکو دیکھین اہل دل
کور چشمی سے بھلا اب کب پتا پاتے ہین ہم

عشق سے ایسا ہوا ہے زخم آلا دل میرا خ
دردمندان جو یہان ہین اونکو دکھلاتے ہین ہم

اب نہین تاب و توان فرقت سے تیری مہ جبین
غم پہ غم صدمہ پہ صدمہ لاکھون ہی کھاتے ہین ہم

رشتہ الفت کا کبھی توڑا نہین جاتا ہے یار
لیکن اوسکے پاس اب جانے مین شرماتے ہین ہم

کون صورت آتش دل کے بھلا بجھنے کی اب
آہ سوزان داغ دل پر سیکڑون کھاتے ہین ہم

کر مسیحائی مراد اپنے کی اے شاہ زمن

خارت یہ زندگی دم مین مرے جاتی ہین ہم

اب مدینہ کو محمد پاک کی جاتے ہین ہم	خون دل پیتے ہین اور لخت جگر کھاتی ہین ہم
یا الٰہی یہ تمنا ہی ہماری بار بار	شکل دکھلادے اوسکی جسکے کہلاتی ہین ہم
سب تصور کو نفی مینے کیا ہے ایکبار	بس خیال یار سے دل اپنا بہلاتی ہین ہم
گیسوے دلدار مین ایسا میرا اولجھا ہے دل	یہ سلجھنے کا نہین گو لاکھ سلجھاتی ہین ہم

مثل پروانہ جلون ہون اوسکی فرقت سے مراد
پر نہین اوس شمع محفل کا پتا پاتے ہین ہم

ہر لحظہ کرو عشق جفا کار کو سلام	ڈر ڈر کی بھیجوا ایسے ستمگار کو سلام
اوسکی کرو خوشامد مین چاہو جو اپنی خیر	کر سر کی بل تو حسن کی سالار کو سلام
میخانہ سے جو اوسکے کسی نے پیے ذرا	ہر بار دل کرے اوسی میخوار کو سلام
قاتل تو عشق میرا مین مقتول ہون ترا	اک وار بس لگا تیری تلوار کو سلام
جسنے تجھے بنایا مجھے فرض ہو گیا	ہر لحظہ کرتا اب تیری غفار کو سلام
عریانی جسنے تجھکو پہنایا لباس واہ	پردہ نشین کی سر و انوار کو سلام
حیلہ ہزار دن فکر مین بیشک براے عشق	بت کو کبھی کراتا کبھی یار کو سلام
اوسکی تو بیوفائی پہ مت کیجیو خیال	جسمین یہ ہو تو اوسکی ہی آزار کو سلام
یہ بیوفا کسیکو جو سولی پہ لے چلی	آنکھو نسی جا کی مین کرون اوس دار کو سلام
جو چاہی یہ کرے کیا تسلیم مینے سب	اوسکو سلام اوسکی ہی سرکار کو سلام

جور و جفا سوا نہ عدالت مین اوسکی ہے
لاکھون کرین ہین عشق کی سرکار کو سلام

ہوتا ہی ہے تخت حکومت پہ جلوہ گر
عشاق پھر نہ کیون کرین دربار کو سلام

ڈرتا ہون اوسکا سایہ نہ مجھپر پڑی کہین
پہلے سوا اسکے کرتا ہون اسرار کو سلام

اس بانی فساد نے لاکھونکو کھو دیا
یہ شیخ سے کرادی ہے زنار کو سلام

دیکھا ہی مینے دور سی اُس بت کی زلف کو
بس ہر مژہ ہی کرتی ہر اک تار کو سلام

اک روز شب کے ساقی پلا ای تھی مجھکو مے
اودن سی مین تو کرتا ہون خمار کو سلام

ای عشق کر خدا کیلئے تو ذری مدد
پہنچا تو میرا سیدِ ابرار کو سلام

جسکے فراق ذوق مین جلتا ہون روز و شب
ای عشق جا کی دو مرا اوس یار کو سلام

حاجت روا ای کرتی ہین مشکلکشا ہی نام
پہنچا تو عشق حیدرِ کرار کو سلام

سبکو سلام بھیجی سے پہونچا یو تو عشق
پہلے تو کہیو فخر دل آزار کو سلام

مشکل مین میری عشق ہی کام آتا ہی مراد
کیونکر نہ کیجے ایسے مددگار کو سلام

ردیف نون

مکانم لامکان ہے جان جانان
نشانم بی‌نشان ہے جان جانان

مبرا و منزا جملہ شے سے
وہ مولا انس و جان ہی جان جانان

کہون شمس الضحیٰ یا ماہ انور
یہی دونون جہان ہی جان جانان

ثنا سے اوسکے ہے میری زبان لال
بیانِ بی بیان ہے جان جانان

نہین ملتا پتا اوس بے نشان کا
کدھر ڈھونڈھون کہان ہی جان جانان

مراد اوس یار کو کیا دل مین دیکھا
وہین بیٹھا جہان ہے جان جانان

اگرچہ مین کون و مکان دیکھتا ہون
خدا کی خدائی جہان دیکھتا ہون

میرا سارا اعضا رگ جان جلایا
وہین بی نشان کا نشان دیکھتا ہون

یہ میری صدا ہی ہر اک برگ گل سے
ہر اک بلبلین نغمہ خوان دیکھتا ہون

جو ہے ذات مطلق وہ بیرنگ بیچون
اوسی مین عیان اور نہان دیکھتا ہون

سمایا نگاہون مین قوسین اَو اَدنیٰ
مکین و مکان لامکان دیکھتا ہون

تعین سے کثرت کیا جبکہ ہستی
ہر اک شئی مین اوسکو روان دیکھتا ہون

مجھے جام وحدت پلایا ہے ساقی
مزا مےخوری کا میان دیکھتا ہون

جلایا میری آہ نے سارا گلشن
زبان شعلہ زن بجلیان دیکھتا ہون

مراد آپ کو دیکھ باقی ہوس ہے
بیان بے بیان لا بیان دیکھتا ہون

بہا آنکھون سی میری اشک گلگون
فراقِ یار مین آنسو ہوا خون

جمالِ یار کا دیکھین جو جلوہ
ہزارون شکل یوسف ہو وین مجنون

علیؓ و مرتضیٰؑ و احمدِ پاک
سمجھ لو یو نہین موسیٰؑ او ہارون

ارے طالب صنم ملنا ہے مشکل | کہان ہین پاکبازان اور کہان تون

مراد آتا نہین مضمون پڑھکر
نہین ہوتا کوئی مصرعہ بھی موزون

شب و روز تیرا کرم دیکھتے ہین | بہر کیف باغِ ارم دیکھتے ہین
خوشی مین نہین بو سمائی ہی گل کی | دل اپنے مین بوئے صنم دیکھتے ہین
نہین غنچہ سا دل کھلا اپنا ایکدن | نہین ایسا بیمار ہم دیکھتے ہین
تیرے حُسن کا ایک پرتو ہی یوسف | کوئی دوسرا تجھسا کم دیکھتے ہین
ہے ابروی قاتل سروہی کے مانند | زبانِ رقم کو قلم دیکھتے ہین

مراد اب نہین چین آتا ہی دل کو
کبھی یار کا جو قدم دیکھتے ہین

عجب تیرا لطف و کرم دیکھتے ہین | بیان سے ہے باہر جو ہم دیکھتے ہین
محمدؐ سا ابتک ہوا ہے نہو گا | سرِ لوح پر یہ رقم دیکھتے ہین
نہین مجھکو فردوس کی کچھ تمنا | گلی اوسکی باغِ ارم دیکھتے ہین
دھرا اور یہ کعبہ کے جو سنگ اسود | تیرا یار اوسمین قدم دیکھتے ہین
صنم خانہ دل مین موجود ہے وہ | صنم کی قسم ہم صنم دیکھتے ہین
ہوا دل یہ ہستی سے بیزار ایسا | کوئی دم مین خوابِ عدم دیکھتے ہین

مراد عاشقون کی خوشی ہی مصیبت

بڑا لطف الفت مین ہم دیکھتے ہین

یہان جسکو دیکھا وہان دیکھتا ہون
اوسی جملہ شی مین عیان دیکھتا ہون

رگ و پی مین جلوہ اوسیکا سمایا
دلونمین بھی اوسکو روان دیکھتا ہون

جسے کہتا ہی ذات بیچون زمانہ
اوسیکو مین کون و مکان دیکھتا ہون

کہین چہچہے بلبلون کے چمن مین
کہین خندہ زن گلستان دیکھتا ہون

کہان یار میرا کہان حسن یوسف
نہین یار سا دو جہان دیکھتا ہون

وسیلہ محمدؐ کا ہے مجکو کافی
اوسیکے سبب لامکان دیکھتا ہون

کہین ناز سے وہ بدلتا ہی آنکھین
کبھی غمزۂ مہربان دیکھتا ہون

سبق علمیت جبسے مینے پڑھا ہے
اوسے آپکو ایکسان دیکھتا ہون

وہی دیر مین ہی حرم مین وہی ہے
بتون کو کبھی برزبان دیکھتا ہون

کیا غور دل مین تو آیا نظر یہ
نہان جو کہ ہے وہ عیان دیکھتا ہون

مراد عشق پہلو مین جب میرے آیا
مین کثرت مین وحدت روان دیکھتا ہون

صنم نی کھولا تھا زلفونکو بال پانی مین
کہ تھا بچھا دیا ماہی کا جال پانی مین

برای غسل وہ دریا پہ بام سے آیا
فلک سے اوترا ہی ماہِ کمال پانی مین

حباب کا جو بجاتی تھین مچھلیان ناقوس
نظر پڑا جو صنم کا جمال پانی مین

جنون کی زور سی دریا پہ ایکدن مین گیا
جہان نہاتا تھا ماہِ کمال پانی مین

جمال دیکھتے غش آگیا ہوا بیہوش	ذرا رہا نہین مجھکو خیال پانی مین
غشی سے ہوش ہوا ہوی یار سی ہمکو	نظر اوٹھا کو جو دیکھا ہی لعل پانی مین
صنم کی دید ہوئی وصل کا بندھا سامان	پڑا ہوا ملا گویا یہ مال پانی مین
جمال دیکھکے خورشید کو ہوئی حیرت	یہ چھپا یا کرکا ہی یارب جلال پانی مین
اوبل اوبل کے مین چاہا کہ یار تک جاؤن	ذرا یہان نہ لگی میری دال پانی مین
کسی کا بس نہین چلتا ہے زور دریا مین	قدم کو رکھیو یہان دیکھ بھال پانی مین

مراد بدلی مین ظاہر ہو چاند کا ٹکڑا
نہائے بیٹھے جو وہ خوش جمال پانی مین

حق نے کیا سانچے مین ڈھالی ہین تمھاری ہاتھ پاؤن
گورے گورے سی نظر آتے ہین پیارے ہاتھ پاؤن

پانون سی ہے سر تلک وہ نور کا پتلا تمام
مین تیرے قربان حق نے کیا سنواری ہاتھ پاؤن

تھا تصور دل مین جا دیکھون سراپا یار کا
شکر ہے اللہ کا دیکھے نگارے ہاتھ پاؤن

علم ہستی کا میرے اک آن مین جاتا رہا
کیا کہون جبسے کیا اوسکے نظاری ہاتھ پاؤن

اضطراب ہجر سے پہونچا مین اوسکے سامنے

شکل جو دیکھا تو وہان بھولے ہمارے ہاتھ پاؤن

صید ہو جاوے یہ دل دلبر کے دام زلف مین
بھول جاوے چوکڑی دیکھین جکاری ہاتھ پاؤن

جنبش گردون نظر آئی جو مجکو اے مراد
خوف سے کرنے لگے میرے اشارے ہاتھ پاؤن

حبیب خاص خدا خواجہ معین الدین
امیر ہر دو سرا خواجہ معین الدین
گدائی کاسہ بکف جنکے آگے حاتم ہے
ہین ایسے بحر سخا خواجہ معین الدین
جمال آپکا یوسف جو دیکھے بخدا
ہمیشہ رہتے فدا خواجہ معین الدین
جدہر کو دیکھے تو پھیلی ہے روشنی اونکی
ہین ایسے ماہ لقا خواجہ معین الدین
تجھی کو مانگتے ہین تجھسے فقر بن اسم
قبول کرے دعا خواجہ معین الدین
تمام جسم کا ایک ایک ریشہ در گ مین
جگر مین دل ہین بسا خواجہ معین الدین

مراد دل کی مراد اپنی تب ہی برآئی
کہ جبسے ورد کیا خواجہ معین الدین

یہی بیشبہ بس ہر سو عیان ہون
جسے اللہ کہتے بیگمان ہون
ہوالاول ہوالآخر ہین ہون
ہوالظاہر ہوالباطن نہان ہون
مین ہی ذی کی ہی یان وحدت بن کثرت
برنگ بحر ہر شئے مین روان ہون
رہا ناسوت مین بیرنگ بیچون
کبھی لاہوت گاہی لامکان ہون

ہے احمد کی حقیقت مجھسے ظاہر ۔ نہ کیون تو رشتہ بیگمان ہون میں

مراد اپنی ہے سب ہستی جہانتک
جہان ہی نیستی دیکھو وہان ہون

جدھر دیکھتا ہون صنم دیکھتا ہون ۔ خودی مٹ گئی دمبدم دیکھتا ہون
دوی کا لوازم رہا کچھ نہ باقی ۔ اوسے آپ [illegible] ہم دیکھتا ہون
وہان سی یہان جبکہ ہستی مین آیا ۔ یہ نیرنگ باغ ارم دیکھتا ہون
بلندی وہی اور پستی وہی ہے ۔ ہر اک شئی مین اوسکو بہم دیکھتا ہون
بھرا علم توحید سینہ مین میرے ۔ بڑا اوسکا لطف و کرم دیکھتا ہون

مراد اب کہون کس سی راز حقیقت
سمجھنے کی لایق مین کم دیکھتا ہون میں

دیکھلو وہ جلوہ گر ہے حضرت انسان مین
نور اوسکا ہے نمایان ہر بشر ہر شان مین

آپ ہی محبوب دلبر بر رخ لیلے بنا میں
ہوکے مجنون خاک چھانی دشت کی میدان مین

آپ ہی ہے ساز و مطرب صورت رقاص خود
ہر ترانہ مین وہی ہے آپ ہی ہر تان مین میں

آپ ہی دریاے وحدت آپ ہی قطرہ حباب

آپ ہی ہے ہر صدف مین گوہر و مرجان مین ہے
آپ ہی آدم و حوا مریم و عیسےٰ بنا ہے
رونق افزا آپ ہی تھا روضہ رضوان مین
آپ ہی بولا انا الحق آپ ہی تھا دار پر ہے
آپ ہی پھرتا ہے اپنے قتل کے سامان مین ہے
آپ ہی حکم شریعت قاضی و مفتی بنا ہے
آپ ہی منصور بن قیدی ہوا زندان مین ہے
اوسکی رحمت سے نہو مایوس سُن اے بیخبر ہے
اوسنے فرمایا ہے جب لاتقنطو قرآن مین ہے
بھول کر شاید کیا ہے یاد اوسنے اے مراد
سُنکے مژدہ آگئی ہے جان میری جان مین ہے

جہانتک مین سیر چمن دیکھتا ہون
خدائی کا جلوہ عیان دیکھتا ہون
ہوا کیف سے نور دریای وحدت
رگ و پے مین اپنے روان دیکھتا ہون
ہر اک شئے مین بو یار کی ہی سمائی
ان آنکھوننسے اوسکو میان دیکھتا ہون
کیا عشق نے مجکو بندہ سے مولا
مین اپنی کو یان سے وہان دیکھتا ہون
دوی کے لوازم گئی جب سے میرے
نشان یار کا بی نشان دیکھتا ہون
اوٹھا دھیان جب قید ہستی سے اپنا
مکین اور مکان لامکان دیکھتا ہون

جسے ڈھونڈھتا ہون وہ بیٹھا ہی دلمین
مراد اب اوسی بیگمان دیکھتا ہون

خواجۂ خواجگان معین الدین
ہادیِ دوجہان معین الدین

دستگیرِ تمام جن و ملک
اخترِ آسمان معین الدین

پیشواے توسالکانِ طریق
ہادیِ گمرہان معین الدین

احمدی شان و سیدی سندی
آستان لامکان معین الدین

اوسکی مدحت مین ہی زبان قاصر
بی بیان ہی بیان معین الدین

مظہرِ کبریاے لم یزلی
جابجا ہی عیان معین الدین

مصحفِ رخپہ تیری ہے صدقے
دمبدم ہیرجان معین الدین

تیرے درکا ہی سگ مراد ای شاہ
رحم کرای میان معین الدین

کیا ہی چھایا خمار آنکھونمین
ہے جہان لالہ زار آنکھون مین

بحرِ وحدت سے نور اوٹھتا ہے
آتا ہے بار بار آنکھون مین

کسکو سجدہ کرون کسے ڈھونڈھون
بیٹھا ہے میرا یار آنکھون مین

جبسے دیکھا ہے جلوہ احمد کا
ہے وہ پکڑے قرار آنکھون مین

لوگ کہتے ہین کور چشم مراد
عشق کا ہے غبار آنکھون مین

خورشید سی ذرہ نی یہ کہا تو اور نہین ہین اور نہین
تجھ مین ہین تو نہین مجھسے جدا تو اور نہین ہین اور نہین

دریا جو تو قطرہ سے تو موج گہر مین حباب بنا
مجھسے تجھ مین اب فرق ہے کیا تو اور نہین ہین اور نہین

تو تخم ہے گر مین شاخ شجر تو گل خندان مین برگ و ثمر
مین تو سب ایک ہی جڑ سے اوگا تو اور نہین ہین اور نہین

تنزیہ حق وحدت ذات رہا ہے صورت احمدؐ آکے لیا
اب میم کا پردہ جاتا رہا تو اور نہین ہین اور نہین

جب دل مین آیا الا اللہ ہوئی صورت میری فقر اکہ
آنکھون مین ہر اداب آکے کہبا تو اور نہین ہین اور نہین

قطرہ نے کہا دریا سے سدا تو غیر نہین ہین غیر نہین
اپنے سے مجھے مت جان جدا تو غیر نہین ہین غیر نہین

رخ نور دیکھا مجکو پیارے شب در روزنا وٹھی دل سی نعرے
کرون تیرے سوا مین کس سی گلا تو غیر نہین ہین غیر نہین

تیرے کوچہ مین پھرتا ہون بے سر و پا مجھے اپنی لقا کی دید دکھا
نہ چھپا تو مصحف رخ مجھسے آ تو غیر نہین ہین غیر نہین

برسون مجنون جنگل مین رہا اور عشق مین خاک مین چھانا کیا

شب وصل مین لیلی سے یہ کہا تو غیر نہین مین غیر نہین

جو کتاب ہے عشق کی ہمنے پڑھی سب دفتر ہستی بھول گئے
نہین آیا نظر مجھے تیری سوا تو غیر نہین مین غیر نہین

شب ہجر مین شربت وصل دیا اور ہاتھ مین اوسنے قلم لیا
پھر مراد کی سینہ مین یہ لکھا تو غیر نہین مین غیر نہین

کون و مکان کی موجد ایجاد ہین تو ہم ہین
دونون جہانکی پنہان بنیاد ہین تو ہم ہین

علم لدنی ہمنے جبرئیل کو پڑھایا
شاگرد ہین تو ہم ہین استاد ہین تو ہم ہین

نقش و نگار مینے کیا کیا مکان بنایا
مانی کہو تو ہم ہین بہزاد ہین تو ہم ہین

کنج قفس مین ہمنے بلبل ہو کی اسیری
صیاد ہین تو ہم ہین آزاد ہین تو ہم ہین

منصور مین جب آئے بولے تھے ہم انا الحق
گردار ہین تو ہم ہین جلاد ہین تو ہم ہین

مفتی کی شکل بنکر رونق دی شرع کو بس
مقبول ہین تو ہم ہین ارشاد ہین تو ہم ہین

ابر اور برق باران نیرنگیان ہماری
برساتی آب ہم ہین اور باد ہین تو ہم ہین

جو کچھ کہ ہین سو ہم ہین ہمسے نہ غیر ہستی
خوشحال ہین تو ہم ہین برباد ہین تو ہم ہین

بولی کبھی انا رب جنت کبھی بنائی
فرعون ہین تو ہم ہین شداد ہین تو ہم ہین

ہین ہمسے کاریگریان آہنگری کی پیدا
داؤد ہین تو ہم ہین حداد ہین تو ہم ہین

قول نیاز احمد دیکھو مراد سچ ہے
فریاد ہین تو ہم ہین امداد ہین تو ہم ہین

کیون گھسین مسجد مین ہم اپنی جبین
یار کا در ہے ہمین خلدِ برین

ڈھونڈھتے ہو ہر جگہہ بیت الحرم
دلمین گر ڈھونڈھو تو پاؤ بالیقین

عالمِ ظاہر کا ہے یہ سب بیان
عرش پر رہتا ہی ربُّ العالمین

قلبِ مومن کا ہے یہ عرشِ خدا
ڈھونڈھو تم اسمین سُنو اے مسلمین

وہ تو ہے خلوت گہہِ ربِ علا
اوسکی دربانی کرے روح الامین

وان فرشتونکی میان جلتے ہین پر
جس جگہہ پہونچے ہین ختم المرسلین

حضرتِ والا جنابِ مصطفےٰ
وہ ہوے اللہ کے جا ہمنشین

تھا کہان شاعر کہان جاتا رہا
کر بیان توحید ربُّ العالمین

چھوٹا مُنھہ اور بولنا بڑھ چڑھکی بات
دیکھ نادان تو کہان اور وہ کہین

سارے اشیا مین روان ہی اوسکا نور
دل سی پردہ کو اوٹھا وہ ہے یہین

حشر کا اب خوف کیا تجھکو مراد
شافع جب ہے رحمۃ العالمین

نہین کھُلتا مجھے کسجا کہان ہون
پڑا ناسوت مین یا لا مکان ہون

کبھی خارِ مغیلان سے ملا ہون
کبھی رونق دہِ باغِ جنان ہون

جبین سائی اوسیکے در پہ کرتا
خلائق مین اسی سی مین عیان ہون

وہ اک خورشید اک ہی ماہ کنعان
مریدِ اونکا یہان ہون یا وہان ہون

مرادون سے نرکھ محروم ہادی

تیرا پیر و تیرا خادم میان ہون

ہر گل مین چھپا رہی ہین یہ تیری جلوہ گریان
بو مین سما رہی ہین یہ تیری جلوہ گریان

نیرنگیان تمھاری دلکو ہمارے بہائین
جلوہ دکھا رہی ہین یہ تیری جلوہ گریان

وحدت سے موج اوٹھے نکلے صدا انا الحق
ہستی دکھا رہی ہین یہ تیری جلوہ گریان

تیر نظر نے تیرے مجھکو ہدف بنایا ہے
زخمی بنا رہی ہین یہ تیری جلوہ گریان

یوسف کی جستجو مین چاہِ ذقن کو دیکھا ہے
لہرین دکھا رہی ہین یہ تیری جلوہ گریان

تڑپے ہے خاک پر اب بیخود ادھر ہر دم
اوسکو جلا رہی ہین یہ تیری جلوہ گریان

کہکے یہ دلکو فسانہ یہی سمجھاتا ہون
ڈھونڈھنے کیلئے محبوب کو اب جاتا ہون

ہمین قطرہ ہمین دریا ہین نہین غیر کوئی
موج سی بنکی حباب آپ بہا جاتا ہون

ذکر مین اپنے جلالی کا یہان کرتا ہون
جلوہ خورشید کا ہر ذرہ مین دکھلاتا ہون

عشق نے خرمنِ جان میرا جلایا پل مین
منہہ سی تب اپنے انا اللہ مین فرماتا ہون

جبکہ وحدت سی کیا صورت انسان ہین ظہور
کیا کہون بڑہکی مراد آپ گھٹا جاتا ہون

خوبانِ دو جہان ہین دلدار ہین تو ہم ہین
آنکھین اوٹھا کی دیکھا ہر شے مین بس ہمین ہین
کلمہ ہماری منہ سی نکلا صدا انا الحق
برزخ محمدی کا مولا علی ہے مظہر
ساقی پیالہ مینا پیرِ مغان بطِ مے
لقمان اور فلاطون بقراط اور مسیحا
دونون جہان سی ہاتھ اب غفلت مین دھو کی سوئے
اک گل ہی تو ہی جانان بلبل ہزار دن شیدا

اس گلشن جہان مین گلزار ہین تو ہم ہین
مجبور ہین تو ہم ہین مختار ہین تو ہم ہین
تلوار ہین تو ہم ہین سردار ہین تو ہم ہین
انوار ہین تو ہم ہین اسرار ہین تو ہم ہین
خمار ہین تو ہم ہین میخوار ہین تو ہم ہین
بیمار ہین تو ہم ہین آزار ہین تو ہم ہین
ہشیار ہین تو ہم ہین بیدار ہین تو ہم ہین
اغیار ہین تو ہم ہین غمخوار ہین تو ہم ہین

دونون جہانکا مالک بیشک مراد سرور
سرکار ہین تو ہم ہین سالار ہین تو ہم ہین

عاشقِ خیر البشر عثمان ہین
ہے لقب مشہور ذوالنورین کا
حق نے ایمان کا ستون انکو کیا
شک نہین بیشک حبیبِ کبریا
ختم ہے اونپر جہان کا مرتبہ

مصطفے پر ہر گھڑی قربان ہین
خویش احمد جامع القرآن ہین
مومنون کے جان اور ایمان ہین
نورِ حق ہین مظہرِ رحمان ہین
علم کے معدن ہین دین کی کان ہین

کیا کوئی پہچانے اونکا مرتبہ ۔۔۔ کور چشمین سب میان انسان ہین

خوب پہچانا مراد عاشق اونہین
میری اللہ کے بڑے دیوان ہین کو

نبی کو جو مشکلکشا جانتے ہین
وہی پہلے تھا اور آخر وہی ہے
غلامان لاکھون ہوئے اونکے ایسے
محمدؐ نے معراج مین اونکو دیکھا
سکھایا تھا علمِ لدنی آمین کو

جو سمجھا ہون مین مصطفٰے جانتے ہین
سمک سے او سے تا سما جانتے ہین
موئے کو مسیحا بنا جانتے ہین
سبھی جسکو دستِ خدا جانتے ہین
او سیدن سے وہ رہنما جانتے ہین

وہی ہر جگہہ ہے عیان اور پنہان
مراد اپنے دل سے ملا جانتے ہین

عبث ڈھونڈھے کوئی چرخِ کہن مین
اوٹھا جب علم ہستی اور خودی کا
جگہ کوئی نہین ہے اوس سے خالی
حبیب آسا مین دم بھرتا تھا اوسکا

مہمان ہے دیکھ میرے پیرہن مین
نظر آیا ہمارے جان و تن مین
ہے نورِ شمع چھایا انجمن مین
ملا اب قطرہ بحرِ موج زن مین

مراد اب سینہ سے آیا زبان پر
میرے اشعار اور شیرین سخن مین

کسکا اب مین کرون گلا دل مین ۔۔۔ وہ تو ہے ہر گھڑی ملا دل مین

کون کہتا ہے عرش اعظم پر
دیکھو پہلو مین کیسا اوٹھا ہے
کیون نہ مرشد پہ جان نثار کرون
سینۂ عرش برین تو دل کعبہ
جام جم کی یہان حقیقت کیا

ہے وہ آنکھو مین اور بسا دل مین
تیر مژگان نہو لگا دل مین
فیض عرفان کا بھرا دل مین
نحن اقرب کی ہے صدا دل مین
ہے حب مصطفےٰ دل مین

ہست کو جسنے سمجھا نیست ھرا
دیکھتا ہے وہی خدا دل مین

مہر سپہر تابان دیکھو تو مین کہان ہون
بیچون و بیچگون ہون بے شبہ یگان ہون

میری ہی پرتو سے ہستی ہے دو جہانکی
عشاق ہو جو دیکھے ہر ذرہ مین عیان ہون

اول ہمین ہین واحد آخر ہمین ہین کثرت
لاہوت گھر ہے میرا بے نام و بی نشان ہون

دریا دلی سے اوٹھتی موج الوہیت ہے
ہر دم صدا ہے آتی ہر شے مین خود روان ہون

گاہے مین ہون محمدؐ گاہے ھرا مولا
گاہے ہون فرش پر مین گاہی مین لامکان ہون

یہ تیری خوش ادائین دل مین سما رہی ہین
نیرنگیان تمھاری جلوہ دکھا رہی ہین ؎

بھاتی نہین ہے مجکو تیرے سوا کوئی شئے
ناز و ادائین تیری دل کو جلا رہی ہین ؎

سنبل کو کیا مین دیکھون صحن چمن مین جاکر
زلفین تیری ستمگر لہرین دکھا رہی ہین ؎

سروِ روان چمن مین اکدم کو آگیا تھا
نغمہ کنان ہین بلبل شورین مچا رہی ہین

دامن بھرا ہوا ہے لعل یمن سے اپنا
قطرہ مراد خون کا آنکھین بہا رہی ہین

محبوب الٰہی رشک قمر شاہو نکے شاہ نظام الدین
سیرت احمدؐ صورت حیدر شاہو نکی شاہ نظام الدین

جسکو تو دیکھے ایک نظر حاصل ہوا وسکو فیض گہر
تابع ہین تیرے جن و بشر شاہو نکے شاہ نظام الدین

یوسف کو فقط اک حسن دیا خالق نے تجھے محبوب کیا
قربان تیرے ہین اے دلبر شاہو نکی شاہ نظام الدین

فیضان نکے اصل معین الدین سرتاج ولایت قطب الدین

عرفانکے گل ہیں گنج شکر شاہونکے شاہ نظام الدین

یہ مراد کی ٹوٹی ہے کشتی تم پار لگاؤ اے چشتی
اب آکے لگی ہے تمہارے در شاہونکے شاہ نظام الدین

محبوب الٰہی شاہ ہدا حضرت سلطان نظام الدین
اے یوسف ثانی ماہ لقا حضرت سلطان نظام الدین

ہے عرش سے لیکر تا بہ ثریٰ ہر جن و بشر کی یہ ہے صدا
محبوب خدا محبوب خدا حضرت سلطان نظام الدین

سائل نہ کوئی محروم رہا جو مانگا تمسے وہی دیا
درسے مایوس نہ کوئی پھرا حضرت سلطان نظام الدین

ہر قدم پر جسنے آنکھیں ملیں عصیان سے پاک ہر اہوا
کیا اوسکو خوف روز جزا حضرت سلطان نظام الدین

محبوب خدا ہیں نور ہدا حضرت سلطان محی الدین
خورشید کہو یا ماہ لقا حضرت سلطان محی الدین

خورشید تمازت سے ہی بھرا اور ماہ کثافت میں ہے ملا
ان دونوں سے بہتر اور اعلیٰ حضرت سلطان محی الدین

ہے عاشقی اور معشوقی کا دونوں رتبہ خالق سے ملا
اور دونکا کہاں ہے یہ رتبہ حضرت سلطان محی الدین

جلوہ ذرا اپنا دکھا دیجیے مجکو بغداد بلا لیجیے
بیمار کی اپنے کیجیے دوا حضرت سلطان محی الدین

دل میرا ہی سیماب ہوا میری یوسف اپنی دکھا دو لقا
تیری ہجر کی تاب نہین ہے ذرا حضرت سلطان محی الدین

دوری سے میری جان چلی فرقت سی ہر دم روح گھٹی
پھر احمد دکھلا جلوہ حضرت سلطان محی الدین

جو تیرے در سے شاہ پھرا پھر اوسکو کہین نہ ٹھکانا ملا
گلیون مین ٹھوکر کھاتا رہا حضرت سلطان محی الدین

کیا رتبہ تمھارا جانے بشر جبریل سے تو ہی کہین بڑھکر
تو عرش معظم تک پہونچا حضرت سلطان محی الدین

کس سی توصیف ہو تیری بیان کیا نور کی انسان لاوے زبان
سنتا ہون تو ہے شاہ ہدا حضرت سلطان محی الدین

اے عبد القادر بہر خدا مشکل آسان کر ابھی مولا
یہ مراد تیرے در کا ہے گدا حضرت سلطان محی الدین

ہین وہ صاحب کمال قطب الدین
مظہر ذو الجلال قطب الدین
واہ صل علیٰ تیری صورت
احمدی ہے جمال قطب الدین
سرور اولیا شہ عالم
نور حق بیمثال قطب الدین

تیرے در تک جو آگیا سائل ہو گیا مالا مال قطب الدین

تری عصیا نہین ہو رہا ہو نہین جلد مجکو نکال قطب الدین

لحظہ لحظہ یہی تمنا ہے کب ترا ہو وصال قطب الدین

پھر احمد خبر لے جلد میری ہوتا ہون پائمال قطب الدین

اوسی و کاکی و لقب چشتی جلوہ گر لایزال قطب الدین

جتنے ہین شیخ و عابد و عارف بدر تم سب ہلال قطب الدین

رحمۃ العالمین کے صدقے اک نظر کر خیال قطب الدین

تیری درگاہ سے پھرا مایوس ہے اسیکا ملال قطب الدین

دور تجھ سی نہین ہین ہون نزدیک اب بھی کچھ کر خیال قطب الدین

ایسی رحمت کی کر نظر مجھپر ہو نہین فرخندہ حال قطب الدین

آل احمد ہو سیدی سندی اور علیؓ کے ہو لال قطب الدین

نور آنکھو نہین میرے ہو جاوے زندگی ہے وبال قطب الدین

کور چشمی سے ہون بہت ناچار تمسے ہے یہ سوال قطب الدین

شرم سے کچھ نہین ہین کہہ سکتا تجھپہ روشن ہے حال قطب الدین

ایک دم تاب اب نہین آتی غم سے ہے دل نڈھال قطب الدین

فکر رہتی ہے مجکو شام و سحر کر تو پورا سوال قطب الدین

دام ہستی سے اب رہا کیجے ٹوٹ جائے یہ جال قطب الدین

آپ چاہین تو دیوین دم مین ہراد
کیا ہے تمکو محال قطب الدین

نور نبی و نور خدا شاہ نور ہین
برج شرف مین ماہ لقا شاہ نور ہین

بیشک ہمارے جد ہین وہ امجد ہین پاکذات
ہادی و پیشوا وہ ہمارا شاہ نور ہین

کامل ہین یا فقیر ہون عارف ہون یا ہون شیخ
تیرے ہی در کے سب ہین گدا شاہ نور ہین

حاتم تمھارے در پہ ہے کاسہ لئے کھڑا
جب سے سنا ہے بحر سخا شاہ نور ہین

عرفان کی کان ہین وہ ولایت کی بادشا
اسرار حق ہین نام خدا شاہ نور ہین

مظہر اتم جمال علی آفتاب دین
خالق سے کوئی دم نہ جدا شاہ نور ہین

پوچھیگا جب خدا کہ تیرا رہنما ہے کون
بیشک یہی کہونگا دلا شاہ نور ہین

عالم ہین باطنی کے سبھی علم ہے کھلا
طبع و ذکا و ذہن رسا شاہ نور ہین

مخدوم ہین اور خواجہ ہین الحق دستگیر ہین
ماہ صفا و مہر وفا شاہ نور ہین

شاید کہین ہراد چمن مین گیا تھا وہ
آئی ہے ہر ایک گل سے صدا شاہ نور ہین

جسنے دیکھی ہین تیری شہد والا آنکھین
ہو گئین اوسکی بیان دم مین مسیحا آنکھین

طور پر جاتا کبھی اور نہین کہتا ارنی
دید کرتین جو کبھی آپکی موسی آنکھین

دیکھ لے ایک جھلک جلوہ محبوب اگر
پل مین ہو جاوین تیری عقد ثریا آنکھین

باولی ہوتی نہ یوسف پہ کبھی بھولسے
دیکھتی گر کبھی حضرت کی زلیخا آنکھین

ترچھی چتون سے اگر دیکھے وہ فخر عالم
خود بخود ہووین میری محو تماشا آنکھین

یا الٰہی کسی صورت سے یہان آوے حبیب
جملہ امت کی ہین مشتاق خدایا آنکھین

اسقدر رویا ہر ادا آہ کہ تھمتا ہی نہین اشک
ہجر مین ہو گئین اوسی یار کے دریا آنکھین

عشق نے کیا کیا ہمین سامان دکھایا اندنون
فرقت محبوب نے ہمکو [illegible] اندنون

ہمنفس جو سانس لیتا ہون وہ آتشبار ہے
سوزش ہجران نے سینہ جلایا اندنون

دل جگر سینہ میرا زنبور خانہ ہو گیا
تیر مژگان یار نے ایسا لگایا اندنون

شکر ہے صد شکر ہے اللہ رے میری نصیب
بیخودی کا جام دلبر نے پلایا اندنون

منتظر تھا مین پے دیدار مدت سے مگر
اک بیک محبوب نے پردہ اوٹھایا اندنون

چھوڑ کے مسجد گیا دل سوے میخانہ خراب
دیکھکر پیر مغان کو سر جھکایا اندنون

ضبط مین کرتا ہون لیکن خود بخود مارے ہے سر
کیا انا الحق کا سبق مجکو پڑھایا اندنون

اسقدر اولجھا ہے دل ہرگز سلجھنے کا نہین
گیسوے پر خم مین دلبر نے پھنسایا اندنون

شکل اوسکی دیکھکر اب بدر ہوتا ہے ہلال
رشک سے مہتاب نے بھی داغ کھایا اندنون

کیسی چتون سے مجھے دیکھا ہے میرے یار نے
ہستی موہوم کو میرے بھولا اندنون

بندہ گی ابتو ہوا میری تھی سب گفت و شنود
خود مراد اپنی ہر ادا نے کہا یا اندنون

کسطرف ڈھونڈھون اوسے مین جا کہان جانی کہان
کوئی بتلا دو مجھے وہ یوسف ثانی کہان

کون بتلاویگا ہمکو ای دلا اسرار درون	مرشد کامل سوا اس مسند کا بانی کہان
تاج شاہی فقر کا سر پر ہی اوسنی دھرا	اوسکو کب پہونچا ہی دست فقر تاج سلطانی کہان
راہ حق مین فرق ہو تا ہو نہین ابراہیم خلیل	میری قربانی سی بہتر تیری قربانی کہان
فوق غایت کون پہونچا ہی مقام لامکان	منزل مقصود مشکل ہی اور آسانی کہان

فقر کی تصویر سے ہرگز نہ بدلون ای مراد
یوسف مصری کہان محبوب لاثانی کہان

تیری سوا جہا نہین کوئی جلوہ گر نہین	جس دلمین تیرا عشق نہو وہ بشر نہین
پستی سی جب عروج ہوا حق سی جا ملا	بیچون و بیچگون ہو کچھ بھی خطر نہین
پہلی تو علم ہستی کا تو اپنی کر فنا	بیشبہہ تجھسے ملنے مین اوسکو حذر نہین
چھائی ہی کسکی روشنی گردون سی تا زمین	پرتو ہی اوسکے رخ کا یہ شمس و قمر نہین

زخمی مراد ہو گیا نظرون سی یار کی
کچھ دل مین یہ جراحت تیر و تبر نہین

صوفیو نہین ہون نہ رندو نہین نہ دیندارو نہین ہون
گاہ مینا گاہ ساقی گاہ میخوارون مین ہون

کون سا دل ہے کہ جسمین تو نہین جانِ جہان
مین ہی اک بندہ ترا البتہ ناکارون مین ہون

جسنے دیکھا میرے یوسف کو ہوا بیہوش وہ

ادس مہ انور کا طالب مین بھی بیمار و نمین ہون ہڈ

بے وصالِ یار مضطر بے خور و بے خواب ہون
ہجر مین جلتا ہون اوسکے اک گنہگار و نمین ہون

گاہے یوسف ہون مین کنعانی بکا خود مصر مین
گاہے ہون بازار اور گاہے خریدار و نمین ہون

بے خبر میری براے فخر عالم محمد دین
اوس شہ والا کے مولا کفش بردار و نمین ہون

مبتلا جبسے ہوا اوس مہ جبین کا اے مراد
غم مرا غمخوار ہے مین غم کے غمخوار و نمین ہون

عجب اندنون کچھ کرم دیکھتے ہین
حدوث و قدم دونون میزان مین تُلے
جدا جب سی دلبر ہوا کیا کہین ہم
شب و روز دل کو عجب بیکلی ہی
جو ہے ذات مطلق مکین لامکانین
ملا قرب ایسا بیان سی ہے باہر

بیان سی ہے باہر جو ہم دیکھتے ہین
ہین یکسان زیادہ نہ کم دیکھتے ہین
لہو خشک ہی چشم نم دیکھتے ہین
نہین کل خدا کی قسم دیکھتے ہین
وہ دیکھے ہمین اوسکو ہم دیکھتے ہین
رگ و جان سی اپنے ہم دیکھتے ہین

مراد عرش اعظم پہ کیا ہمنے دیکھا
وہان بھی گئے تو صنم دیکھتے ہین

ردیف واو

دل بیتاب کی غفلت نے ستایا مجھکو
قیس کیطرح سے صحرا مین پھرایا مجھکو

رخ پر نور کو دیکھا تو ہوئی بیخبری
جسنے ڈھونڈھا نہین ہرگز وہان پایا مجھکو

کیا نشہ ہے کہ اوترتا نہین ترشی سے بھی
جام وحدت میرے پیر نے پلایا مجھکو

شکل دلبر میری آنکھون مین پھرا کرتی ہے
جب سے دیکھا وسے آرام نہ آیا مجھکو

مین تو خود تھک جو گیا عشق نے احسان کیا
رتبہ تنزیہہ کا اک پل مین دکھایا مجھکو

کیا ہی آرام تھا جبتک کہ رہا خواب عدم
پھر یہ نیرنگی نے پھندے مین پھنسایا مجھکو

دمبدم کوچ کا پیغام سناتا ہے مراد
کون یہ ہستی موہوم مین لایا مجھکو

مرید پیر مغان ہون نہ دوسرا جانو
اب آگے جانو بھلا یا مجھے برا جانو

دھوان جو سینہ سوزان سے میرے اوٹھتا ہے
یہ ہے دلیل کہ تم مجھکو دل جلا جانو

کسیکا مین نہین شیدا نہ کوئی میرا یار
مین اپنا آپ ہی ہون سو جان سے فدا جانو

مجھے تو عشق بتان نے دیا ہے ایسا عروج
رہی نہ دل مین خیال خودی کی جا جانو

فنا کے درجہ کو جسوقت طے کیا مین نے
خیال و وہم گیا اپنے کو بقا جانو

جہان عالم فانی مین کیون بھٹکتے ہو
مراد ایک اسیکو ہی بس بقا جانو

دل جوش کیا کرتا ہے خمار سے کہدو
وحدت کا ہی نشہ مجھے میخوار سے کہدو

مشتاق ہون مین عارض رخسار صنم کا
بیتاب ہون پروانہ سا اوس یار سے کہدو

فرقت سے جلا کرتا ہون اے مونس ہر دم
بیتابی میری فخر مددگار سے کہدو

یوسف کی طرح تیرے لیے آکے بکا ہون
بازار مین آیا ہون خریدار سے کہدو

[illegible] وصل کی شب آج تو [illegible] ہم
گھڑیال سے اور مرغ ستمگار سے کہدو

گم گشتہ ہون بے نام و نشان نام ہے میرا
کافر سے مسلمان سے دیندار سے کہدو

اس ملت و مذہب سے نہین کام ہمین کچھ
مین عشق کا بندہ ہون ستمگار سے کہدو

کعبہ کو بھی چھوڑ گیا دیر مین یہ دل
قتال سے کہدو یہ سردار سے کہدو

ہر وقت ہے سرشار مراد عشق کی مے سے
رومی سے کہو شبلی و عطار سے کہدو

توحید ابلتی ہی خمخانہ سے کہدو
وحدت کی چکھا دارو پیمانہ سے جا کہدو

کہتا ہون انا الحق مین گو دار پہ بھی کھینچو
مت دیر کرو مفتی و بیگانہ سے جا کہدو

وہ مجھ مین سمایا ہی پردہ نہ رہا باقی
بندہ سے ہوا مولا جانانہ سے جا کہدو

ہم عشق کی آتش سے جلتے ہین ہر اک لحظہ
جب مجھ سے جلے جاؤ پروانہ سے جا کہدو

لاہوت کے بادہ کا اب نشہ مجھے چھایا
احمد کا وصی حیدر مردانہ سے جا کہدو

ناقوس بجاتا ہی کعبہ مین مراد ہندو
شوخی میری شبلی اور مولانا سے کہدو

عشق میں تیرے اے صنم سر کو دیا جو ہو سو ہو
راضی ہیں اے شہ زمن تیری رضا جو ہو سو ہو

تڑپے ہی تیرا مبتلا ہوش و حواس کھو چکا
کہیو ہمارا درد غم باد صبا جو ہو سو ہو

تڑپے ہے دل میرا ہنوز ملتا نہیں مہ فروز
میں تو چھوڑونگا ایک روز زلف دوتا جو ہو سو ہو

دید کی آرزو ہے یاں دیکھوں تیرا جمال یار
پھر خدا اے پاک تو پردہ اوٹھا جو ہو سو ہو

تڑپے ہے مرغ دل مرا ہجر سے تیرے روز و شب
جلوہ دکھا نذر کرماہ لقا جو ہو سو ہو

جسکو میں ڈھونڈھوں کو بکو دل سے ہے اوسکی جستجو
سینہ میں بے سبب ملا میرا خدا جو ہو سو ہو

سینہ میں کیا ہے داغ ہی روشن اجی چراغ ہے
اپنی مراد بھی یہی یار ملا جو ہو سو ہو

دارِ فنا ہی یار یہ دنیا سنبھل چلو
دار البقا کی راہ لو اس سی نکل چلو

ہستی کو اپنی چھوڑ یہ موہوم ہی مکان
لاہوت ہی قریب عجائب محل چلو

پہلے خودی کو اپنے مٹا باندہ تب کمر
گھر خالا کا نہیں ہی وہاں پر سنبھل چلو

بیابان اوسکی راہ ہی لگتا نہین پتا
دو چار گام ہے نہین پا پر پہ اوچھل چلو

مرشد اگر پلا دے تو مے پی کے چپ رہو
کم ظرفونکی طرح نہین صاحب ابل چلو

مضمون و قافیہ سب مجھے بھاتا ہے یہ مراد
پڑھتے ہی در پہ یار کے بس یہ غزل چلو

مٹی درِ جانانہ کی اکسیر ہے ہمکو
کافی اوسی محبوب کی تصویر ہے ہمکو

ایسے بتِ محبوب کی گیسو مین پھنسا دل
وہ زلف چلیپا نہین زنجیر ہے ہمکو

اب کیون تو ڈراتا ہے ہمکو تیغ سے قاتل
کافی نگہ یار کی شمشیر ہے ہمکو

جنت سے نہین کام سوا یار کے در کی
منصب یہی اپنا یہی جاگیر ہے ہمکو

کسطرح سے غارتگرِ ایمانسے بچین ہم
افسوس کچھ آتی نہین تدبیر ہی ہمکو

محشر کا بھلا خوف ہمین کسلئے ہوتا
حامی جو مراد اپنا وہ شبیر ہے ہمکو

تمکو ہمارے جی کا جلانا نصیب ہو
قدمون پہ ہمکو سر کا جھکانا نصیب ہو

کعبہ مین گو جگہ نہین ملتی نہین سہی
دھونی درِ صنم پہ رمانا نصیب ہو

بلبل کیطرح ہجر مین ہی نعرہ زن ہے دل
اللہ وہ کہین گل رعنا نصیب ہو

مدت سے اشتیاق ہے اے خسرو جمال
دیکھین وصال کب ترا جانا نصیب ہو

ہے آرزو مراد کی شام و سحر یہی
کوچہ مین تیرے ٹھوکرین کھانا نصیب ہو

ردیف ہای ہوز

معشوق تو ہی عاشق ہے خدا اے واہ محمد صلی اللہ
صورت تیری ہی بدر دجی اے واہ محمد صلی اللہ

مازاغ بصر کا سرمہ لگا لولاک لما کا چتر پھرا
دیکھو احمدؐ اب دولھا بنا اے واہ محمد صلی اللہ

معراج کی شب وہ شاہ ہدا قوسین ادنیٰ میں جب پہنچا
خالق سے جا کے وہ دم میں ملا اے واہ محمد صلی اللہ

فرقت میں تیرے اے سرور جلتا ہوں میں تو شام و سحر
محبوبی دے ذرا جھپ تو دکھا اے واہ محمد صلی اللہ

دل میرا سیماب ہوا تجھ بن یوسف بیتاب ہوا
بھاتا نہیں تجھ بن کچھ بھی ذرا اے واہ محمد صلی اللہ

احمد اور احد میں فرق کہاں ایک میم ہی دونوں میں نہاں
اس میم کا رخ سے پردہ اوٹھا اے واہ محمد صلی اللہ

ہے در کا کتا تیرے ہر اوجو تھا تو اپنا اسکو کھلا
دکھلا دے ذرا رخ ماہ لقا اے واہ محمد صلی اللہ

میرا محبوب خدا پیر ہے اللہ اللہ | واہ کیا صاحب تاثیر ہے اللہ اللہ

دیکھو نقاش ازل کی ذرا صنعت کو بھلا
کیا کچھی نور کی تصویر ہے اللہ اللہ

شکل آئینۂ وحدت ہے جبین اکرم
سورۂ نور کی تفسیر ہے اللہ اللہ

شعلۂ طور ہی پایا ہے مہ انور کی ضیا
کیا ہی محبوب کی تصویر ہی اللہ اللہ

زلف پر پیچ ہو قلاب کہ ہو مشک ختن
یا کہ دیوانونکی زنجیر ہے اللہ اللہ

صورت شمع جلاتا ہی ہمین شکل پری
طرفہ ایک اور بھی گلگیر ہے اللہ اللہ

ہوا اجل کیون نہ مری جسکو تو دیکھی ایکبار
چشم جادو ہی کہ شمشیر ہی اللہ اللہ

صفین غارت ہوئین مژگان کی صف آرائی سے
برق ہی ٹھکے کہین تیر ہی اللہ اللہ

اپنی معشوق کا بندہ کیا خالق نی مجھے
واہ وا کیا میری تقدیر ہے اللہ اللہ

خاک آنکھوں مین لگا سرمہ تو کیا ہم سے [illegible]
خاک پا یار کی اکسیر ہے اللہ اللہ

زلف جانان کی یہ تسخیر ہے اللہ اللہ
صید دل کو کیا نخچیر ہے اللہ اللہ

ماہ مین داغ ہے شمس ہے جھٹا مین بھرا
دونون سے صاف مرا پیر ہے اللہ اللہ

ملک جن و بشر سب یہ ثنا کرتے ہین
واہ کیا صاحب تاثیر ہے اللہ اللہ

جسکی تعظیم ہوئی جن و بشر پر واجب
کیا ہی تو صاحب توقیر ہی اللہ اللہ

سرور دین کا ہوا جو کوئی بندہ ای مراد
خلد اوسکے لیے جاگیر ہے اللہ اللہ

اے قبلۂ عالم شمس الضحیٰ اے واہ محمد صلی اللہ

وے فخر آدم بدر الدجےٰ اے واہ محمد صلی اللہ

جنے دیکھا تمکو احمد بے شبہ دیکھا وسنے احد
من رانی تمنے فرمایا اے واہ محمد صلی اللہ

تمھین جلوہ گر لاہوت رہے جبروت مین تمنی کام دہری
ملکوت تمھارا ہے جلوہ اے واہ محمد صلی اللہ

مدت سے ہراد تمنا ہے در پیسر بتک اب جاتا ہی
پہر حسنینؑ بولا مولا اے واہ محمد صلی اللہ

گھونگر والے گیسوے محمد صل علی سبحان اللہ
محراب حرم ابروے محمد صل علی سبحان اللہ

جسکو تو دیکھے ایک نظر بسمل سا تڑپے آٹھ پہر
ہے چشم سیہ جادوے محمد صل علی سبحان اللہ

رخ انور محبوب خدا کو سورہ نور نظر آوے
ہے رشک چمن گلروے محمد صل علی سبحان اللہ

جس کوچہ مین جاتے حضرت بے پوچھے ظاہر ہو جاتا
بس آتی تھی خوشبوے محمد صل علی سبحان اللہ

احمد اور احد مین فرق کہان آنکھین ہون تو ہو دیدار لقا
اللہ سے ملتی خوے محمد صل علی سبحان اللہ

چاہے ہے جو مراد ان آنکھونسے دیکھے تو جلوہ احمد کا
دل سے تو وہ دیکھے محمد صل علی سبحان اللہ

مین تو قائل نہین راحت کسی دیندار کے ہاتھ
ہے خوشی قتل ہو نہین اوس بت خونخوار کے ہاتھ

ناتوان وہ تھا کہ تھمتا نہین یہ گر پڑتا ؎
گر عصا آہ کا ہوتا نہ دل زار کے ہاتھ

پاوین بازار محبت کے خریدار جو اب ؎
دل جدا کرتا ہے افسوس تو اغیار کے ہاتھ

مے ہے گو بزم ہے اور ساقی ہے ہمدم ہے نہین
جام کیونکر مین پیون ساقی سرشار کے ہاتھ

جان بلب ہون نہ جیونگا مین شب غم سے مگر ؎
اب شفا آئیگی ہر گز نہین بیمار کے ہاتھ

کیا عجب ہے رگ جان کھولدی سینہ مین مراد
نشتر ظلم ہے اوس شوخ ستمگار کے ہاتھ

مقامم لامکان اللہ اللہ
نشانم بے نشان اللہ اللہ
ہو الاول ہو الآخر وہی ہے
ہو الظاہر نہان اللہ اللہ
کبھی کعبہ کبھی میخانہ آیا
ہر اک شی مین روان اللہ اللہ

ہماری دل مین ہی ہر عضو مین ہے ۔ یہی ہے بر زبان اللہ اللہ
کہون کیا حمد احمد مین ہون قاصر ۔ بیانم بے بیان اللہ اللہ
کہان ڈھونڈھون بہت بیداد گر کو ۔ نہین ملتا نشان اللہ اللہ
یہ مالک کون ہی باغ جنان کا ۔ نگہبان باغبان اللہ اللہ
اوسی نے آپ پکارا نحن اقرب ۔ ہوا دل شادمان اللہ اللہ
قصص احسن کہا قرآن کو اوسنے ۔ عجب ہی داستان اللہ اللہ
مقابل دل کی ہے عرش معظم ۔ وہ دل کا سائبان اللہ اللہ
عجب ہے مرتبہ صدیق کا یارو ۔ اوسی مین ہے گمان اللہ اللہ

مراد اب کہہ تیرا ہے کون ہادی
بیان عشق بتان اللہ اللہ

گل و گلزار ہے اللہ اللہ ۔ شجر اور خار ہے اللہ اللہ
وہی پیدا ہے وہی ہی پنہان ۔ ثمر اسرار ہے اللہ اللہ
نور اوسکا ہے زمین اور آسمان ۔ تخم اشجار ہے اللہ اللہ
کبھی قاتل کبھی مجرم ہے بنا ۔ کبھی وہ دار ہے اللہ اللہ
کبھی ساقی ہی کبھی جام و سبو ۔ کبھی میخوار ہے اللہ اللہ
کبھی یوسف ہوا آیا جو مصر ۔ گرم بازار ہے اللہ اللہ
کبھی عاشق کبھی عشاق بنا ۔ کبھی دلدار ہے اللہ اللہ

کبھی وہ شیخ ہو مسجد مین بنا
کبھی زنار ہے اللہ اللہ

وہی انسان ہین انا الحق بولا
وہی گفتار ہے اللہ اللہ

تحت سے فوق تلک آپ ہی آپ
در و دیوار ہے اللہ اللہ

کبھی مصحف کبھی زاہد تسبیح
کبھی خمار ہے اللہ اللہ

اب زبان پر یہ ہر ادا اپنی ہے
نظم اشعار ہے اللہ اللہ

مجھے کر پاک عصیان سے تو ہے غفار یا اللہ
چھپا جو عیب ہے مجھ مین میرے ستار یا اللہ

طلاطم ہے گناہون کا غضب اس بحر ہستی مین
یہ کشتی میرے ایمان کی لگا دے پار یا اللہ

ہماری عیب پوشی جسطرح دنیا مین کرتا ہے
وہان بھی فضل سے اپنے نکر اظہار یا اللہ

تھمانا دامن احمد لوائے حمد کے نیچے
کہ سایہ مین رہون او سکے مین بے آزار یا اللہ

کھلین جب نامہ اعمال بدروز قیامت مین
سراپا ٹھیک کر دینا میری کردار یا اللہ

شراب ناب وحدت سے چھکا دے اسطرح مجکو

کہ متوالا پھرون ہر کوچہ و بازار یا اللہ

حضوری اوسکی دے مجکو جو تیرا خاص دلبر ہے
کرون اوسپر تصدق اپنی جان زار یا اللہ

پلادے وہ شراب تند مجکو عشق احمدؐ کی
کہ پھر نشہ نہ ٹوٹے حشر تک زنہار یا اللہ

جو ہین وسواس شیطانی دیگر حضرات نفسانی
بچانا شر سے تو اونکے یہ ہین اغیار یا اللہ

اور سب سے بڑھکے یہ مانگون نہو مولا تامل کچھ
نبیؐ کی ہووے رویت اور ترا دیدار یا اللہ

مجھے الفت تو اوسکی دے ہین جسکا دل سے پیرو ہون
محمدؐ فخر عالم قدوۃ الابرار یا اللہ

اوٹھا دے علم ہستی اور ادراک دوئی دل سے
سبق انتا انا کا بس پڑھا ہر بار یا اللہ

میری سب غیرت جاوے مجھے ہو عینیت حاصل
یہی کہتا ہون پھر پھر تجھسے بالتکرار یا اللہ

مراد عاجز کو وہان پہونچا تمنا جسکی ہی ہر دم
محمدؐ کا جہان ہے روضہ انوار یا اللہ

تمھارا دل سے ہون شیدا محمد یا رسول اللہ
دیکھا دے رخ میرے مولا محمد یا رسول اللہ

تمھارے وصل کے دارو کی ہر دم مجھکو خواہش ہے
پلادو اے شہ والا محمد یا رسول اللہ

نہیں ہے تاب فرقت کی جلون ہون مثل شمع کے
تپ فرقت سے ہون جلتا محمد یا رسول اللہ

نبی الہاشمی سنلی شفیع المذنبین سنلی
مدینہ کو مجھے بلوا محمد یا رسول اللہ

تمنا ہے مرا ہر دم زمین یثرب کی کب دیکھون
کوئی ایسا بھی دن ہوگا محمد یا رسول اللہ

ردیف یای تحتانی

لب اعجاز مسیحائی ہلاتے جاتے
گور کے مردونکو ٹھوکر سے جلاتے جاتے

قم باذنی کی صدا آتی ہے نعلینون سے
مردونکو دم مین مسیحا تو بناتی جاتے

تیری دیدار کا مشتاق ہون اے شاہ امم
رخ پر نور سے پردے کو اوٹھاتی جاتے

مثل ماہی کے تڑپتا ہون شام و پگاہ
شکل محبوبی ذرا اپنی دکھاتی جاتے

منتظر گوش ہین یان تیری صدا سننے کے
ہم سیہ کارونکو کچھ مُنہ سے سُناتی جاتے

ایسی کچھ ہوتی توجہ کی نظر بس شاہا
ہستی و ہم خودی میری بہلاتی جاتی

ہجر کی تاب نہین وصل کا دارو تو چکھا
دور ساغر ہمین اپنا تو پلاتی جاتے

درس ایسا ہمین ہے فخر مجھے ہو حاصل
اپنے کلمہ کا سبق مجھکو پڑھاتی جاتے

یا رسول عربی آپکے رہ کا ہون غبار

یہ مراد اپنی میرے دل مین سماتی جاتے

ذرہ کو آفتاب سمجھنا کمال ہے
صوفی نہین وہ غیر خدا گر خیال ہے

ناصح تو منع کرتا ہی کیون ہمکو بار بار
ہمکو جو بادہ یار پلاسے حلال ہے

وحدت کا یہ نمونہ ہی کثرت مین دیکھ لو
ہر شکل ماہرو مین اوسی کا جمال ہے

ہستی ہین نیستی ہین ہمین ہ رہست نیست
جو کچھ سوا خدا کی ہے وہم وخیال ہے

کون و مکان جو دیکھتے مثل حباب ہو
وہ لامکان ہی ہست بھی قیل وقال ہے

نیر نگیو مین وہ نہین پھنستے ہین بس دلا
اونکا ہر ایک لحظہ تو بس ایک حال ہے

دیر و حرم کلیسا کنشت ایک جان لو
سمجھو تو وہ ہی بدر ہی وہ ہی ہلال ہے

دی شربت وصال تمنا ہی روز وشب
فرقت سی تیری ہر گھڑی مجھکو ملال ہے

اس دہر سے نکل چلو یسرب کو ای مراد
ناحق کو کیون پھنسا ہی یہ ہستی کا جال ہی

آئی جدھر سی برق کی مانند اودھر گئی
مقراض موج دامن دریا کتر گئی

ہو وصل یار سی یہ تمنا ہی روز وشب
افسوس یو ہین عمر ہماری گذر گئی

دیر و کنشت مین ہو تمھین کعبہ مین تمھین
دیکھا پلک اوٹھا کے جدھر کو نظر گئی

عاشق نہ مرتی جیتے ہین سی ہین ایکسان
آئی قضا جو بھولسے سٹھرا کے گئی

وہ منہ نہین ہمارا کہ ایسا کرین کلام
اللہ کی تجلی سے روح اپنی بھر گئی

کعبہ مراد دل ہی اور بتخانہ نفس ہے

دونونکی سیر کرکے طبیعت بھی بھر گئی

عاشق تو ہی ہی صورت جانانہ ہی تو ہی
گلشن تو ہی ہی بلبل مستانہ ہی تو ہی

نیرنگیون کا دہر مین دیکھا عجیب ڈھنگ
ہر شمع آپ ہی بنا پروانہ ہی تو ہی

پیمانہ اور جام سے آتی تھی یہ صدا
پیر مغان تو ہی ہی اور خمخانہ ہی تو ہی

وحدت سے جلوہ گر ہوا کثرت مین ای مراد
ہشیار آپ ہی ہی اور دیوانہ ہی تو ہی

کافر جسے کہ بتاتے ہو میرا ہی نام ہے
اسلام اور کفر سے کیا مجکو کام ہی

امر و نہی کا جو کوئی پابند رہگیا
ملتا خدای پاک کا مشکل مقام ہی

دیر و حرم مین جلوہ ہمارا نمود ہے
کون و مکانمین اپنی ہی کیا دھوم دھام ہی

جبتک کہ محویت رہی ناہوت مین رہا
لاہوت کی مقام مین اپنا قیام ہے

مسجد کو شیخ پوجے برہمن صنم پرست
ان دونون بت پرستونکو میرا سلام ہی

جبروت جسکو کہتی ہین احمد کا ہی نشان
وحدت یہین تلک ہی خدا کا مقام ہی

کثرت یہانسی آگے ہے ملکوت کہتے ہین
نیرنگیون کا دیکھو یہان اژدحام ہی

آدم کی شکل ذات نے ناسوت مین ہی کی
اللہ کا جلوہ گاہ یہی بس مرام ہے

محمود جو کوئی گیا بس منتہی ہوا
کیونکر اوسی بشر کہون وہ ذوالکرام ہی

دونون جہانمین کون میان ہی تیرا کفیل
ہادی اور پیشوا تیرا خیرالانام ہے

آنا اور جانا کون ہے لاہوت کو مراد

دیکھو تو فخر دین کا ادنیٰ غلام ہے

مے ایسی پلا جو کہ مستانہ ہمین کر دے
مٹ جائے خودی میری ہستی نہ رہی باقی
مغلوب دوئی کر دے ہو جائے بس یکتائی
کہنے کو نہ خواہش ہے باقی نہ تمنا ہے
یاد لب گدائی دے یا تاج دم خسرو کا
دنیا بطلب غافل عقبیٰ بطلب عاقل

گیسو مین پھرون بیخود دیوانہ ہمین کر دے
بولو مین انا انت مستانہ ہمین کر دے
منصور کا ایکدم مین افسانہ ہمین کر دے
اے فخر تو اپنا ہی دیوانہ ہمین کر دے
بھائے جو تجھے مشرب شاہانہ ہمین کر دے
ان دونون کی الفت سے بیگانہ ہمین کر دے

اے پیر مغان تجھسے اپنی ہے مراد اتنی
دے جام چھلکتا جو مستانہ ہمین کر دے

زہے شان تجلی ابو تراب مہر تابان ہے
شباہت حسن و خوبی مین وہ یکتا ماہ کنعان ہے

علیؑ کا نام بھی نام خدا اکسیر راحت جان ہے
عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

کریم الخلق یعنی مصطفٰے محبوب یزدان ہے
شہنشاہ نبی جاہ و جلال شان سبحان ہے

اسد اللہ غالب کل غالب شاہ مردان ہے
ظہور حق کی حجت ہے دلیل صاف قرآن ہے

عجب مظہر عجایب ہے غرایب نورِ ایمان ہے
کہ جسکے در کا جبریل امین بے شبہ دربان ہے

ہوا ایسا نہ ہوگا دو جہان مین کوی سلطان ہے
سکندر ہے نہ دارا ہے نہ خسرو نہ سلیمان ہے

سراپا صورت و سیرت مین وہ بالکل انسان ہے
نہین اسکے کوی ہمسر ہرادِ شکل جانان ہے

مین عاشق بیدل ہون معشوق ہے ہرجائی | مجنون ہوا اکدم مین کھلا مجھے رعنائی
ہوتا ہون کبھی خندان رہتا ہون کبھی حیران | کیا حال دگرگون ہے بھائی مجھے رسوائی
اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے | ہر ذرہ وہی دیکھے ہے محو تماشائی
تو شافع محشر ہے تو ساقیِ کوثر ہے | اک دور دے ساغر کا مت جا شکیبائی
اکسیر کا کیا رتبہ پارس کی نہین خواہش | خاکِ درِ جانانہ ہے سرمہ بینائی
اور اوسی فارغ ہو سر سے وہ لگاتا تھا | ہے یاد ادا آتی ہو جاتا ہون سودائی
اوس حقہ نوری سے کیا دود جگر نکلو | [illegible] کی صدا کرتی اعجاز مسیحائی
دیکھی ہے ادا اپنی سب علم خودی چھوڑا | کیا کام کیا دم مین اللہ رے صف آرائی

بس اتنی تمنا ہے خالق سے ہرادِ اپنی
تا مرگ کہون منہ سے ہے فخر ہی مولائی

شگفتہ ہوی بوستان کیسے کیسے
اکڑتے ہین سروِ روان کیسے کیسے

مکان اوسکا ہی قاب قوسین او دنیٰ
ملک جسکے ہین پاسبان کیسے کیسے

غضب کے ہین مژگان کہ ہر دا قاتل
کھپے عاشق نوجوان کیسے کیسے

تیری زلف ہی یا کہ ہی دام ظالم
ہوئے صید یہان مرغ جان کیسے کیسے

گیا کوچۂ زلف مین دل یہ جسکا
موئے لیکے اجل وہ میان کیسے کیسے

جنون عشق مین ہمنے جاگیر پایا
دیکھائے ہین جلوے نہان کیسے کیسے

ہر اد اوسکی نیرنگیان لاتعد ہین
ہوئے سب پہ جلوے عیان کیسے کیسے

عاشق پاک باصفا چشتی
منظہر خاص کبریا چشتی

اونکا مداح ہی خدائے پاک
دیکھو ہی لوح پر لکھا چشتی

شرق سے غرب تک ہی اونکی دھوم
فیض جاری ہی جا بجا چشتی

جسپہ حیلہ سے اک نظر ڈالی
کردیا دم مین اولیا چشتی

اونکی اخلاق سیکھ لے آسان
بحر الفت مین ایکتا چشتی

کوئی سبحانی بولتا عاشق
ہی انا الحق تو بولتا چشتی

وہ ملا حق سے حق ملا اوس سے
کون کہتا ہی ہی جدا چشتی

رعد کیطرح بولتا ہے ہراد
وجد جبدم ذرا ہوا چشتی

کہنے سننے کو دہلی و اجمیر
ہر گھڑی رہتی باخدا چشتی

دیکھ تو عشق کی وہ ہین سپتلے ۔۔۔ محو حیرت ہین مبتلا چشتی

قادری اور چشتی ایک ہی ہین ۔۔۔ شمس خاور یہ مہ لقا چشتی

چشتیہ خاندان ہین کر بیعت ۔۔۔ دیگا حق سی تجھے ملا چشتی

خواجۂ دو جہان ابوالاسحٰق ۔۔۔ وہی موحد ہین ابتدا چشتی

خواجۂ خواجگان معین الدین ۔۔۔ اونسے جاری ہی سلسلہ چشتی

ہین شہید ادای قطب الدین ۔۔۔ ہر نفس رہتی ہی لقا چشتی

اونکا مداح خالق کونین ۔۔۔ لوح پر ہی لکھا ہوا چشتی

سرور اولیا فرید الدین ۔۔۔ دستگیر شہ ہدا چشتی

گرہی خواہان تیرا نظام الدین ۔۔۔ تو ہے محبوب آپکا چشتی

خواجۂ نور حق نصیر الدین ۔۔۔ شافع روزہ جزا چشتی

سبکا ہادی ہی بس وہی مرشد ۔۔۔ حامی دین مصطفا چشتی

دل مین بھی میری اور سینہ مین ۔۔۔ آنکھونمین ہر گھڑی کھپا چشتی

آئینہ دل کا غور سے دیکھو ۔۔۔ دمبدم اسمین ہی بسا چشتی

بادشاہون بھی کھین بڑھکر ۔۔۔ ہین تیری در کی بینوا چشتی

فقر کا علم اونکو ہے حاصل ۔۔۔ فیض برکت مین انتہا چشتی

فخر عالم ہین فخر دین بھی ہین ۔۔۔ اور مولا بھی ہی مرا چشتی

غیب سی آتی ہی ندا پیہم ۔۔۔ واہ وا واہ مرحبا چشتی

تو مرادون سے بھر مرا کچکول
تیرے ہی در کا ہون گدا چشتیؔ

زہے شانِ جنابِ غوث الاعظم قطبِ ربانی
جلالِ برزخِ کبریٰ لقب محبوبِ سبحانی

کبھی آدم کبھی حوا کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰ
کبھی احمد کبھی حیدر کبھی انوارِ رحمانی

کبھی مرغِ سحر گفتم کبھی طوبیٰ شکر گویم
کبھی شاہ [illegible] عالم محی الدین جیلانی

ظہورِ خالقِ اکبر جمالِ صاحبِ برہان
سراپا سیرت و صورت وجود ماہِ کنعانی

ظہورِ رحمتِ حق [illegible] کہ تو شاہا
زہے بخت غلامانِ حبیبِ خاص یزدانی

ذرہ دریا ہی عرفانی شہ کونین لاثانی
سگِ درگاہ تو باشد مراد ای نورِ صمدانی

یہی مذہب یہی ملت ہے اور ایمان ہے یہی
صورتِ یار جو ہی صورتِ یزدان ہے یہی

اپنی محبوب سوا غیر کا سجدہ ہے حرام
اپنا اسلام یہی مذہبِ رندان ہے یہی

جسنے دیکھا رخِ جانان کو یہ گھبرا کے کہا
مہرِ تابان ہے یہی ماہِ درخشان ہے یہی

خاکساروں کی لیٔ ایک ہے کمل ہو کہ شال
غور سے دیکھو اگر تاجِ سلیمان ہے یہی

ذاتِ مطلق جسے کہتے ہو ذرا غور کرو
احمدِ پاک یہی حضرتِ سبحان ہے یہی

سب پڑھو صلِ علیٰ اوس رخِ نورانی پر
سرورِ ہر دو جہان اور مہِ کنعان ہے یہی

جس گل اندام کے انداز کا شیدا ہے مراد
سرو بستان ہے یہی اور گلِ خندان ہے یہی

دیکھو تو عالم ہستی مین نمایان ہے وہی
جسکو کہتے ہو خدا صورتِ انسان ہے وہی

بے خبر سب مین چمکتی ہے تجلّی اوسکی
جوکہ ہر سو نظر آیا میرا جانان ہے وہی

دیر و کعبہ و کلیسا مین روان ہے جلوہ
کہین ظاہر ہے وہی اور کہین پنہان ہے وہی

کیون نہ دکھلائی دے عاشق کو جمالِ احمدؐ
جان و دل سے شہ کونین پہ قربان ہے وہی

مظہرِ ذات احد معنی لولاک لما
برزخِ پیر مغان مصحفِ رحمان ہے وہی

جوکہ اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
ہفت گردون ہے وہی اور مہِ تابان ہو وہی

جب نقابِ دوئی دل سے ہوئی میرے مغلوب
غور سے دیکھا تو بس حضرتِ سبحان ہو وہی

رات دن جسکے تصور مین تو رہتا ہے مراد
بادشاہِ عربی سرور سلطان ہے وہی

مکانِ لامکان اوسکا مکان ہے
نشانِ بی‌نشان جسکا نشان ہے

ہوالاول ہوالآخر وہی ہے | وہی ظاہر وہی باطن نہان ہے
علی اللہ کو جو غیر سمجھا | نہین صوفی وہ ملحد بدگمان ہے
وہی جسمین سمائی حق سمانا | یہی کہتا کدھر ڈہونڈھون کہان ہے
ہماری آنکھ سے دیکھو علی کو | نظر آتا ہمین ہر سو عیان ہے
ارم کا باغ ہی روضہ علی کا | کہ رضوان جسکے در کا پاسبان ہے
علی کے باغ کی سب خوشہ چین ہین | ملایک جن بشر تک باغبان ہے
نبی شمس الضحی عرض و سما کا | علی بدر الدجی کون و مکان ہے
نبی حاجت روا جن و بشر کا | علی مشکلکشاے دو جہان ہے
نبی نے لحمک لحمی کہا ہے | علی احمد کا روح و جسم و جان ہے
بھلا کس سے کہون راز حقیقت | علی کا عرش اعظم آستان ہے
نبی ہے رہنماے جملہ عالم | علی مولاے ہر پیر و جوان ہے
علی کی بو سب اشیا مین ہی چھائی | برنگ بو ہر اک گل مین دوان ہے
جو ذاکر اوسکی سے توقیر کرتا | علی پاک اوسپر مہربان ہے
مراد عالم نے سب چھوڑا وتیرہ | علیم یا علی ورد زبان ہے
ثنا کرنے سے ہی میری زبان گنگ | بیان اوسکا بیان بے نشان ہے

سگ درگہ مراد عالم ہے اوسکا
کہ جو شاہنشہ ہر دو جہان ہے

نشان و ادا کیا ہی نشان آپکا ہے
[illegible] آپکا ہے

کیا آپکو حق نے بیمثل پیدا
[illegible] نشان آپکا ہے

سزاوار ہی اب جو کچھ ہا تمکو کہیے
بلا شبہ احمد بیان آپکا ہے

چمن میں ہی بلبلیں نغمہ خوان ہیں
محمد یہ باغ جہان آپکا ہے

بشر کیا کری آپکی نعت سرور
خدا جبکہ خود مدح خوان آپکا ہے

جدھر دیکھتا ہون نظر تو ہی آتا
ہر اک شی سے جلوہ عیان آپکا ہے

ہی میراث میں جملہ عالم تمہارے
مکین و مکان و جہان آپکا ہے

تمہیں ہوگے موجب ہر اک بحر و بر کے
بہر رنگ پرتو کنان آپکا ہے

گئے جب ہمراد عرش اعظم پہ حضرت
خدا نے کہا آستان آپکا ہے

دل لیگیا پہلو سے دل آزار کھلاڑی
بیٹھا ہے نہیں بر میں کبھی غمخوار کھلاڑی

آیا جو کسی شکل سی غارتگر ایمان
گھر کر گیا دل میں وہ ستمگار کھلاڑی

اک وقت رہا ایسا کہ رہتے تھے ہم آغوش
اب ہجر کا آدی گیا آزار کھلاڑی

امید پہ ہم وصل کی جیتے ہیں ابھی تک
کر آ کے مسیحائی ہون بیمار کھلاڑی

پردے سی ہمیں منہ کو دکھا کر ہوا غایب
ہرگز نہ یہ جانا کہ ہے یہ یار کھلاڑی

آخر کو جنون نے کیا آوارہ مجنون
لیلی ہے سواری کہاں دلدار کھلاڑی

بس کاہش جان شعر کا کہنا ہے ہمراد اب

کر شغل وہی جس سے ملے یار کھلاڑی

آمد آمد ہو رہی ہے دو جہان کے شاہ کی
دل تو سجدہ کر کہ آمد ہے تیرے اللہ کی

بیقراری کو ہمارے چین آتی ہے وے
ہے سنی جبسے خبر آمد کے وجہہ اللہ کی

غنچۂ دل کیون شگفتہ ہو نہ میرا بار بار
ہے زیارت آج حاصل مجکو عالی جاہ کی

طور سینہ ہے ہمارا لحظہ لحظہ جلوہ گاہ
سامنے ہے گم یہان ہستی کلیم اللہ کی

یار کی ابرو ہمین تو ہر گھڑی ہے سجدہ گاہ
اب بزرگی کچھ نہین باقی ہے بیت اللہ کی

کیا ہی ابرو کیا ہی آنکھین کیا ہی زلف پر شکن
آہ کی جس جسنے پیدا اسنے رسم و راہ کی

اک نظر دیکھا امداد و سارم یہ ہستی سے مٹا
ہو گئی حاصل ہمین منزل فنا فی اللہ کی

جنون نے سمان وہ دکھایا مجھے
سوا یار کے کچھ نہ بھایا مجھے
یہان تک دیا فقر کا مرتبہ اب
کہ عبدیت حق بنایا مجھے

گیا عشق کے جب مدرسے مین مین — انا الحق انا الحق پڑھایا مجھے
کیا تونے احسان پیر مغان ہو — مے جام وحدت پلایا مجھے
دوئی کا لوازم گیا چھوٹ جب — فقط کلمۂ الحق سکھایا مجھے

مراد اوسکا شکوہ کرون کس سے مین
تپ ہجر سے کیا جلایا مجھے

عجب محبوب یکتا نازنین ہے — محمد فخر عالم فخر دین ہے
وہی مولا میر احمد وہ ہادی — وہی بس رحمۃ للعالمین ہے
بھر اعصیان سے ہون سر سے قدم تک — وہی بیشک شفیع المذنبین ہے
پھرے ہم لامکان تک جستجو مین — نہین ہمسر کوئی اوسکا کہین ہے
مقام لامکان ہے اوسکا مسکن — کہ دربان جسکا خود روح الامین ہے

مراد اوسے ادب کر سر کے بل چل
گلی اوس یار کی خلد برین ہے

اشک کا رنگ زعفرانی ہے — عاشقون کی یہی نشانی ہے
آہ اک سرد دل سے اوٹھتی ہے — درد پہلو و ناتوانی ہے
خواب و خور ہوگیا سبھی مغلوب — مٹ گیا عالم جوانی ہے
وصل جانان سے جب ہوا ای دل — ارنی ہے نہ لن ترانی ہے
لا سے ہستی کو جب کیا بیکار — یار اثبات اور فانی ہے

وصل ہی محویت اور ہجر ہے جذب — کہ انا الحق بھی اب زبانی ہے
جبکہ کثرت سے ہو گئی وحدت — پھر تو قصہ ہی سب کہانی ہے
اوسی وحدت کی سب یہ کثرت ہے — غیر کہنا یہ بدگمانی ہے

ذات مطلق کبھی صفات ہوا
بہر تعلیم خاندانی ہے شہ

ہو گئی امید ہمکو ساقی گلفام سے — اب نہیں محروم رکھیگا وہ [illegible]
خوش نہیں آتی نہیں ہر ایک کی گفت و شنید — کام ہمکو ہر گھڑی ہے یار کے [illegible]
ہستی موہوم میں افسوس ہم آکر پھنسے — جب تلک خواب عدم تھا کیا [illegible]
عشق کا بندہ ہوا مذہب کو ہے سیر اسلام — کچھ غرض مجھکو نہیں ہے کفر اور اسلام سے
سوئے خمخانہ چلونگا جام مے کیواسطے — شوق سے آئے ہو منو باندھی ہوئی احرام
ماہ اور خورشید شامل ہیں برائے اک نظر — وہ ذکات حسن بیٹھا بانٹتا ہے بام سے
اس قدر الجھا ہے دل ہرگز سلجھنے کا نہیں — یار نے باندھا ہے دلکو گیسوؤں کے دام سے
خاک ہی جامہ تن خاک ہے بستر مرا — خاکساری عیش ہے کیا کام ہے آرام سے

روز روشن منہ کو دلبر کے کہوں کیونکر ہوا
زلف کو تشبیہ میں دوں کس طرح سے شام سے

دل کا مضمون سب زبانی ہے — ہر گھڑی لب پہ یہ کہانی ہے
[illegible] — خانۂ دل میں جسکے جانی ہے

وہ [illegible] پھر الفت مین — موج سی اوسکو دل بھی پانی ہے
زرد رو اور چشم تر رہنا — عاشقونکی یہی نشانی ہے
کفر اسلام سے نہین کچھ کام — نام سبحانی اور نہ بانی ہے
آج سبحانعلی میرے گھر مین — آج اوس شہ کی میہمانی ہے

پانون دھو دھو کے اوسکے پی تو مراد
کون نعمت اب اوسکے ثانی ہے

خوب توحید ہمنے جانی ہے — وہی اثبات وہ ہی فانی ہے
نام ایسا ہے ذات کا ہر بار — دل پہ سو بار اور گرانی ہے
جبکہ سمجھے نہ غیر حق کوئی شے — تب بھلا کس سے لن ترانی ہے
بوجھ اسمونکا اوٹھ نہین سکتا — اسقدر دل کو ناتوانی ہے
ایک سے سو اور کے آگے ایک — دو کا کہنا یہ بدزبانی ہے
جبکہ تصویر لوح دل پہ کھنچی — وہی جانان اور وہ ہی جانی ہے

جب سے آنکھون مین وہ بسا ہے مراد
نام سبحانی کا زبانی ہے

کب تلک شکر یار کا کیجے — جب تلک دم ہے دم بھرا کیجے
جتنا چاہے کرے وہ جور و جفا — تجکو لازم یہ ہے دعا کیجے
وہ جو نار جحیم مین چھوڑ دے — وان بھی محبوب کی ثنا کیجے

اعضا اعضا میرا کرے وہ قلم
جب تلک علم تیرا ہے تجھ مین
جبکہ عاشق سے تو ہوا معشوق
غیریت اور خودی مٹی تیری
ذات مطلق ہو برزخ کبری ؑ

جب بھی منہ سے نہ کچھ کلا کیجے
یار ہی یار بس رٹا کیجے
حق انا شوق سے کہا کیجے
کوچہ کوچہ ہی صدا کیجے
آپ انا اللہ اب کہا کیجے

ہوکے گوشہ نشین شاہ مراد
دل سے دلدار کو جپا کیجے

بیتاب ہو رہا ہون کیونکر سہون جدائی
لیتا خبر نہین تو کیسی ہے آشنائی

بیمار ناتوان ہے لب پر ہے جان مضطر
لیتا ہے سانس اولٹی عیسی کی ہے دوہائی

تیرے نگہ نے مجکو ظالم کیا ہے زخمی
سسکون ہون اور تڑپتا کیون کی ہے بیوفائی

تیر نگاہ تیری دل مین چبھی ہزارون
سینہ سے درد اوٹھتا ہوتی نہین سمائی

خواب وخور آپ اب تو بھولا مراد ہمکو
جدھر سے مہ جبین سی ہمنے نظر لڑائی

نہین اوسکے ہمسر کوئی ماہرو ہے
مجھے جسکے ملنے کی بس آرزو ہے

تن اور جان ہے ایک ہو کی شئی
یہ ہستی بھی اوسکی وہی ہو بہو ہے

کسی نے نہین کچھ پتا اوسکا پایا
غلط ہے جو کہتا ہے وہ شمع رو ہی

عجب ہمنے میخانہ ہوکا دیکھا
نہ مینا نہ ساقی نہ جام و سبو ہے

تامل نکر قتل کرنے مین دلبر
تیری تیغ آگے ہمارا گلو ہے

وہی سینہ و دل مین بیٹھا ہی پیارا
مراد اب کسے ڈھونڈھتا کو بکو ہی

جدھر دیکھتا ہون صنم روبرو ہے
ہر اک شئے کو دیکھا وہی ہو بہو ہے

نقاب دوئی کو کیا چاک جدم
مکین و مکان سب جہان ہاؤ ہو ہے

تامل سے دلمین کیا غور مینے
رگ و پے مین مولا میری تو ہی تو ہے

نہین غیر خمخانہ ساقی و مطرب
وہی روے مینا و ساغر سبو ہے

بہار جنون کا عجب ہے یہ رتبہ
گدا شاہ ہوکر پھرا کو بکو ہے

گئی جب عدم سے گذر قید ہستی
بنا شکل انسان ہوئی آبرو ہے

ہوا عشق سے دل میرا پارہ پارہ
نہ مرہم کی حاجت نہ کار رفو ہے

کرون یار پر اپنے قربان یوسف
دو عالم مین ایسا نہین خوبرو ہے

بھلا کیون نہو اب مراد اوسکی قربان
کہ ایسا نہین دلربا چارسو ہے

تمہین وصل کی اب تمہین آرزو ہی | رگ و پی مین یکھا میان توہی تو ہے
تمہین بھول سب ولی صوم و صلوٰتین | نہ تسبیح اتقوی نہ ظاہر وضو ہے
تماشا عجب دیر مین ہمنے دیکھا | بتون کی زبان پر تیری گفتگو ہے
ہوئی لاکھون ہی اوسپہ پروانہ صورت | ہر اک انجمن مین توہی شمع رو ہے
شہا تیری قدمونپہ سر کا جھکانا | ہماری لیئے باعث آبرو ہے
تجھے ذبح کرنا جو منظور ہووے | تامل نکر میرا حاضر گلو ہے

مراد اب کسی سے نہ کہہ راز باری
زبان بند کر یہ عجب گفتگو ہے

سر دفتر لکھا طغرا محمدؐ فخر عالم ہے | یہی ہے لوح پر کندہ محمدؐ فخر عالم ہی
شہ لولاک کی سیرت محمدؐ پاک کی صورت | گہر دریای وحدت کا محمدؐ فخر عالم ہے
یہی سرو قد رعنا قمر طلعت رخ زیبا | سراپا نور کا پتلا محمدؐ فخر عالم ہے
یہی شان اور یہی عظمت یہی ہیبت یہی عزت | زہی وہ مہ رخ کبرے محمدؐ فخر عالم ہے
خزانہ کنت کنزاً کا جو مخفی تھا مجھے بخشا | میرا ہادی میرا مولا محمدؐ فخر عالم ہے
بھرا فیضان سی سینہ ہزارون کردی عارف | عجب عرفان مین یکتا محمدؐ فخر عالم ہے

مراد اب مشعل پروانہ جلی ہی عشق مین اوسکے
شمع رو او سی والا محمدؐ فخر عالم ہے

یار اسی دل سے تو کیا ہے | ایک دم آنکھ پہ بیٹھا ہے

دور سے گر نظر پڑے دلبر — دور کر آپکے سر جھکا دیجئے

یا الٰہی یہی تمنا ہے — میرے محبوب سے ملا دیجئے

تپ دوری سے جل رہا ہے دل — رخ سے پردہ ذرا اوٹھا دیجئے

آپکے آنے مین تامل ہو — مجھ گنہگار کو بلا لیجئے

یا الٰہی دعا ہو یہ مقبول — اس فنا کو میرے بقا کیجئے

یا نبی درد دل سے بیجان ہون — مجھ سے بیمار کی دوا کیجئے

یا نبی مین پھنسا ہون ظلمت مین — قید ہستی سے بس رہا کیجئے

یا نبی روز و شب مراد یہ ہے
اپنے دامن سے مت جدا کیجئے

شب و روز دل مین بسا ہر وہ ہے — نہین اب کسی کی ہمین جستجو ہے

وہی شکل منصور تھی دار پہ بھی — انا الحق انا الحق یہی گفتگو ہے

اوٹھا جوش وحدت کا دل سے ہماری — نہ خواہش ہے کی حرص سبو ہے

ہماری تجلی رہی طور پہ بھی — ہوا کوہ سر میں ہی آبرو ہے

ہے وحدت وہی اور کثرت وہی ہی — ترے عاشقون کی یہی گفتگو ہے

خبردار جو ہے تصوف سے کچھ بھی — وہ کہتا ہے توحید کو کو بکو ہے

مرادون سوا اے فخر بھر میرا دامن
پلا جام وصلت یہی آرزو ہے

آہ کھینچون تو فلک پر مہ انور جلجاے ؎
پھیتی انگارے کی ہونے لگی اختر جلجاے

الف قامت بالامین وہ نالہ کھینچون ؎
قمری و فاختہ و سرو صنوبر جلجاے

دل سے باہر جو تجلی کی ہو ذرہ گرمی ؎
شمس گردون میں چھپے آن میں خاور جلجاے

ہاے مین ہو جو کرون باد صبا چیپت ہو
بادبیان سے جلے اور بھی صرصر جلجاے

زلف جانان کی جلالی سے اوٹھا دیوین نقاب
کل اشیا بجند اصاف برابر جلجاے ؎

زلف جانان کی وہ خوشبو ہے کہ اللہ اللہ
مشک کا خشک ہو خون رشک سے عنبر جلجاے

مسجد و دیر کلیسا و کنشت و کعبہ ؎
آتش عشق بھڑک جاوے تو گھر گھر جلجاے

دن جلے رات جلے صبح جلے شام جلے
جسنے یون ہمکو جلایا ہے وہ کافر جلجاے

ہے وحدت ہی سے ہے وہ آگ کہ اک قطرہ سے

شیشہ جلجاے صراحی جلے ساغر جلجاے ٭

بھول کر عشق کی میدان مین آجاے اگر
رستم و بہمن و سہراب دلاور جلجاے ٭

سوز دل کا نکر اظہار بہت ابتو مراد
خوف ہے یہ کہ سخن کا کہین دفتر جلجاے

اللہ کون گھر مین مہمان ہین ہمارے
کیونکر نہ اوسکے در کو سجدہ کرین ملائک
محبوب کبریا ہین سلطان انبیا ہین
عاشق سے مقتدا ہین عارف کی پیشوا ہین
آنکھونکی بھل ہین جاؤن یثرب کی خاک پاؤن
احمد کو جبسے دیکھا رتبہ ہی یہ ہمارا

جبریل سے ملائک دربان ہین ہمارے
جس گھر مین رونق افزا سلطان ہین ہمارے
ساقی آب کوثر ایمان ہین ہمارے
مظہر خدا کے اول جانان ہین ہمارے
زاغ البصر ہو سر ارمان ہین ہماری
دونون جہانکی عالم قربان ہین ہماری

مرشد تو اپنا رہبر کسکو مراد سمجھا
وہ لعل فخر دین کی سبحان ہین ہمارے

لا بیان و بیان مین تو ہے
تجکو پایا محیط ہر شئے مین ٭
اندرون و برون نہان و عیان
دیر مین ہے سنا تیرا کلمہ

بے نشان و نشان مین تو ہے
جلوہ گر دو جہان مین تو ہے
جسم مین تو ہے جان مین تو ہے
ہر بتون کی زبان مین تو ہے

ہستی و نیستی بہار خزاں
ایک سان ہر زمان مین تو ہے
دل مین جب ڈوبا تب یہی دیکھا
احدی پاک شان مین تو ہے

خوب دیکھا بغور شاہ مراد
پیر و مرشد سبحان ہان تو ہے

لابیان کا یہ بیان کس سے بیان کیا ہووے
راز مخفی جو ہے اللہ رے عیان کیا ہووے

خوش چلین عشق کی مے جسنے کہ پی ہے اکبار
جوش کھا کرا دل آتی ہے یہان کیا ہووے

جسکو وحدت کا یقین ہووے تو کب کثرت ہو
کُلِّ اشیا مین میان وہ یہ روان کیا ہووے

جسنے ہستی کو کیا پہلے ہی اپنے بیکار
لا کا صیغہ جو پڑھا دونون جہان کیا ہووے

ہاے ناسوت مین افسوس پھنسے ہم آکر
بھول اپنے کو گئے دیکھین میان کیا ہووے

جسنے گلزار طریقت کا تماشا دیکھا
اوسکو پھر خلد برین باغ جنان کیا ہووے

ابتو لاہوت ہوا چاہتا ہے دم مین مراد

حق سو اور بھلا اُسکو وہان کیا ہوئے

وحشت دیکھا رہی ہی بیابان نئی نئے
آخر جنون نی پھاڑی گریبان نئی نئے

اک گلعذار غنچہ دہن پر پڑی نگاہ
گل کہل رہی ہین جیسے گلستان نئی نئے

کیا کیا ہی کیفیت چمنستان یار مین
بلبل نئی نئے گل خندان نئی نئے

مدفون جب ہوا ہین گلستانمین گل کی پاس
آئی ہمارے گور پہ جانان نئی نئے

دیکھا تو اوس زمانہ مین کچھ رنگ ہی ہی اور
مضمون نئی نئی ہین غزل خوان نئی نئے

احول نگاہ کو نہین آتا ہی اک نظر
دیکھین ہین چرخ پر مہ تابان نئی نئے

عاشق سی دل ہرا دترپتا ہی ہجر مین
کیون تجکو یار چاہیے سامان نئی نئے

ادا سب سے جدا ہے بیوفا کی
نہو جاوے کہین عادت جفا کی

یہانتک اوسکے پاؤن پہ جھکا سر
نمازِ عشق بھی ہمنے ادا کی

مریضِ عشق ہون بالین پہ آجا
قسم دیتا ہون مین تجکو خدا کی

الٰہی اور بھی سُن التجا کو
مجھے سیرت دی مولا مرتضےٰ کی

الٰہی تیسرے اسکا ہون مشتاق
دیکھا رویت شہید کربلا کی

کہے تو جسکو ام الانبیا رب
جگر گوشہ وہ ہین شاہ ہدا کی

مقدر مین ہو اوس دامن کا سایہ
تمنا ہے یہی مجھ بینوا کی

نہین اوسکے سوا مانگون ہون تجھسے
زیارت ہو محمد کے لقا کی

ھراداب شوق سے وہان چلکے دل آہم
جہان سے ہے قبر شاہ دوسرا کی ہ

جسے کہیے مکان وہ لامکان سے ہے
خدا جانے وہ کسکا آستان ہے

نہیں کچھ فہم مین آیا کسی کے ہ
میرے محبوب کا رازِ نہان ہے

جسے ثابت ہوا [illegible] اقرب
وہی بس دیکھتا ہر سو عیان ہے

نہین لگتا پتا اوس بے نشان کا
کدھر ڈھونڈھون وہ ہرجائی کہان ہے

ھراداب جسکے درکا تو ہے خادم
وہ سلطان المشایخ بیگمان ہے

صد شکر یہ کہ دین ہے ہمارا محمدی
اللہ کے قریب ہے پیارا محمدی

گل ہوگیا فلک پہ چراغ آفتاب کا
روشن ہوا ہے جبسے ستارا محمدی

عصیان سے اور حساب سے وہ پاک ہوگیا
جسکو ذرا ہے کچھ بھی سہارا محمدی

لاکھون ولی و غوث ہوئے کیسے کیسے واہ
کیا دین پاک رب نے سنوارا محمدی

جنت مین بیحساب چلا جاوے وہ بشر
کردیوینگے جسے وہ اشارا محمدی

بجھ جاوینگے وہ نار جہنم کی ایکبار
مارینگے ایکبار جو نعرا محمدی

ہیبت عمر کی چھائی تھی کہ شرق تا بہ غرب
جسدم بجایا دین کا نقارا محمدی

بنیاد کفر کی مٹی اسلام ہوگیا
لاکھون ہوئے یہود و نصارا محمدی

ابتک ظہور دیدۂ قادر کا دو جہان
کہتے ہر ایک پیر ہمارا محمدی

کہیکے خطاب امتی عاصی کو کردگار
کس پیار سی ہر اک کو پکارا محمدی

زندہ ہی جسکے دل مین حبیب خدا کا نام
بیشک مراد وہ ہے دولارا محمدی

غضب ہی شوخ ہی اور مہ جبین ہے
بھلا دیکھو یہ کیسا نازنین ہے

جہانمین ہر طرح مین ڈھونڈھ آیا
نہین ہمسر کوئی اوسکا کہین ہے

جلایا سینہ دل کو ہمارے
اوسے مین کیا کہون صد آفرین ہے

قیامت حسن ہی اللہ اکبر
کہ عاشق جسکا رب العالمین ہے

مراد ہر دم اوسیکا ہی تو شیدا
کہ دربان جسکے در کا بس امین ہے

اللہ ری کیا چمکتی ہے دلبر مین روشنی
ہرگز نہین ہی وہ مہ انور مین روشنی

خورشید زرد رو ہوا خجلت سے اسقدر
خاکہ فقط رہا نہ تھی خاور مین روشنی

جو لامکان مین نور تھا وحدت کا جلوہ گر
آئی اوسیکی میری پیمبر مین روشنی

جو روشنی ہے میری نبی الکریم مین
ہی وہ نہ کوئی شئی مین نہ اختر مین روشنی

مہ مار مین کہان اور شب قدر مین کہان
دیکھی جو مینے زلف معنبر مین روشنی

آدم سی لیکے جملہ نبی اور مسیح تک
اونمین کہان ہے جو میرے سرور مین روشنی

جو روشنی ہے سید ابرار مین مراد
آئی وہی ہے مرشد رہبر مین روشنی

دورِ فلک نے کیسی نیرنگی یہ دیکھائی ٭ ٭
عشقِ بتان سے دلمین اک آگ سی لگائی

بیہوش کر دیا ہے سرسام کی ہے صورت
مینا کو ہاتھ مین سے وحدت کی مے پلائی ٭

سب مٹ گئی تمنا باقی نہ آرزو ہے ٭
نہ تاب وصل کی ہے نہ طاقتِ جدائی ٭

دل وان ہمارا پہنچا اک بے نشان کو گھر مین
تب بھی نشان نہ پایا نہ وان ہوئی رسائی ٭ ٭

سنتا ہون تو تھا واحد کثرت مین کب سے آیا
وہ پیارے کیا ہوئی سب اب تیری ایکتائی

جب لامکان کا صیغہ گردانا ایک مدت ٭
وحدانیت زبان پر اک لحظہ میرے آئی ٭

اوّل نیاز تھا مین اب ہون مراد بیشک
جھگڑا دوئی کا چھوٹا جسدم خودی گنوائی

مسیحا کے مسیحا کا مکان ہے
عجب ہے شان محبوبِ خدا کی
مدینہ جسکو کہئے رشک فردوس

فلک جسکے مکان کا سایبان ہے
کلیم اللہ جسکا پاسبان ہے
سدا رضوان وہانکا باغبان ہے

ملک سے جانتا اوس گھر کی توقیر
سدا آنکھیں بچھاتا بیگمان سے
ظہور حق ہین وہ حجت ہین کامل
ہمارے واسطے کافی بیان ہے
احد احمد ہین سے ہیں فرق اتنا
کہ پردہ میم کا اک درمیان ہے

ہوا اوس دام ہستی سے نکل چل
نہین کچھ فائدہ بالکل زیان ہے

سر و پا اولیا سبحان علی
مظہر کبریا سبحان علی
جسنے دیکھا تہو معین الدین
دیکھ لے جا لقا سبحان علی
صاحب عصر وان کونین ہے
ہے عیان جا بجا سبحان علی
جملہ خواہش ہوی میری مغلوب
جی مین جیسے بسا سبحان علی
نور سے اوسکے مہ کو خجلت ہے
کیا ہی صل علی سبحان علی
بھول جاتی زلیخا یوسف کو
دیکھتی گر ذرا سبحان علی
سخت ہے بیکلی میرے دل کو
رخ سے پردہ اوٹھا سبحان علی
فخر دین کے لئے نکر انکار
ہو مین بندہ تیرا سبحان علی
امر صوم وصلوٰۃ ورد زبان
سب یہ بھولا میرا سبحان علی
جب سے دیکھا جمال پاک تیرا
تب سے ہون مبتلا سبحان علی
مجھکو مت در بدر پھرا شاہا
اپنے در پر بلا سبحان علی
خاتمہ ہو ہمارا زیر قدم
ہے یہی مدعا سبحان علی

حال سُن سے مراد کا مولا
عرض جو کچھ کیا سبحان علی

سرور دو جہان سبحان علی
ہادیٔ انس و جان سبحان علی

ذات پاک اور مجمع اوصاف
آسمان آستان سبحان علی

خلق احمد جمال مرتضوی
جا بجا ہو عیان سبحان علی

باغ نبوی کا وہ گل رعنا
کلمۃ الحق زبان سبحان علی

سینہ و دل ہین اور ہر اک رگ مین
اعضا اعضا نہان سبحان علی

نور اوسکا مراد ا ظہر ہے
پاک ہے وہ میان سبحان علی

ہمین تو دیکھکر واعظ حرم مین خود اکڑتا ہے ؎
سُناتا ہے وہ افسانہ بناکے مُنہ جھگڑتا ہے ؎

نہ جنت کی مجھے خواہش نہ دوزخ کا ہے ڈر مجھکو
مین پیر و عشق کا باعث عبث کیون پیچھے پڑتا ہے

مجھے میخانہ جانے سے عبث ہے روکتا ناصح ؎
نہین کہنا کسیکا اب ہمارے دلمین گڑتا ہے ؎

ذرا اب غور سے سمجھو کہ مے پینے سے ہوتا کیا
ٹپکتا مُنہ سے جو قطرہ ہے بس اک نور جھڑتا ہے

بہت رغبت مین دیتا ہون کہنے کو چھوڑ چل مسجد
اودھر جانے کو کیا کہتے اُنھین یہ دل اودھر تا ہے

مرادیہ مے ہے کر سرشار اے پیر مغان ہردم
صدا اُس سُن کے حیران ہی ہمیشہ جی بگڑتا ہے

تیری عشق نے کیا سکھایا مجھے
انا الحق کا کلمہ پڑھایا مجھے

میری خانۂ دل مین ہو کر کہین
مکان لا مکان سب دیکھایا مجھے

دیا مجھکو معراج کا مرتبہ
کہ عرش برین پر چڑھایا مجھے

کہون کیا کہا تک مجھے لیگیا
دنی سے بھی آگی بڑھایا مجھے

مین خواب عدم مین تھا چین سے
بکھیڑے مین یان لا پھنسایا مجھے

مقابل مین جب قاب و قوسین سے
پھر ادنیٰ سے لیجا ملایا مجھے

یہان سے وہان تک تیری ماسوا
نظر اور کوئی نہ آیا مجھے

وہان بھی مین ہون او یہان بھی مراد
یہ دھوکے مین کیسا پھنسایا مجھے

ترچھی نگاہ یار دیکھائی چلے گئے
روکھی ہزارون بات سنائی چلے گئے

انکار ہمسے رکھتی تھے ملتے تھے غیر سے
دلکو ہماری روز جلائے چلے گئے

ہمتو ہمیشہ یاد مین رہتی تھے آپکے
افسوس ہمکو آپ بھلائی چلے گئے

دن کو نہ ہمکو چین نہ راتو نکو خواب ہے
جور و جفا ہمیشہ اوٹھائی چلے گئے

خواب عدم سی ہمکو جگایا نہ ایک پل — غفلت کے گھر مین ہمکو سلا ہی چلے گئے
دیدار سی ہوتا کہ مشرف کوئی بشر — پردہ کو رخ سی آپ اوٹھاے چلے گئے

وہ پہونچیا نہ پہونچی تجھے اس سی کیا مراد
سر کو قدم پہ اوسکے جھکاہی چلے گئے

سوئے قرب سر کے بل لازم ہی چلنا چاہیے — تربت محبوب پر آنکھونکو ملنا چاہیے
ہند مین لگتا نہین جی ان سکلی ہی جان کو — کوئی صورت سی یہانسی اب نکلنا چاہیے
ہر نفس ہر ایک لحظہ انتظار یار مین — شمع ورخسار پہ پروانہ جلنا چاہیے
اک تجلی دیکھکر موسی گرے تھے طور سی — عاشق بیتاب کو اس جا سنبھلنا چاہیے
قلزم دریا کو لیکر مثل قطرہ کی رہون — جو کہ ہو کم ظرف بس اسکو اوبلنا چاہیے

اس زمانہ کی ولی سب گور مین سوئی مراد
ہو رہا دار الحرب اونکو نکلنا چاہیے

پھنسا دل میرا زلف مین یار کے — ہوا قید مین اک ستمگار کے
نہ کچھ حور و غلمانہ جنت سے کام — مجھے چاہیے بس گلی یار کی
نہین گل کی خواہش نہ گلشن سی کام — نہ حاجت چمن کی نہ گلزار کی
کہ شمشاد ہو یا کہ سرو سہی — کرے ہمسری کیا قد یار کی

مرادا ایسا وہ کام کر بالضرور
کہ صورت نظر آئے دربار کی

دھوم تھی تیری دلربائی کی — وہ موا جسنے آشنائی کی

حسرتِ وصل کی تمنا ہے — نہ دیا آہ بیوفائی کی

رفتہ رفتہ جلا دیا ہمکو — عشق نے کیا ہی رہنمائی کی

اوسکے گیسو مین دل پھنسا جسکا — کوئی صورت نہین رہائی کی

محو حیرت خیالِ یار تھا مین — اوسنے افسوس کج ادائی کی

جسنے ہستی کو کر دیا معدوم — اوسنے گھر بیٹھے بس خدائی کی

حق پرستی مراد ہے دستو
خود پرستی و خود نمائی کی

بلبل کی قبر ہو گل گلزار کے تلے — عاشق دفن ہوئی جو گل خار کے تلے

دی ہو اسی امید و تمنا مین اپنی جان — مرقد میری ہو سایہ دیوار کے تلے

دیکھا ہمین تو زلف کو رخ پر گرا دیا — بل کھا کے من چھپا ہی لیا مار کے تلے

دیکھا ہی جسنے خالِ رخِ یار کا کہین — کتنے پھپولی توڑی ہی دل زار کے تلے

قاتل نی کیا سلوک کیا میری ساتھ آہ — لٹکا یا میرے سر کو سر دار کے تلے

گیسو کا قرب کیا ہی رخ یار سے ہوا — مشکِ ختن کا ڈانڈا ہی تاتار کے تلے

گر ذبح تو مراد کو ای شوخ شوق سے
گردن جھکائی ہین تیری تلوار کے تلے

کس ادا سے یار آئے چل دئے — سامنے پردہ اوٹھائے چل دئے

خانۂ زنبور میرا دل کیا
تیر مژگان کا لگا کے چل دے

ہم تو تیرے یاد مین رہتے سدا
آپ بس ہمکو بھولا کے چل دے

تمکو گر ایسا ہی کرنا تھا صنم
کیون بہلا دلکو لگا کے چل دے

آنسوون سے بھر گیا دامن میرا
اسقدر ہمکو رولا کے چل دے

منتین کرتا تھا اور پڑتا تھا پانون
جبہ پہ تیوری چڑھا کے چل دے

کیا خطا مجھسے ہوئی ہی ترش رو
سامنے سے منہ چھپا کے چل دے

اوٹ مین بیٹھی تھے ہمکو دیکھ کے
اک بیک چلون گرا کے چل دے

برق کی مانند کیا ہے گو نجتا
آنکھو نسے جھپکی بتا کے چل دے

تھی تمنا وصل جانان کی مراد
واہ وا گھر میرے آ کے چل دے

رخ یار جبسے کہ دیکھا ہے تا نزع منتظر ہی رہی
نہ تو ہوش ہے نہ حواس ہے مجھے ایسی بیخبری رہی

گئے میرے مین ہوا تو ہی تو نہین غیریت کا لباس ہے
انا انت مین نے سبق پڑھا کہان اوسکی جلوہ گری رہی

دیا میںنے ہستی زکوٰۃ مین دُرِ بیبہا لگا ہاتھ مین
مٹی پل مین ساری خودی میری اوسی سمجھا حق نظری رہی

پڑا سایہ اوسکی نگاہ کا میرا علم ہستی بھی محو ہوا

وہ حبیب تھا وہ حبیب کا نہ تو حور اور نہ پری رہی

میان عشق شاہ مراد کی سبھی استخوان جلا دیا

اوٹھا درمیا نکا نقاب اب نہ ازل کی پردہ دری رہی

بنا عاشق کی ہے سب خود نمائی
اگر ہون لاکھ عاشق تو روا ہے
جو تھا اول وہی آخر ہے بیشک
محمد پاک کے سایہ جو ہوتا

ہوئی محبوب کو اب ایکتائی
نہین محبوب دو ہوتی ہین بھائی
جو دو سمجھا دوئی اوسمین سمائی
احد کہتا تو ہوتی روسیاہی

مراد اس غیرت کو چھوڑ یل مین
نہو محبوب سے ایکدم جدائی

ہر ذرہ ذرہ بوقلمون میرے پیارے کا اوجیالا ہے
خورشید سی بڑھکے ہے جلوہ مہتاب نہان اندھیالا ہے

جسنے وحدت کی مے چکھی وہی پکا ستوالا ہے
ہستی کو چھوڑ ملاحق سے اوسکا کیا ڈھنگ نرالا ہے

توحید کا جسنے سبق پڑھا بیشک وہ سب اعلیٰ ہے
منصور وہی تبریز وہی گھر اوسکا عالم بالا ہے

ساقی ہے وہی بادہ ہی وہی مینا ہی وہی اور پیالا ہی
کہین بزم ہوا کہین رقص کیا وہ آپی گا دن والا ہے

کہین شیخ بنا مسجد مین بیٹھا زنار گلے کہین ڈالا ہے
وہی شاہ مراد فخر صورت وہی گوپین وہی برج والا ہے

ان مذہبون سے ملت رندانہ خوب ہے
یوسف سے بڑھکے میرا یہ جانانہ خوب ہے

میری جنون کا شور ملایک نے جب سنا
کہتے فلک پہ حق سے یہ دیوانہ خوب ہے

اے مومنو خدا کیلیے التجا سنو
بگڑا ہی یار اندنون سمجھانا خوب ہے

ناز و ادا سے سر پہ دھری کج کلاہ وہ
پہونچا لباس آج وہ شاہانہ خوب ہے

مشکل مین ہی شریک اگر ہی عدو دی نفس
ایگانون سی ہزار وہ بیگانہ خوب ہے

اوس شمع رو نے آپکو دم مین جلا دیا
ہم عاشقون سی عاشق پروانہ خوب ہے

سنتے ہین نار ہوگئی گلشن خلیل پر
یہ شرط عاشقی نہین جل جانا خوب ہے

اتنے مین اوسکو ڈھونڈھنا ارنی کہا کلیم
ایسونکو لن ترانی کا بس آنا خوب ہے

واعظ تو پند نامہ نصیحت کو ہے کرے
محبوب کا سنا مجھے افسانہ خوب ہے

کنج قفس مین قید تو صیاد کیون کیا
اس زندگی سی ہمکو تو مرجانا خوب ہے

مسجد مین بیٹھہ زور تو کیون کرتا ہی مراد
پیر مغان کا اس سی تو میخانہ خوب ہے

عشق یثرب کو مجھے لیچل خدا کیواسطے
سید الثقلین شاہ دوسرا کیواسطے

کس سی ہو توصیف احمد پاک کی ای مدح خوان
نور کی لاوے زبان اوسکی ثنا کیواسطے

شمس کی رجعت کو لیکر شاخ گل کی ہو قلم
غنچۂ اختر کا نقطہ جا بجا کیواسطے

آب کوثر سے زبان کو دھوے اپنے ذاکری
نعت لکھ خامہ شہ دین صفا کیواسطے

جی اولجھتا ہے نہ اس ہستی موہوم سے
بیکلی رہتی مجھے دار البقا کیواسطے

مجھکو کافی ہے تیرے دامان کا سایہ یارسول
کیون کرین ہم التجا احمد لوا کیواسطے

ذورق گردون نہ ڈوبے تھام لو روح الامین
موجزن ہے اشک میرا مصطفی کیواسطے

یا الٰہی یہ تمنا ہے دیکھا اوسکا جمال
دل تڑپتا ہے حبیب کبریا کیواسطے

عشق اپنا دے تمنا ہے یہی میری اے ذوالجلال
شافع روز جزا اخرالورا کیواسطے

ہون پھنسا ناسوت مین لاہوت دکھلادے کریم
ہادی کون ومکان شاہ ہدا کیواسطے

لنت کنزاً کا خزانہ کر عطا اے ذوالکریم
بادشاہ دوجہان بحر سخا کیواسطے

ہجر کا بیمار تیری زیست سے بیزار ہے
وصل کی دارو پلادے مرتضی کیواسطے

ہون مریض عشق کا اک پل نہین آتا ہے چین
بھیجدے حسنین کو میری دوا کیواسطے

ہون بھرا عصیان مین یارب بہر احمد پاک کر
رحم کر مجھپر امام الاتقیا کیواسطے

دور ساغر سے نہ رکھ محروم ہے اپنی مراد
جام وحدت کا پلا اب مجتبے کیواسطے

میری آنکھون مین ہردم یار کی تصویر پھرتی ہے
برنگ کہربا پتلی بھی دامنگیر پھرتی ہے

مجھے مت قید کر صیاد مین ہون صید دلبر کا
فراق یار مین وحشت بنی زنجیر پھرتی ہے

میری گردن پہ اے قاتل تیری تلوار پھر جاے
نگاہِ برقِ جانان کی یہان شمشیر پھرتی ہے

ہوا دیوانہ ایک گلرو کے دل زلفِ چلیپا کا
صبا خارِ مغیلان کی لئے زنجیر پھرتی ہے

ہوا جو قتل مو تو کی فرشتہ ہوگیا انسان
قضا اب اوسکے دروازہ پہ بے توقیر پھرتی ہے

کوئی دم کا ہون مین مہمان چراغِ صبح کی صورت
اجل ہر لحظہ ہاتھونمین لئے گلگیر پھرتی ہے

مراد انسان ہزارون ہاتھ گر مارے تو کیا حاصل
نہ کچھ تدبیر کام آتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے

وہ جلوہ گر تجلی کی اوڑھے نقاب سے ہے
پردہ مین ماہ کنعان سے بڑھکے شباب ہے

چھایا سما سے تا بہ سمک کسکا نور ہے
گر آنکھ ہو تو دیکھو رسالت مآب ہے

نیرنگیون مین ڈوب کے دیکھا عجیب رنگ
بیرنگ میری آنکھونمین مثلِ شباب ہے

اوس رشکِ گل کو دیکھا ہے جسدن سے باغ مین

کانٹون مین چھپ گیا نہین پھولا گلاب ہے

دریا وہی ہے موج وہی سیپ اور گہر
قطرہ وہی ہے آپ ہی بنتا گلاب ہے

ساقی وہی ہے پیر مغان ہے وہی مراد
مینا وہی اور جام وہی اور شراب ہے

دل الجھا ہی اب پیچ مین یار کے
ہوئے قید ہم ایک زنار کے
بکا اپنے یوسف کے مین ہاتھ پر
ہین بردے ہم اپنے خریدار کے
بہار و خزان ایکسان ہے ہمین
نہ طالب ہین گل کے نہ گلزار کے
نہین حور و جنت کے طالب ہین ہم
ہین مشتاق دلبر کے دیدار کے
آلہی یہی آرزو تجھسے ہے
رہین فخر کے سایہ دیوار کے
سدا وہ رہے عرش پر جلوہ گر
کہان اوسکے قابل ہین دربار کے
نہ کر منع تو باغبان اس گھڑی
ذرا قرب جانے دے گلزار کے

مراد اب تیرے سینہ مین داغ کیسا
کہین خال و رخ دیکھے غمخوار کے

سر پہ بد نامی ہم اپنے دھر چلے
بار عصیان سے گران ہو کر چلے
مرشد برحق پہ جان کیجیے فدا
آڑے آیا وہ ہے ہم جدھر چلے
ہمکو خوش آئی گدائی یار کی
کاسہ لیکے ہاتھ اوسکی در پہ چلے

کہدو گردون سے کہ آیا رشک ماہ | واسطے تعظیم کے اختر چلے
جا بجا ہیں کس شوق سے دسکی گلی | یا الٰہی گھر سے وہ دلبر چلے
محفل خوبان میں سن ای ساقیا | دور ساغر کا ذرا بھر بھر چلے
ایک در محبوب کا تو تھام لے | کس لئے اے بینوا در در چلے
کشف جسدم تجھکو ہو جاویگا یار | تیرے صدقے ہونے بحر و بر چلے
انبیا اور اولیا جملہ ملک | تیرے ملنے کے لئے داور چلے

اوسکا کوچہ ہے مراد ایسا محال
وان صبا تھرائی ہے ڈر ڈر چلے

اپنے اوپر تہمتین ہم دھر چلے | جس لئے آئے تھے وہ ہم کر چلے
پے بپے دے ساقیا جام صبوح | کوئی لمحہ تو یہان ساغر چلے
یہ سرائے ہستی ناپایدار | چھوڑ اس ہستی کو ہم اودھر چلے
یہ شہید ناز کا بس کام ہے | یار کے ملنے کو وہ بے سر چلے

ہم اوسیکے ساتھ جاینگے مراد
جس طرف وہ ساقی کوثر چلے

دل و جان سے محمد سید ابرار کے صدقے
جناب مصطفٰے کے زلف اور رخسار کے صدقے

عجائب خوب خصلت ہے بیان کس سے ہو کیا طاقت

ہر اک لحظہ ہر اک لمحہ ہر اک اطوار کے صدقے

سراپا نور کا پتلا حبیب کبریا ہے وہ
جو دیکھے ماہ کنعان تو ہو شیدا اوس یار کے صدقے

درِ احمد پہ جا دیکھو ہے لٹتا گنج عرفان کا
عجب فیضان جاری ہے ہم اوس سرکار کے صدقے

تمنا [illegible] روز و شب یہ ہے مدینہ کو اگر جاؤن
تصور بس چلا کی ہون در و دیوار کے صدقے

بہارِ خلد سے بہتر ہے کوچہ انکا بے شبہ
یہی ہے آرزو ہو جاؤن اوس گلزار کے صدقے

چمکتا ماہ تابان سے بھی ہے بڑھکے روضۂ اقدس
مین آنکھون سے ہوا اوس گنبدِ دوار کے صدقے

شفاعت کیلئے پیدا کیا ہم پر خطاؤن کے
بھلا کیونکر نہ ہون مین دل سے اوس غفار کے صدقے

چھپانے کے لئے عیب جہان بھیجا محمد کو
ہر اک عنوان سے کیونکر نہ ہون ستار کے صدقے

کہین محبوب کی صورت ذرا مجھکو دکھا دیوے
تمنا اور حسرت کو کرون دلدار کے صدقے

زمین صدقے فلک صدقے بہار و بوستان صدقے
خدا خود آپ ہوتا ہے مرے غمخوار کے صدقے

کیا جب خوض کچھ دل مین تو آدم سے مسیحا تک
یہ سب کی سب ہی ہوتی ہین شہ ابرار کے صدقے

عجب ہے ساقیِ کوثر کا بہتر صاف خمخانہ
مے وحدت بھری اوسمین اوسی خمار کے صدقے

جہانکے بادشاہونکی نہین سرکار بھاتی ہے
مین ہون اوس سیّدِ عالم کے بس دربار کے صدقے

مراد اب جا مدینہ کو ہندوستان چھوڑ دے اب تو
کہ سر کے بل تو چل ہو روضۂ انوار کے صدقے

نیرنگیون مین یار کے ملنا محال ہے
ہوتی ہے دید اوسکو جو صاحب کمال ہے

وہم و خیال اور تصور کو کیا کرے
کثرت مین اوس حبیب کا لاکھون جمال ہے

ہر ایک یان لڑاتی ہین اپنے قیافے کو
بتلاتا کوئی بدر تو کوئی ہلال ہے

ہرجائی کو بھلا کوئی کب پاتا ہے مراد

ملتا ہے اوس سے جسکا یہان ایک حال ہو

کچھ دنون سے بت پرستی اب ہمین مرغوب ہے
اوسمین صورت یار کی آتی نظر محبوب ہے

ہون پھنسا حرص و ہوا مین اور ہے دنیا کی چاہ
اپنا ملنا دلربا سے یہ بھی کچھ اسلوب ہے

حق پرستی ہمکو تو معلوم ہوتی ہے زیان
خود پرستی سے بری کوسون میان مطلوب ہے

دوسری ترکیب مین تجھکو بتاتا ہون عزیز
اوس سے مل جاکر میان جو سالک و مجذوب ہے

اوس سوا ہرگز نکوئی ڈھنگ ہے اے جان من
عقل یان پر خبط ہے حکمت سبھی مغلوب ہے

ایسی حالت مین رسائی سخت ہوتی ہے ہراد
کیا تیری ہستی یہان تو آپ ہی مغلوب ہے

زہے شان جنابِ حضرتِ محبوب یزدانی
نظام الدین سلطان المشایخ مرتضیٰ ثانی

سراج الاولیا اور رحمتہ للعالمین ہے وہ
شہنشاہ بنی سیرت بسان شان سبحانی

عجایب بارگہ اوسکی عجب سلطان اعلیٰ ہے
خضر جیسے آبدار اوسکا ملائک کرتے دربانی

جسے چاہے زری زر بخش خزانہ کنت کنزا دین
دیا اسنے گدا کو ایک دم مین تاج سلطانی

مراد بینوا سائل تیرے در پر ہے آ پہونچا
نہ کر تقصیر دم اے مولا ذرا کرنا مہربانی

مجنون جسکو کہتے ہمارا ہی نام ہے
نیرنگیان ہین ہین اور ہیرنگ ہین ہین
جب سے دوئی کا علم سرا ہو گیا نفی
کاہے انا انا کاہے انا رب
کافر نہ مسلم اسلام سی غرض
ناسوت میں چھوڑا یہ غفلت کا ہی مقام
عاشق کو وصل یار سی ہر لحظہ چاہیے

بی شبہہ ہی نمود ہر جگہ مقام ہے
ہر رنگ بیچ رنگ ہمارا تمام ہے
ہر لحظہ لحظہ جوش یہ اوٹھتا مدام ہے
اعلیٰ کبھی ہے اور کبھی ادنیٰ کلام ہے
دیر و حرم یہ دونون کو میرا سلام ہے
لاہوت اندنون ہین ہمارا قیام ہے
اوسکو جدائی لمحہ کی ہونا حرام ہے

آتا اور جاتا کون ہے ماہو تکو مراد
دیکھو نیاز پاک کا ادنیٰ غلام ہے

خدا کے یار محبوب الٰہی
فرید الدین کے صدقے التجا سن

شہ ابرار محبوب الٰہی
دکھا دیدار محبوب الٰہی

بُرا ہون یا بھلا ہون تیرے در کا
نکر انکار محبوب الٓہی

لباس فقر کر مجھکو عنایت
نکر کچھ عار محبوب الٓہی

مجھے اپنے محبت کی پلا مے
رہون سرشار محبوب الٓہی

سما جاوی نگاہونمین ہماری
تیرا انوار محبوب الٓہی

مجھے اس ہی دنیای دون سے
رہے انکار محبوب الٓہی

ہماری سلنہ و دل مین سماوے
تیرا اسرار محبوب الٓہی

یہی ہی التجا کہتا ہون تمسے
ملو ہر بار محبوب الٓہی

سراپا سیرت و صورت ہی احمدؐ
سبھی اطوار محبوب الٓہی

تمنا ہی رہون ہر لحظہ ہر دم
تیری دربار محبوب الٓہی

بسا آنکھونمین میری ماہ انور
عجب دلدار محبوب الٓہی

برائے فخر اب اپنا تو کرلے
چرن بردار محبوب الٓہی

تیرے زلف معنبر مین میرا دل
پھنسا ہر بار محبوب الٓہی

ہماری دلکو مثل گل کر دی کھول
بھرا ہے خار محبوب الٓہی

جہنم سے بچانا میرے مالک
غضب ہے نار محبوب الٓہی

سلیمان اور سکندر سے ہے بڑھکر
تیری سرکار محبوب الٓہی

مراد اب ہے سگ درگاہ تیرا
نہ کر انکار محبوب الٓہی

در عرفان محبوب الٰہی
عجب ہے شان محبوب الٰہی

سراپا صورت و سیرت ہے بیشک
شہ مردان محبوب الٰہی

خضر الیاس اور جملہ ملائک
ہوئے دربان محبوب الٰہی

وہ بیشک رحمۃ للعالمین ہے
میرا جانان محبوب الٰہی

مین سمجھا دین اور مذہب اوسیکو
مرا ایمان محبوب الٰہی

سمایا آنکھ اور دلمین ہمارے
وہی سلطان محبوب الٰہی

عجائب خوبی و خصلت ہے اوسکی
سدا شایان محبوب الٰہی

مرادابتو اوسیکا تھام دل سے
ارے دامان محبوب الٰہی

تمھاری خوبیان پیارے یہ کیا ہمسے بیان ہووے
لگایا آگ سینہ مین بھلا کیسے نہان ہووے

تڑپتا مرغ بسمل ہون سسکتا اور بھٹکتا ہون
کدھر مین ڈھونڈھون جانا نکو کہان ہو وہ کہان ہووے

لگایا عشق نے آتش ہمارا سینہ جلتا ہے
جگر مین داغ لاکھون ہین سنو کیسے بیان ہووے

ملے جو وہ مرا پیارا مین ڈھونڈھون آسمان سارا
بتاؤ اب مجھے لوگو کہان میرا میان ہووے

مرا وہ ہمدم ترا چشمہ نہ جلے ہے آتش عشق مین جو
پلادے وصل کا دارو کہ ہستی کی مرے دوا ہو سکے

جسے کہتے مکان لامکان ہے
میرے محبوب کا بس آستان ہے

اوسے سب ڈھونڈھتے کون و مکان مین
نہین ملتا پتا کس جا نشان ہے

ملا ہین اوسسے وہ مجھسے ملا ہے
سخن اب لن ترانی کا کہان ہے

نہین موسی کہون مین رب ارنی
تجلی یار کی دیکھو عیان ہے

نہین ملتا نشان اوس بے نشان کا
برنگ روح ہر شی مین نہان ہے

انا انت سبق اوسنے پڑھایا
زبان میری نہین اوسکی زبان ہے

اوسی نے آپکارا نحن اقرب
ہمارے خانۂ دل مین نہان ہے

مرا اوس مہ کو دیکھا فخر دین مین
بسا آنکھون مین میرے وہ میان ہے

ہر شی مین جلوہ گر ہوتا ہان سبحان ہے
اظہر ہے اوسکا نور شہ دو جہان ہے

گوہر ہے درج خوبی الہی کا ایکتا
خورشید کی ضیا مین حروف قرآن ہے

خورشید خاوری ہے تمازت مین مبتلا
نور شہود اور یہ رحمت کی کان ہے

صل علی عجیب وہ حسن و جمال ہے
ہر لحظہ جسکے در کا ملک پاسبان ہے

تصویر اوسکی آنکھ مین میری یہ کھب گئی
بیہوش ہوگیا نہ رکے پی مین جان ہے

وجہہ خدا کہون تو ہے کہنا مرا بجا
اوسکا مکین کہئے جسے لامکان ہے

بدر الدجیٰ مراد کہون یا شہ زمین
اوس سے بھی بڑھ کر اوس شہ والا کی شان ہے

یار کس کس ادا سے آتا ہے — آگ دل مین مرے لگاتا ہے
کبھی عابد بنا کبھی معبود — کیا ہی نیرنگیان دکھاتا ہے
جلوۂ عالم کو کر دیا بیتاب — منہ سے پردہ وہ کب اوٹھاتا ہے
رب ارنی کبھی کہا ہم سے — لن ترانی ہمین سناتا ہے

گل و گلزار مین روان ہے مراد
بلبلون کا جگر جلاتا ہے

عشق دونون جہان مین تو ہے — بے نشان کہ نشان مین تو ہے
تیری ہستی تمام ہستی ہے — نیستی لا مکان مین تو ہے
روح مین اور وجود و قالب مین — دل مین ہو اور زبان مین تو ہے
مطرب و ساز صورتِ رقاص — ہر ترانے کے تان مین تو ہے
شمع پروانہ عاشق و معشوق — اونکے دیکھا تو جان مین تو ہے
اول و آخر و نہان و عیان — کہنے کو درمیان مین تو ہے

خوب دیکھا تجھے مراد سے واہ
میری دلبر کے شان مین تو ہے

دریا بہا دیا میری چشم پر آب نے — اوٹھنا بھی میری آہ سے سیکھا حباب نے

دل آگ ہو رہا ہی جدائی سے یار کے
جلنے کی بو سے ہمین پائی کباب نے

خورشید اوسکو دیکھ کے گردون مین چھپ گیا
پردہ حجاب کا کیا اب ماہتاب نے

ناحق رخ جمال دکھاتے نہین شرم سے
مارا ہماری جان تمھاری حجاب نے

غنچہ دہن کو دیکھ کے قربان ہوا چمن
لے مونہہ سر جھکا دیا آ کر گلاب نے

جسنے وجود اپنا جدا پایا ہی عشق مین
معشوق اوسکو کر لیا عالیجناب نے

محشر کا خوف اب نہین ہمکو ذرا بھی ہے
پکڑی ہی آکے بانہہ میری بوتراب نے

انصاف سے گر دیکھو تو مرشد مرا کیا ہی
اول وہی آخر وہی بیشبہہ خدا ہے

ظاہر وہی باطن وہی ہے شیخ کبیر سے
تک غور سے دیکھو وہی ہر رنگ مین ملا ہے

جو نور جمالی تھا وہی شکل جلالی
[illegible] مین سمایا وہی آنکھون مین چھپا ہے

قاضی وہی مفتی وہی ہی شیخ [illegible]
قاتل وہی مقتول وہی [illegible] دکھا ہے

حسن ازلی تھا جو وہی [illegible] مین آیا
عاشق وہی معشوق وہی [illegible] ہے

احمد وہی ہے احمد وہی ہی رستم جیلان
مظہر ہے [illegible] اب تو وہی شاہ [illegible] ہے

یہ کس رشک مسیحا کا مکان ہے
مسیحا جسکے در کا پاسبان ہے

سوا اوسکے تصور کے سمجھے کیا
علاوہ خانہ دل مین نہان ہے

بچھا تخت سلیمان اپنے خاطر
در دلدار کا جب آستان ہے

نہین اوٹھتا ہے اب یارِ تصور
دلِ بیمار ایسا ناتوان ہے
گل و گلشن ہوا اوس گل کی مقابل
کہان تیرا خیال ای باغبان ہے
جبت ہم گلشنِ ہستی سی گذرے
جدا جب سے کہ وہ سرو روان ہے
دل اور انبیا سب تھک گئے ہین
نہین پایا نشان وہ بی نشان ہے

سخن پر کالۂ آتش ہے اوستاد
ہراد اب تو بھی تو آتش زبان ہے

ای سرو تن تیرا اب اشتیاق ہے
ای یار گلبدن تیرا اب اشتیاق ہے
کیا کیا بھری ہوئی ہین نام حسینان جہیں بہر
خورشید انجمن تیرا اب اشتیاق ہے
سکتے مین ہون کھڑا نہین ہستی کا علم کچھ
ای غیرتِ چمن تیرا اب اشتیاق ہے
ہم تو تمہاری زلف چلیپا کی ہین اسیر
لی باندھ آرسن تیرا اب اشتیاق ہے
اس تحفے کیلئے تو اسیری قبول کر
تو ماہ مین گہن تیرا اب اشتیاق ہے
گیسو سمجھ کے لی لیا کالے کو ہاتھ مین
اسد رجہ یار من تیرا اب اشتیاق ہے

ہان تو ڑا اس حباب وجود ہراد کو
دریا ہی موج زن تیرا اب اشتیاق ہے

اے خسرو جمال تیرا اشتیاق ہے
ای غیرتِ ہلال تیرا اشتیاق ہے
قاصد تو در پہ یار کے کہہ تجھ پکار
ہوتا ہون پایمال تیرا اشتیاق ہے
مصحف سے اب نقاب کو اپنی اوٹھا کے
آتا ہی ذوالجلال تیرا اشتیاق ہے

شہ رگ بھی کٹ گئی رگِ شریان بھی چھد گئی
خون کرتا ہی وبال تیرا اشتیاق ہے

ہے بار بار دل سے تمنا ھرادو کی
دے شربتِ وصال تیرا اشتیاق ہے

علم ہستی بھولا دیا کسنے
شکل حیرت بنا دیا کسنے

دل سے اوٹھتا ہی آگ کا شعلہ
رگ و پی سب جلا دیا کسنے

عشق نی کر دیا ہین بدمست
نشہ ایسا پلا دیا کسنے

سرو کی طرح ہو گیا سکتہ
چشم نرگس دکھا دیا کسنے

کون آیا تھا سوی گورستان
آج مردہ جلا دیا کسنے

خود بخود آ پھنسا یہ طایر دل
دام الفت بچھا دیا کسنے

صفحہ دل سے ای ھرادو اسطرح
حرف ہستی مٹا دیا کسنے

کیا ہی جلوہ مجھے دکھایا ہے
دلکو وحشی میرے بنایا ہے

آنکھ لگتی نہین ہی صبح تلک
کیا برے وقت دل لگایا ہے

دھوان اوٹھتا ہی ہر نفس کیساتھ
ہای کس آگ نے جلایا ہے

نیست کو نیست جا نو ہست کو ہست
مجھے ہادی نے یہ بتایا ہے

غیریت کو بھولا دیا جسنے
اوسنے ذاتِ خدا کو پایا ہے

ڈھونڈھ تو آپ مین ھرادو اسکو

آپ ہین اب سبھی سے پایا ہی

وحدت کا پلا بادہ سرشار مجھے کر دے
منصور سا مستانا ای یار مجھے کر دے

پردہ جو رہا تیرا اوس عقل سی در گذرا
دیوانہ سا یا مجنون یکبار مجھے کر دے

بولون مین انا الحق مین تن کا چھٹے جھگڑا
اتنا تو بھلا یکسو ای یار مجھے کر دے

تو تو گل خندان ہی مین بلبل شیدا ہون
سینہ مین مری بس جا گلزار مجھے کر دے

توحید سما جای دیکھون تجھے ہر شی مین
کثرت کی چھڑا غفلت ہشیار مجھے کر دے

یہ بندہ فخری ہی کہتے ہین مراد اسکو
شیدا اوسی ہادی کا غفار مجھے کر دے

حبیب قطب ربانی محی الدین جیلانی
امیر مرتضی ثانی محی الدین جیلانی

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
خدا کی ذات مین فانی محی الدین جیلانی

سراپا صورت و سیرت شبیہہ سرور عالم
لقب محبوب سبحانی محی الدین جیلانی

ولایت کا سر دفتر تمہاری نام کا طغرا
جناب غوث صمدانی محی الدین جیلانی

تمہارا پای اقدس ہی ہر اک عارف کی گردن پر
نہین شک نور رحمانی محی الدین جیلانی

تمہاری روضہ انور کی کیا توصیف ہو مجھسے
ملک کرتی ہین دربانی محی الدین جیلانی

خدا قادر ہی اور عالم پہ قادر کر دیا تجھکو
مٹی خطرات نفسانی محی الدین جیلانی

برای فخر عالم اب پنہا دی فقر کا جامہ
عطا کر تاج سلطانی محی الدین جیلانی

تیری تصویر پہ تیرا مصور آپ حیران ہی
کہان بہزاد و مانی محی الدین جیلانی

گدا ہی تیری در کا یہ مراد اسپر بھی بخشش کر
تیری ہی شان یزدانی محی الدین جیلانی

جناب مصطفےٰ سرور میان ہے
خدائے پاک کا دلبر میان ہے
کریگا پیاس سے سیراب سبکو
محمد ساقی کوثر میان ہے
ہر اک آیت مین ہی نعت محمد
بنا زیادہ و کم دفتر میان ہے
اوسی سو ہے وجود ہر دو عالم
خدا کی ذات کا مظہر میان ہے

مراد اس مہ جبین کا مبتلا ہے
نہین جسکا کوئی ہمسر میان ہے

زلف مین اوس بت کافر کے گرفتار ہوے
سیکڑون قتل کو میرے یہان اغیار ہوے

دام الفت مین پھنسا دل نہین چھوٹے اکدم
ایسے پھندے مین پھنسے لایق تلوار ہوے

غم فرقت سے ہوا دل میرا پارہ پارہ
اشک آنکھون سے نکل گوہر شہوار ہوے

یہ حجاب دوئی جب دل سے اوٹھایا ہمنے
حق پرستی سے یہان ہم بھی تو ہشیار ہوے

کفر و اسلام ہمین ایکسان آتا ہے نظر

غیر حق کوئی نہین ایک ہی اظہار ہوئے

سب تمنا میری حاصل ہوئی مرشد سے مراد
جام وحدت کا دیا خوب سا سرشار ہوئے

جانا نے جبکہ رخ کو نکالا نقاب سے ۔۔۔ گردون پہ ماہ چھپ گیا اوسکی حجاب سے
اوس مہ جبین نے سوئے فلک جو نگاہ کی ۔۔۔ کافور نور ہو گیا سب ماہتاب سے
فرقت کی آگ نے رگ و پے کو جلا دیا ۔۔۔ جلتا ہمارے جان کا پوچھو کباب سے
سیماب کیطرح سے تڑپتا ہے مرغ دل ۔۔۔ یوسف کی پاس کسطرح پہونچو شتاب سے
بیتاب ہند مین ہون مدینہ مین وہ جگہ ۔۔۔ یہ عرض ہے مری شہ گردون جناب سے
مین سو رہا تھا نشہ جوش شباب مین ۔۔۔ عشق بتان نے آکے جگایا ہے خواب سے
وارستہ ہو نہین قید مذاہب سے ناصحو ۔۔۔ اب کچھ غرض نہین ہے عذاب و ثواب سے
وارفتہ ہو نہین نرگس میگون یار کا ۔۔۔ انکار کیون ہو مجھے جام شراب سے

بہر حسن حسین ہو حاجت میری روا
فریاد ہے مراد کی ابوتراب سے

ہمکو کوچہ مین اوسکے جانا ہے ۔۔۔ دل وحشی کا وہان ٹھکانا ہے
سینہ اپنا ہدف کیا مین نے ۔۔۔ اوسکے مژگان کا یہ نشانا ہے
غیرون کی ملنے سے نہین انکار ۔۔۔ ہمسے حیلہ ہے اور بہانا ہے
بنگیا جو ہلال یہ سر شام ۔۔۔ زلف شبگون کا اوسکی شانا ہے

ہین تو شیدا ہون اک پریرو کا	لوگ کہتے ہین یہ دیوانہ ہے
منزلِ عشق ہے دمِ شمشیر	کہیے جینے کا کیا ٹھکانا ہے

جسکا ہر دم مراد ہے پیرو
اوسی کے ساتھ دم روانہ ہے

حبیب خاصِ ربانی محمد فخر عالم ہے	امیر مرتضی ثانی محمد فخر عالم ہے
بہ سیرت احمدِ مرسل مقامِ قاف تو یعنی	جناب غوث صمدانی محمد فخر عالم ہے
نظام الدین خود برزخ ہی محبوب الٰہی ہی	وجود اوسکا ہی لاثانی محمد فخر عالم ہے
وہی ظاہر ہی باطن نظر آتا ہی ہر شی مین	درِ مقصود عرفانی محمد فخر عالم ہے
وسیلہ سب مے ٹھہرایا کوی قادر کوی چشتی	میر امحبوب سبحانی محمد فخر عالم ہے
عجب ہی شانِ نیرنگی ہر اک تلونین ہی ظاہر	وہی یوسف تھا کنعانی محمد فخر عالم ہے

مراد اب بس سراپا کیا کہو اوس ماہ انور کا
مجسم نور جسمانی محمد فخر عالم ہے

خواجہ خواجگان سبحان علی	ہادیِ گمرہان سبحان علی
ذات پاکِ تو مجمع اوصاف	بے بیان ہی بیان سبحان علی
رہنما اور سالکانِ طریق	پیشوا انس وجان سبحان علی
حق سی گر چاہتا ہے تو ملنا	کر تو وردِ زبان سبحان علی
ہو سے اور یاسی ہی کہین بڑھکر	آستان لامکان سبحان علی

شاہد لا آلہ الا اللہ
نور ہے بیگمان سبحان علی
آلِ احمد ہے سیدی سندی
جا بجا ہی عیان سبحان علی
ہے حقیقت وہ برزخِ کبرے
دلمین بیٹھا میان سبحان علی

چشم انصاف سے تو دیکھ مراد
ہی رگو نمین نہان سبحان علی

سرورِ دو جہان سبحان علی
دادرس بیکسان سبحان علی
شاہ شاہان حور و جن و ملک
فیض بخشِ جہان سبحان علی
باغِ نبوی مین ہین عجایب گل
نغرتِ بوستان سبحان علی
شاہ اورنگ شان مرتضوی
کان عرفان عیان سبحان علی
جملہ عالم کا اک وظیفہ ہے
ہے یہ وردِ زبان سبحان علی
کفش پا آنکھ سے لگاتا ہین
کہین ملتا میان سبحان علی
رگ و پے دل مین اور سینہ مین
روح سا ہی روان سبحان علی
بحرِ وحدت مین ڈوب کر دیکھا
بی نشان ہی نشان سبحان علی
نام اوس پاک کا کیا ہمنے
دمبدم حرز جان سبحان علی
دل مرا ہوتا صورتِ مرآت
دیکھتا ہین بیان سبحان علی

ہند کر مدح سے زبان مراد
بی بیان ہی بیان سبحان علی

توہی معشوق میرا جانی ہے
دیکھ تو کل من علیہا فان
کل اشیا وجود وجہ اللہ ہے

سب یہ ہستی تیری نشانی ہے
جو سوا اوسکے ہے سو فانی ہے
قلب مین شکل وہ سمانی ہے

کلمۃ الحق ہمراد کا ہے سبق
یہ صدا دل نے میرے ٹھانی ہے

دیکھی ہے جب سے خالق اکبر کی روشنی
فیضان بھر دیا میرے سینہ مین بوتراب
کیونکر نہ سجدہ گاہ سبنے خانہ علیؑ
شمس و قمر یہ جلوہ عیان آج کسکا ہے

چھائی ہے دل کے بیچ پیغمبر کی روشنی
آئی نظر ہے ساقی کوثر کی روشنی
دیکھو جہان مین پہیلی اوسی گھر کی روشنی
پرتو نہو یہ مولا کا حیدر کی روشنی

فیضان غیب مرتضوی کشف ہے ہمراد
کہتے ہین جسکو سر نہی اوسی سر کی روشنی

حبیب خالق اکبر محی الدین جیلانی
سہی باغ ولایت کا عجب سرو چمن نکلا
بھر فیضان سے سینہ کیا عرفان سے آگہہ
ہوے جتنے ولی کامل سبھو کا پیشوا وہ ہے
جسے چاہا دیا تونے جواہر کان نعمت کا
نہین خورشید کو طاقت تیرے ہی حکم روشن ہو

سراپا نور پیغمبر محی الدین جیلانی
بشکل ساقی کوثر محی الدین جیلانی
کلاہ اولیا بر سر محی الدین جیلانی
نہین تجھسے کوئی بہتر محی الدین جیلانی
توہی ہے بیبہا گوہر محی الدین جیلانی
ہمیشہ وہ رہے خاور محی الدین جیلانی

ہماری التجا سنکر مراد وسے بھرو دامن
طفیل مصطفےٰ احید رمحی الدین جیلانی

ای رسولِ عربی شافع دوران مدد ی
طپش دل سی شہا جان بلبلم آمدہ است
عاجز و بیکس و ناچار ہون ای شاہ امم
گلشنِ باغ نبوت کو ہو زینت تجھسے

مجمع لطف عطا صاحبِ قرآن مدد ے
ای شہ ارض و سما سرورِ سلطان مدد ے
قابلِ رحم ہو نہین سرورِ شاہان مدد ے
قمریان کہتی ہین ای سرو خرامان مدد ے

سیدی انت حبیبی و طبیبی دل و روح
من گنہگار مراد دل جانان مدد ے

صاف ہر شے مین جمالِ یار ہے
دیکھ ہے شرکِ خفی تیرا وجود
لے خبر اس نیم جان کی ای مسیح
دے شرابِ وصل ہو جاوے شفا
ہم گنہگارون کو بخشاوے گا وہ
منبع الفیضان اوسکی ذات ہے
لایزال و لم یلد اور لم یولد ہے

خار ہے یا گل ہے یا گلزار ہے
ہر رگ و پے رشتہ زنار ہے
تیرے ہی دیدار کا بیمار ہے
زندگی اب تلخ ہے دشوار ہے
مرشد اپنا نائبِ غفار ہے
سچ ہے وہ تو معدنِ اسرار ہے
دیکھو جبل سے ملا دلدار ہے

لا الہ کردے تو ہستی کو مراد
پھر تو الا اللہ تیرا یار ہے

زہے شانِ علی شیرِ خدا ہے
وصی مصطفےٰ شاہِ ہدا ہے

نبیؐ نے لحمک لحمی کہا ہے
دل و جان روح و قالب مرتضیٰ ہے

برادر ہین نبیؐ کے اور داماد
اونھین کی شان مین بس لافتا ہے

کیا عرفان سے آگاہ سبکو
تمام عالم کا ہادی رہنما ہے

محمدؐ ہے اگر علم مدینہ
علیؑ بابہا مشکلکشا ہے

ولایت اور سخاوت اور شجاعت
علی پر ختم خالق نے کیا ہے

ہراد اب تو تیرے دامن سے لپٹا
اوسے اب خوف کیا روزِ جزا ہے

اے باغبان فصل بہاری خزان ہوی
بلبل نے چھوڑا گل کو تو یاری خزان ہوی

پہچانا اب تلک نہین ڈھونڈھا کیا جسے
افسوس ہے کہ عمر ہماری خزان ہوی

میرا وجود تیرا ہی تو مجھ مین ہے نہان
میری خزان نہین ہے تمہاری خزان ہوی

ساقی مرا جو ساغرِ کوثر ہوا ہراد
نشہ ہوا دو بالا خماری خزان ہوی

عاشق و عشاق کو وہ کون بسم اللہ ہے
پہلی منزل ہے جسے کہتے فنا فی اللہ ہے

اوسکی آگی دوسری منزل فنا فی اللہ ہے
منزلِ مقصود عاشق کا بقا باللہ ہے

ان مقامونکو جو محنت کرکے جسنے طے کیا
غوث الاعظم نے لکھا وہ عارف باللہ ہے

پہلے ہی الہام سنتا اوس سے وہ کرتا کلام
یہ مقام ادنیٰ ہے جسے کہتا کلیم اللہ ہے

بار عصیان سے مراد اب ہو رہا ناسوت مین
کس طرح لاہوت کو پہونچی جہان اللہ ہے

مدرسہ مین عشق کی سر کا جھکانا یاد ہے — انا انت کا سبق اوسکا پڑھانا یاد ہے
اس ہوا اوس شمع رو کی کچھ نہین آتا ہی ڈھنگ — ہمکو پروانہ بنا اوسکا جلانا یاد ہے
ہستی موہوم کو دل ہی دیا مین نے بھلا — ایک اوس ماہ جبین کا ہمکو خانہ یاد ہی
قاب قوسین اوسکی آگی جبکہ اوئی اسی بڑھا — سب گیا مین بھول پھر آنا نہ جانا یاد ہے

معجزہ تیرا ہوا اب کو بکو ظاہر مراد
قم باذنی سے تیرا مُردہ جلانا یاد ہے

دونون جہان مین تیرا خریدار کون ہی — کس جا بکو نہین حُسن کا بازار کون ہے
یوسف کیطرح چاہ ذقن مین گرا دیا — دلبر سوا ہمارا مددگار کون ہے
حیرت کا ہی مقام خموشی کی ہی جگہہ — اس بزم دلفریب مین دلدار کون ہے
بیہوش سب کو کر دیا اوس جلوہ گری آہ — خواب عدم مین سو گئی ہشیار کون ہی

ہستی بیت آگی پھنس گئے غفلت کی دام مین
برآئی کی مراد کے آثار کون ہے

رحمت نہ اوسکو جانے جو رحمت قدیر کی — پٹی چڑھی ہی آنکھون پر صاحب نظیر کی
بیچشم تو ہماری نہین اوسکی چشم ہے — ظاہر ہوا ان نگاہون سے قدرت بصیر کی
رازِ درون جو بند ہی چاہون تو کھول دون — کنجی ہماری پاس ہی پیران پیر کی

اسرار گنج دیکھتا ہون جو کہ ہی نہان | آنکھونمین چھپائی روشنی روشن ضمیر کی

مشکلکشا مراد کے یا مرتضےٰ علی
جلدی رہائی کیجئے مجھ سے اسیر کی

حقا ہے وہ ہی ہر شئے مین روان سب ہی وہ ہی سب ہی وہ ہی
وہی ظاہر باطن ہم نہان سب ہے وہ ہی سب ہی وہ ہی

کیون زاہد تو بھٹکا ہے گلیونمین ٹھوکر کھاتا ہے
حاضر و ناظر دیکھ عیان سب ہے وہ ہی سب ہی وہ ہی

ہستی سب اوسکی ہستی ہے سب اوسکی بلندی پستی ہے
نہین اوسکے سوا ہی دونون جہان سب ہے وہ ہی سب ہی وہ ہی

آدم و نوح نبی مین تھا وہی صورت یوسف یاد لبھاتا
عیسی کی ہو کے بولا زبان سب ہی وہ ہی سب ہی وہ ہی

اکثر احمد بلا میم کہا جو رشتہ میم تھا جاتا رہا
وہی احد سے احمد آپ بنا سب ہی وہ ہی سب ہی وہ ہی

جسکو سب کہتے ذاتِ خدا ہر شئے مین متشکل ہو سکے
اب ڈھونڈھون اسکو جا کی کہان سب ہی وہ ہی سب ہی وہ ہی

آنکھونسے دیکھ مراد ذرا تجھ مین ہی کسکا نور بھرا
آتا جاتا ہے کون یہان سب ہی وہ ہی سب ہی وہ ہی

کوئی جانان تک کسی ڈھب سے رسائی کیجیے
خودپرستی چھوڑ کر دل کی صفائی کیجیے

یا علی مشکلکشا میری ہے تم سے التجا
داد کو جلد آئے اب رہنمائی کیجیے

تم ہو وصی مصطفےٰ بیشک ہو شاہ اولیا
بر لائی سب مدعا حاجت روائی کیجیے

چھوڑ دی حرص و ہوا تو اپنے دل سے اے فقیر
اوس شہ والا کے در کی جا گدائی کیجیے

ہون مریضِ عشق میرے حق مین ہو مشکل شفا
ہو مسیحائی علی گر پیشوائی کیجیے

گر کنارہ عالم ہستی سے و دوئی کو چھوڑ دے
ہو فنا فی اللہ گھر بیٹھے خدائی کیجیے

ہر گھڑی ہر لحظہ تیری یاد مین ہے یہ مراد
یا علی شیرِ خدا مشکلکشائی کیجیے

روشن قمر ہے شمس سے میرا کمال ہے
خود ذات پاک ہون تو مجھے کیا زوال ہے

دعویٰ جسے یہ ہو کہ لنڈھاؤ خم کا خم
اک جام میرے ہاتھ سے پینا محال ہے

کیونکر نظر فریب یہ اشیاء دہر ہون
میرے ہی عکس حسن کا سب مین جمال ہے

اب کیا کہے مراد زبان گنگ ہو گئی
ہوتا ہے بدر وہ کبھی ہوتا ہلال ہے

خورشید خاوری کا نہ چرخ کہن نشان ہے
ہر ایک انجمن مین پہ تو میرا نہان ہے

جب غور کر کے دیکھا ہر شے مین ہون سمایا
تا شرق و غرب چھایا جلوہ میرا عیان ہے

بیشک و شبہ کثرت وحدت سے ہے اوسی کے
اپنا مقام عالی بے شبہ لامکان ہے

سوز جنون نے آ کر بالین سے جب اوٹھایا
آنکھیں کھلیں تو دیکھا کثرت مین وہ روان ہے

دبستان میں جب گیا میں دیکھا عجب تماشا
کس سے کہوں حقیقت یہ طول داستان ہے

یہ نحو و صرف کیسا منطق حدیث کیسی
میں تو شدم کا کلمہ ہر وقت بر زبان ہے

سینہ میں جبکہ قلزم آیا مراد ہوکر
تھمتا نہیں ہے اک دم تم جوش پر میاں ہے

وہ نور جہاں میں شیدا اسی واہ دلربائی
لاکھوں نے ہاتھ مارا مشکل ہے آشنائی

پیدا ہوا احمد کون و مکان نہ تھا
انصاف کیجئے گر جز ہو سے خدائی

معشوق فرد ہوکر عاشق بنا وہ دلبر
جھگڑہ دوئی کا چھوٹا اللہ ری یکتائی

وہ بے نشان ہے گھر اوسکا لامکان ہے
کچھ ہو وجود ہستی تب ہو وہان سمائی

پہلے تو علم تیرا جب ہو خودی کا غایب
تب بے نشان کو دیکھے لیکن ہو خود نمائی

عاشق اونہیں کو کہئے کامل مراد برحق
جنکے دل و جگر میں توحید سے سمائی

جب ہستی کا چاک ہوا تم کون میاں ہم کون ہوے
جب دوئی کا جھگڑہ پاک ہوا تم کون میاں ہم کون ہوے

کون میں غیر محمد ہو دیکھا سب عین محمد ہے
احمد صاحب لولاک ہوا تم کون میاں ہم کون ہوے

جب اوس ذات جلالی تھا وہی صورت آب و گل ہوا
خود آدم بنکے خاک ہوا تم کون میاں ہم کون ہوے

[illegible] مراد ملا عرفان لایت صاف کھلا
سر لا ہم افلاک ہوا تم کون میاں ہم کون ہوے

ہوا عشق سبب سے میرا رہنما ہے
جو دیکھا بھرا دل میں نور خدا ہے

ہوا ذوق مین تیرے پروانہ صورت
میرے شمع رو جان تجھپر فدا ہے

خبر ہے ذرا اپنی عاشق کی پیارے
شب و روز دیکھا تو آہ و بکا ہے

میان نحن واقرب کہا حق نے آپی
رگ و پی سے میری کہان اب جدا ہے

انا اللہ اونے کہا مین نہین وہ
چڑھانا ہمین دار پر کب روا ہے

اگر عشق کی کوئی ہو جاوی صورت
انا الحق کا کہنا اوسیکو بجا ہے

مراد ون سی بھر عشق دامن ہمارا
تیری سب مین مشہور جود و سخا ہے

دیوانہ جسی کہے میرا نام یہی ہے
گم گشتہ ہر اک راہ سی ناکام یہی ہے

کافر کہے یا کوئی کہے مجھکو مسلمان
جو کچھ کہ مین سمجھا ہون وہ اسلام یہی ہے

وحدت کا نشہ آ کی میری دل مین سمایا
کہتے ہین جسی بزم قدح جام یہی ہے

آوارہ ہون سرگشتہ ہون بے نام نشان ہون
اس عشق کی آغاز کا انجام یہی ہے

کہتا ہون ہمہ اوست ہمہ اوست ہمہ اوست
تو دار پہ کھینچے مجھے الہام یہی ہے

ملکوت نے سجدہ کیا تھا جسکو وہی ہون
آدم جسی سمجھے ہو وہ ناکام یہی ہے

ھستی کو دیا چھوڑ گیا خواب عدم مین
خاموش مراد اب تیرا آرام یہی ہے

غم ہجر سے اشک آب روان ہے
کدھر اوسکو ڈھونڈھون کدھر ہی کہان ہے

سمایا ہے نظرون مین نیرنگ جلوہ
وہی بس ہر اک مین نہان او عیان ہے

عبث ڈھونڈھتے ہو اِدھر اور اودھر ہم　　جو دیکھا دلی مین مکین اور مکان ہے
نہین وہ عیان ہین اوسکے توحید آئی حق　　بیان کیا کرون یہ بیان بی بیان ہے

مراد اب نہ اوٹھے گا بارِ تصور
وہ بیمار ایسان میان ناتوان ہے

یہ روگ میرا ایسا ہی جسکی لا دوا ہے　　دیدار ہو جو تیرا ایکدم مین پھر شفا ہے
مقتل مین جا کے کہیو قاتل سی میری یارو　　خون جوش کر رہا ہی اب قتل کر روا ہے
کیا حُسن ہی صنم کا ثانی ہوا نہوگا　　گلیو مین تیرے یوسف اب صورت گدا ہے
نظارہ جسنے تیرا ای ماہرو کیا ہے　　بولا تیری پرستش میری لیے بجا ہے
کچھ ایک ہم نہین ہین شیدا تمھارا دلبر　　ہم دیکھتے ہین جسکو تیرا ہی مبتلا ہے
لاکھون تڑپ رہی ہین بسمل تمھاری گھائل　　جب شمع رخ سی تمنے پردہ اوٹھا دیا ہی
جسکو دکھائی تو نی اپنی نشیلی آنکھین　　ایسا وہ جھومتا ہی بادہ کہین پیا ہے

عاشق مراد اوسکا دیکھا نہین ہی جسکو
ہر روز ڈھونڈھتا ہی ملتا نہین پتا ہے

تیرا مجنون ہی شب و روز دیوانا لیلےٰ　　یہی کہتا ہی کہان ہی میری جانانا لیلےٰ
دل پریشان ہی میرا کاکلِ پیچان کیطرح　　جب سے دیکھا ہی تیری زلف کا شانا لیلیٰ
ایک مجنون سی ہو جائینگے لاکھون مجنون　　رخ سے پردہ نہ کہین اپنے اودھٹا نا لیلیٰ

حُسن کی باغ مین محبوب عجائب ہے مراد

سرو شمشاد گلستان مین سراپا لیلی

خواجگان چشت کی مہر و وفا کچھ اور ہے
یہ فنا اونکی نہین اونکی فنا کچھ اور ہے

ہر گھڑی ملتے ہین حق سے علم ہستی چھوڑ کر
یہ بقا اونکی نہین اونکی بقا کچھ اور ہے

کیا کہوں مین طور اونکا عشق کی مستی ہین وہ
چشم گریان درد دل آہ و بکا کچھ اور ہے

اونکی جبہ مین نظر آتا ہو رب العالمین
چشم اونکی دیکھنے کی اے وفا کچھ اور ہے

کوئی کہتا ہو انا الحق کوئی سبحانی کہو
خوب مین سمجھا ہون یہ سبک ادا کچھ اور ہے

ملت و مذہب کی نیرنگی مین لاکھون پھنس گئے
وہ تو اس سے بڑھ گئے دل مین بسا کچھ اور ہے

جو بیان کرتے ہین کوچہ زاہد مولوی
یہ مراد اونکی نہین اونکی صدا کچھ اور ہے

خانہ دل جلا دیا اوسنے
میرے کعبہ کو ڈھا دیا اوسنے

ایسا بدمست ہوگیا ہون مین
خم کا خم گو پلا دیا اوسنے

ہر گھڑی شعلہ شرار اوٹھا
اسکو آکر جگا دیا اوسنے

عشق کے مدرسہ مین جب مین گیا
کلمۃ الحق پڑھا دیا اوسنے

اب نہین تاب ہوگیا بیتاب
دم مین مجنون بنا دیا اوسنے

اوٹھ گیا سب حجاب فی ما بین
جبکہ پردہ اوٹھا دیا اوسنے

دوئی جاتی رہی ہوا اب ایک
خود انا الحق بلا دیا اوسنے

خواب غفلت سے کر دیا بیدار
وہم حیرت اوڑا دیا اوسنے

کون کہتا ہے غیر حق ہی مراد
پل میں مردہ جلا دیا اوسنے

مسیحا ہی تو کر بیماری کو پھر جان آتی ہے
تپ فرقت کی چنگاری رگ و پے میں سما ہی ہے

فراق یار میں ہم کو عجب حالت بنا ہی ہے
گلے میں دلق کو پہنا خوشی آ ہی اب گدا ہی ہے

[illegible] بیان [illegible] اسکی [illegible] کب [illegible] میں آہین
مجھے ای فخر کر آگاہ [illegible] تیری دوا ہی ہے

[illegible] کوئی تیرا ہوا کونین میں پیارے
تو ہی تو ہی ہر اک شی [illegible] بھی تیری [illegible] آئی ہے

[illegible] عشق [illegible] ایسا جلایا استخوان میرا
خبر لیتا نہیں ہمدم [illegible] شنا ہی ہے

مراد ایسا تیرا عاشق ہوا مجنوں کی صورت
پلا دو وصل کا دارو فقط تیری جدائی ہے

دل میرا بیقرار رہتا ہے
کسکے دل میں غبار رہتا ہے

تیری کوچہ میں اے میرے ہمدم
یہ تیرا جان نثار رہتا ہے

دل سے اوٹھتا ہی شعلہ آتش
جنون سر پر سوار رہتا ہے

کسی صورت سے دل نہ بہلے گا
گل کہاں خار خار رہتا ہے

سن محمد مراد سچ کہنا
کسکا یہ انتظار رہتا ہے

داغ فرقت کب تلک پہلو میں پنہاں کیجیے
حال اپنا بیکلی کا پیش جانان کیجیے

ہجر سے جلتا ہوں تری وصل کا دارو پلا
شربت دیدار سے دل شاد و فرحان کیجیے

عاجز و بیکس ہون مین یا سرورِ عالی ہمم — قید ہستی سی نکالو شاد شادان کیجیے

قلب پر میری سیاہی چھا رہی ہی بیطرح — رُو سیہ ہون یا محمد ماہ تابان کیجیے

زنگ آلودہ ہی سینہ صاف ہو کیونکر رسول — اپنی صدقی سی نبی اسکو گلستان کیجیے

دل ہی وحشت اسقدر ہر دم ادھی ہی روز و شب — جی مین آتا ہی شہِ دین چاک داماں کیجیے

جب تیری تصویر پر شیدا ہی نقاش ازل — لاکھ یوسف سی تصدق ماہ کنعان کیجیے

بحرِ ہستی مین پھنسا ہون یا نبی مجھکو نکال — واسطے حسنین کی یہ مجھپہ احسان کیجیے

امتی یا امتی جو گورتک کہتا رہا — ایسے شافع پر جو ہون سو جان قربان کیجیے

آج ہو دیدار احمد مجھکو فردا پر نہ ٹال — یہ دعا مقبول میری بہر یزدان کیجیے

اوس لبِ اعجاز کا رہتا ہی دھیان آٹھون پہر — صدقہ اوس محبوب پر لعلِ بدخشان کیجیے

سیم و زر ہر ایک کرتا ہی تصدق بیشمار — تب تجہی سمجھو نمین صادق صدقہ ایمان کیجیے

واہ کیا ہی پشت پر مہر نبوت کی جلا — کیون نہ اب صدقی یہان ملکِ سلیمان کیجیے

ہون مریض عشق اب بالین تک آ ہی رسول — درد پہلو مین ہی اوٹھتا اسکا درمان کیجیے

کوچہ محبوب مین ای عاشقو تب ہو گذر — پرزی پرزی پھاڑ کر جیب و گریبان کیجیے

یا رسول اللہ تم بحرِ سخا مشہور ہو — دو جہانکا سرورِ دین مجھکو سلطان کیجیے

بی پر و بی بال کیونکر پہنچون ای شاہِ امم — ہند سی یسرب کو جاؤن کوئی سامان کیجیے

مین تو اُمّی کا ہون اُمّی آپکا اُمّی لقب — مجھسے اُمّی کو محمد شاہ عرفان کیجیے

ایسکو آدم سی نبی عیسی تلک صدقی ہوے

ای مراد اب تو بھی صدقے جان سبحان کیجیے

ہر ایک سوئے یا ہی پہنے کفن زمین کے تلے
تمام خورد و کلان ہین دفن زمین کے تلے

جو سیمبین یہان رہتے تھے عطر خوشبو مین
اونھوں نکا کھا گئی مٹی بدن زمین کے تلے

رہا سکندر و دارا نہ رستم و سہراب
گئے خلیل جو تھے بت شکن زمین کے تلے

جو ظلم کرتے تھے اونکا عجب ہے بدتر حال
اوٹھا ہی دلپہ ہزارون محن زمین کے تلے

کہان وہ شہر ہی اور سیر اور کہان بازار
نظر سے گم ہوئے سب انجمن زمین کے تلے

نہ تخت ہی نہ وہ شاہی نہ تاج ہی سر پہ
گدا سے سوئے ہین پہنے کفن زمین کے تلے

وہ یوسف اور زلیخا وہ مجنون و لیلی
رہی نہ شیرین گئے کوہ کن زمین کے تلے

کسیکے اعضا کا اب تک نہین نشان ملا
نہ چشم بینی نہ غنچہ دہن زمین کے تلے

ہمین تو قبر کی سختی کا مٹ گیا کھٹکا
گئے ہین کیونکہ وہ شاہ زمن زمین کے تلے

نبی علی و ولی فاطمہ حسین و حسن
یہ کیا سبب ہی گئے پنجتن زمین کے تلے

بسا ہی شہر خموشان اوجڑ کی اک بستی
یہ کیسے کیسے گڑے صف شکن زمین کے تلے

رسول کی ہین جو عاشق اونھین کی خاطر
خدا نے بھیجے ہین نہر لبن زمین کے تلے

یہان تو زندگی ہر اک کی پنجروزہ ہی
ہمیشگی کو ہی سبکا وطن زمین کے تلے

یہ آرزو ہے محمد مراد مولا کی
زبان سے عجز کا نکلے سخن زمین کے تلے

یہی مذہب ہی میرا ملت و ایمان ہی یہی
صورت یار جو ہی صورت یزدان ہی یہی

اپنے محبوب سوا غیر کا سجدہ ہے حرام | اپنا اسلام یہی مشرب رندان ہے یہی

ذات مطلق جسے کہتے ہو ذرا غور کرو | احمد پاک ہی جان لو میاں ہے یہی

جسنے محبوب کو دیکھا سحری گھبرا کے کہا | ماہ کامل ہے یہی مہر درخشان ہے یہی

سب پہ چھو صلِّ علیٰ اوس رخ نورانی پر | سرور کون و مکان اور مہ کنعان ہے یہی

خاکساروں کیلئے ایک ہے کمل کافی | پوشش فقر یہی جامہ سلطان ہے یہی

جس گل اندام کی انداز کا شیدا ہے مراد
سرو بستان ہے یہی اور گل خندان ہے یہی

یا امیر عجمی مظہر رحمان مدد دے | بادشاہ عربی سرور سلطان مدد دے

عرش اعظم پہ تو ہی جلوہ نما شاہ امم | دستگیر ہمہ با صورت یزدان مدد دے

میرے ہادی میرے مولا میرے آقا ہو تمہیں | میری مذہب ہو تمہیں دین اور ایمان مدد دے

واہ کیا نور الٰہی سے ہے روضہ پر نور | رات دن کروبیان جسکی ہیں دربان مدد دے

تیری حسن کی جلوہ سے منور ہے چمن | باغبان ازلی ای گل خندان مدد دے

آپ ہیں عقدہ کشا عقدہ کشائی ہے ضرور | رحم کن بہر خدا ای شہ مردان مدد دے

تاب فرقت کی نہیں وصل کا ساغر تو پلا | جان جاتی ہے مری ای مری جانان مدد دے

کس طرح صحت بیمار محبت ہو بھلا | دی شفا شاہ ہدیٰ شافع دوران مدد دے

حسرت دید سوا کسکو تمنا ہے مراد
پاس بلوا لے مجھے ہے یہی ارمان مدد دے

محفل میلاد مین آنکھو نسی جانا چاہیے
عطر سی پوشاک ہر اک کو بسانا چاہیے

عرش سی آئی ملائک محفلو نمین دیکھ لو
پردۂ غفلت کو آنکھو نسی اوٹھانا چاہیے

محفل میلاد مین خود آپ آتی ہین رسول
با ادب بیٹھو سبھی سر کو جھکانا چاہیے

عرش سی آدین ملک اور روح مرسل کی تمام
جو بشر جاوین نہین منہ کو چھپانا چاہیے

یا الہی یہہ تمنا ہے ہماری بار بار
روضہ پر نور احمد دیکھ آنا چاہیے

خاک اوس محفل کی ہین سمجہا ہون بس خاک شفا
سرمہ ما زاغ البصر کرکے لگانا چاہیے

دستگیر بیکسان ہی رحمۃ للعالمین
بس سر و جان عاشق جان جلانا چاہیے

ہی شفیع المذنبین محبوب خاص کبریا
ایسے شافع کو نہین دل سی بھلانا چاہیے

محفل مولود مین لازم یہ ہی خوشبو بھی ہو
عود عنبر مشک بھی ہر دم جلانا چاہیے

جامع المجمع مین ہی ای مومنو دیکھو لکھا
کھانا بھی مسکینونکو بہتر کھلانا چاہیے

جو کوئی راہ نبی مین صرف کرتا ہی درم
اوسکو بیشک شبہ پانا چاہیے

محفل میلاد مین عرفان ہی لٹتا لوٹ لو
عاشق خیر البشر کو یہ سنانا چاہیے

سب پڑھین صل علی صل علی ای مومنو
چپکے مت بیٹھو یہان لب کو ہلانا چاہیے

رب جلی امتی جو گور مین بھولا نہین
ایسے ہادی کو نہین اکدم بھولانا چاہیے

عشق مین محبوب کی بس جان لو ای شایقو
دھجیان جیب و گریبان کی اوڑانا چاہیے

خانۂ زنبور دل اب ہو رہا ہے یہ مراد
آہ سوزان داغ دل کسکو دکھانا چاہیے

[illegible] غیرت خلد برین سا ہے
فلک [illegible] جسکے دامن کی سرزمین

گلستان ارم یا باغ فردوس
[illegible] کی زمین سا ہے

ملائک کی جبین وہ سجدہ گہ ہے
در ناقہ کا پاسبان روح الامین ہے

[illegible] اوسکی [illegible] ظاہری سے
مکان لامکان [illegible] ہے

بہار خلد [illegible] یثرب کا کوچہ
جہان درگاہ ختم المرسلین ہے

[illegible] ایمان [illegible] مذہب
محمد پاک [illegible] الیقین ہے

یہ دریاے وحدت کا نمونہ
رسول باصفا ماہ جبین ہے

فلک سے تا زمین دیکھ آیا
نہین ہمسر کوئی اوسکی کہین ہے

خضر کرتا ہے اوسکی آبداری
خلیل اوس باغ کا بس خوشہ چین ہے

محمد کا مکان قوسین و ادنیٰ
اوسی خلوت کا وہ مسند نشین ہے

خزانہ کنت کنزا کا عطا کر
تجھے مولا کمی کچھ بھی نہین ہے

محمد سید الثقلین لاریب
محمد کا نشان عرش برین ہے

محمد تاجدار انما ہے
محمد بادشاہ ملک دین ہے

مراد اوس شاہ دین کا ہو نہین خادم
کہ جسکا آستان عرش برین ہے

دونون جہان کو مالک و مختار مصطفیٰ
محبوب حق مین سید ابرار مصطفیٰ

بہر خدای پاک مین عصیان سی پاک ہون
مجھ روسیہ پہ ہو کرم اکبار مصطفیٰ

وحدت کا تو خوشۂ گوہر ہے بے بہا
سفینہ مین ہو تیرا میرا [illegible] مصطفیٰ

بیہوش عمر بھر مین رہون بیخودی [illegible] آہ
وحدت کی مے پلا کر دے سرشار مصطفیٰ

مجھکو خودی کے دام سے جلدی رہا کرو
رہتا ہون اوسکی وجہ سے بیزار مصطفیٰ

پردہ دوئی کا دل سے میرے صاف ہو خدا
یکتائی کا سبق پڑھا ہر بار مصطفیٰ

مظہر تمہین کریم تمہین واجب الوجود
مین پر گناہ اور تو ستار مصطفیٰ

دنیا کی دام نے مجھے اب قید کر لیا
اسکے سبب سے سخت ہی آزار مصطفیٰ

خلد برین سے کم نہین یثرب کی سرزمین
فردوس کا چمن گل گلزار مصطفیٰ

ہر لحظہ ہر گھڑی یہ تمنا ہے اے مراد
یارب مجھے نصیب ہو دیدار مصطفیٰ

دیکھو تو عالم ہستی مین نمایان ہے وہی
جسکو کہتے ہو خدا صورت انسان ہے وہی

کل اشیا مین جھلکتی ہے تجلی اوسکی
مجکو ہر سو نظر آتا میرا جانان ہے وہی

کیون نہ آوے نظر عاشق کو جمال احمد
جان و دل سے شہ کونین پہ قربان ہے وہی

دیر و کعبہ و کلیسا مین روان ہے جلوہ
کہین ظاہر ہے وہی اور کہین پنہان ہے وہی

جو ہے اول وہی آخر وہی ظاہر باطن
ہفت گردون ہے وہی اور مہ تابان ہے وہی

مظہر ذات احد معنی لولاک لما
برزخ پیر مغان مصحف رحمان ہے وہی

رات دن جسکے تصور مین تو رہتا ہے مراد
بادشاہ عربی سرور سلطان ہے وہی

تجکو تباہ کر دیا ماہ جبین تو کون ہے
ہی نام تیرا سینہ پر نقش نگین تو کون ہے

تیری تجلّی سی جبل سرمہ ہوا اٹھا بہ محل
موسی نہین سنبھل سکا تو یقین تو کون ہے

تیری فراق مین یہان سینہ ہوا ہی کوہ طور
سرمہ جلا کی کر دیا جان حزین تو کون ہے

زہرہ ہی یا کہ مشتری شمس ہی یا قمر ہے تو
دیکھا کہین نہ اور سنا ایسا حسین تو کون ہے

یان کا ہی نہ وان کا ہی کیا مین کہون کہان کا ہی
تو ہی تباہی دلربا کس کا مکین تو کون ہے

پہلے تو دل کو لیلیا چال تو ہے کر گیا
جلوہ دکھا کی چھپ رہا پردہ نشین تو کون ہے

غنچہ خیر و شر ہی کیا باعث بحر و بر ہے کیا
کھلتا نہین مراد کو دفترِ دین تو کون ہے

جلوہ دیکھا دی جلوہ گر ربِ ہدا تو کون ہے
نظر و نسی ہو رہا نہان نورِ خدا تو کون ہے

تیرا ہون مبتلا صنم تاب نہین دکھا قدم
رخ سی نقاب لی اوٹھا دیکھون لقا تو کون ہے

جن کہون تجھکو یا بشر شمس کہون مین یا قمر
حور ہی یا پری ہی تو صلّ علیٰ تو کون ہی

سنتا ہون بی نشان ہی تو صاحب لامکان ہی تو
ایسی نگاہ دی ہمین دیکھون بھلا تو کون ہی

پہلو مین غنچہ دل میرا ہجر کا بھڑک کی رہگیا
پردی ہی پردہ کر رہا جور و جفا تو کون ہی

آتشِ غم کا شور ہی سر مین جنون کا زور ہے
مجنون مجھے بنا دیا لیلی ادا تو کون ہی

اتنی مراد ہی شہا شربت وصل کر عطا
ہجر سی جل رہا ہون مین شکل دیکھا تو کون ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی جلوۂ دلدار دکھلا — شہِ لولاک کا دیدار دکھلا

الٰہی دل کے آئینہ مین ہر دم — جمالِ سیّد ابرار دکھلا

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ — نبیؐ کے خاص چارون یار دکھلا

بہار افزا تو کردی دل ہمارا — بغل مین خلد کا گلزار دکھلا

تجلی نور کی اپنی شب و روز — انھین آنکھونسے اے جبّار دکھلا

مدینہ تک مین پہونچون یا الٰہی — حریمِ یار کی دلدار دکھلا

مدینہ ہے الٰہی رشکِ فردوس — وہانکا کوچہ و بازار دکھلا

تمنّا روز و شب اپنی یہی ہے — مزارِ سیّدِ ابرار دکھلا

ہوا ہے نور سے تیرے جو پیدا — اوسی کی نور کا اسرار دکھلا

تجھے اپنے محبت کی ہو سوگند — حبیب اپنا مجھے غفّار دکھلا

چھپایا عیب کو امت کی جسنے — جمال اوسکا مجھے ستّار دکھلا

الٰہی تو ہے جسکا عاشقِ زار — وہی دلبر وہی دلدار دکھلا

جو ہے سرِّ خفی کنت کنزاً — مجھے وہ گوہرِ شہوار دکھلا

بنایا جسکی خاطر سارا عالم — مجھے وہ پیشوا سالار دکھلا

پلا دے مجھکو جام وصل احمد
شے وحدت مجھے خمار دکھلا

شفق سے پہلے کو آتر و دلمین تیری سے
محمد کا مجھے دربار دکھلا

شہید اوس مغربی تلوار سے کر
نبی کا ابروے خمدار دکھلا

کسی صورت سے وان پہونچا دیا رب
تمنا ہے وہی دربار دکھلا

برحمت تا لب گویا امتی گفت
تیرا امت کا تھا غمخوار دکھلا

جو ہی مسند نشین عرش اعظم
وہ اپنا ای خدا دلدار دکھلا

محمد سے صبا کہنا یہ پیغام
تیرا اشتاق ہے دیدار دکھلا

مراد الله سے ہر دم یہی کہہ
قدم احمد کا سو سو بار دکھلا

منقبت شاہنشاہ امیر المومنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ

پیشتر میرے و سر اب رہنمائی کیجیے
ہستی موہوم سے مجکو رہائی کیجیے

زنگ ہستی ہے دلگا اوسکی صفائی کیجیے
مبتلائی رنج ہون میری دوائی کیجیے

سخت مشکل ہے پڑی مشکلکشائی کیجیے
داد کو جلد آسے حاجت روائی کیجیے

لشکر غم نے مجھے آکرکے گھیرا ہے تمام
اب کسی صورت نہین ملتی رہائی نیکنام

دل کو میری فکر رہتی ہے یہی صبح و شام
یعنی تیرا نام اطہر ورد رکھتا ہون مدام

سخت مشکل ہے پڑی مشکلکشائی کیجئے
داد کو جلد آئیے حاجت روائی کیجئے

در پہ تیری جو کوئی سائل گیا شاہ امم
منتظر رہتا ہوں میں بھی ذرا کیجئے کرم
کر دیا ایسا غنی اکبارگی بھولا الم
بہر احمد پاک کی سمت در کو دکھلا قدم

سخت مشکل ہے پڑی مشکلکشائی کیجئے
داد کو جلد آئیے حاجت روائی کیجئے

سب سنا ہے میں کہہ تھکا سنتا نہیں کوئی ذرا
اسلیے فریاد تیری پاس لایا ہے گدا
تم تو ہو مشہور کہتے ہیں سبھی مشکلکشا
شک نہیں بیشک تمہیں ہو اے بحر سخا

سخت مشکل ہے پڑی مشکلکشائی کیجئے
داد کو جلد آئیے حاجت روائی کیجئے

شیر ربانی ہو تم اور نائب خیر البشر
شرق سے تا غرب تیری دھوم ہے حسب اثر
فیض تیرا دمبدم جاری ہے خاص و عام پر
تیرے در پر میں ہوں سائل کیجئے اک نظر

سخت مشکل ہے پڑی مشکلکشائی کیجئے
داد کو جلد آئیے حاجت روائی کیجئے

چشم رحمت کا تیری ہے ہمیشہ انتظار
ہجر سے مضطر ہے دل اب ہو رہا ہے بیقرار
منتظر ہوں لطف کا تیری شہ عالی وقار
کوئی صورت سے ملو ہے سخت مشکل شہریار

سخت مشکل ہے پڑی مشکلکشائی کیجئے

داد کو جلد آے حاجت روائی کیجے

دلمین میری آ لگا ہی تیری نظرونکا یہ تیر
جب تلک تجھکو نہین پاؤنگا میری دستگیر
سرورِ عالم کی صدقے لے خبر ہیران ہی
راتدن پھکا کرونگا ہجر سی سر اے امیر

سخت مشکل ہی پڑی مشکلکشائی کیجے
داد کو جلد آے حاجت روائی کیجے

آپکی شاہا سخاوت جابجا مشہور ہے
تیرے آگے حاتم طای کا کیا مقدور ہے
پاس اسکا ہو نہ ہمت ہے یہ کوسون دور ہے
ہان سخاوت دس سخی کی سفتی ہی کی نور ہے

سخت مشکل ہی پڑی مشکلکشائی کیجے
داد کو جلد آے حاجت روائی کیجے

ایک سائل آپکے در پر گیا تھا مرتضیٰ
یہ کہا حسنین کو مجھکو عطا کر دو شہا
مانگا اوسنے آپسے بس اوسکا کیا جیرہا
دیکھ صورت اوسکی فرمایا علی شیرِ خدا

اونکو احمد پاک نے فرزند سن اپنا کیا
یہ تو نور العین دونون ہین نبی کی مہ لقا

عذر مجھکو کچھ نہین دینے مین ای سائل ذرا
دوسرا جا فاطمہؓ سے مانگ لے سن ای گدا
ایک دے سکتا ہون نہین جمع دوسری ہی بڑا
اوسکے مالک ہین جنابِ فاطمہ خیر النسا

وہ اگر چاہین تو تجھکو دیوینگی شبیر کو
کیا تعجب ہی تو پاوی عاشقونکے پیر کو

جب سُنا حضرت علی سے اوس گدا نے یہ کلام — عرض تب کرنے لگا اے مرتضیٰ صاحب کرام
آپ جا کر اوس سے کہیے سرورِ عالی مقام — تب ہوئے لاچار حضرت خود گئے وان نیکنام

فاطمہ زہرا سے حضرت نے کہا اوس کا سوال
ایک سایل آیا بی بی مانگتا ہے تیرا لال

فاطمہ زہرا سے سایل کا کہا احوال سب — سُن کے وہ رونے لگیں با درد و غم عالی نسب
یہ کہا شبیر کے مختار ہیں شاہِ عرب — مالکِ کونین سے یہ عرض کیجے با ادب

وہ اگر چاہیں خدا کی راہ پر دیویں جسے
حکم کو اونکے نہ مانیں یہ بھلا طاقت کسے

گرچہ وہ دیدیویں راہِ حق میں مجکو عذر کیا — سر مرا حاضر ہے رب کے نام پر اے مرتضیٰ
میں تو اک لونڈی ہوں اوسکی وہ تو ہیں میرے خدا — کچھ نہیں مجکو تامل جو کہینگے مصطفیٰ

جان و دل میرا محمدؐ پاک پر قربان ہے
آیتِ قرآن ہمارے واسطے فرمان ہے

سُنتے ہی حضرت علی نے راہ لی وانکی شتاب — آئے حجرے میں جہان پر بیٹھے تھے عالیجناب
عرض وان کرتے تھے لیکن آنکھ سے جاری تھا آب — سر اوٹھا بولے نبی کیون خیر ہے اے بوتراب

بیقراری تمکو کیسی ہے کہ گھبرائے علیؓ
روتے حجرے میں مرے کیون بے سبب آئے علیؓ

یون ہوئے گویا علی شاہِ نجف غنچہ دہن — التجا کرنے لگے سُن اے نبی شاہِ زمن

ایک سایل نے سوال ایسا کیا تڑھا سخن ‏ ‏ سنتے ہی مرجھا گئی ہین فاطمہ مثل چمن

سنتے ہی اسکے وہ بیٹھی ہین کلیجہ تھام کر
روتی روتی آنسوون سے ہو گئے دامان تر

وہ تو سایل مانگتا حسنین کو ہے اے رسول ‏ ‏ سنتے ہی اوسکی ہوئی ہین فاطمہ ازبس ملول
آپکا ارشاد جو ہو سبکو ہے مولا قبول ‏ ‏ ہوتی ہے یہ گفتگو اتنے مین جو آئین بتول

حضرت والا جناب مصطفے اچھا نئی لگا
فاطمہ سے یہ کہا امر خدا پر غم نکھا

یہ کہا حضرت جناب مصطفے اے جان جگر ‏ ‏ راہ حق مین در یست کردیدے تو اپنا پسر
فاطمہ کہنے لگین منظور ہے سب اے پدر ‏ ‏ امر حق مین کیا کرے لونڈی بھلا نو عذر گر

حکم مین اوسکے نبی مین دون کلیجہ کو نکال
ایک لمحہ مین نہ لاؤن اوسکے دینے مین ملال

غرض اپنا دیدیا سایل کو دونون نور عین ‏ ‏ حضرت یعنی حسن اور حضرت یعنی حسین
دم نہین مارا شہ مردان امیر مشرقین ‏ ‏ ہوگیا جو کچھ کہ ہونا تھا فقط باقی ہے چین

قصہ کوتہ یہ مدارج ختم سے اونپر کیا
دینے مین ہرگز نہ لائی عذر ام الانبیا

وہ نہین سایل تھا آئی تھی یہان روح الامین ‏ ‏ بھیجا تھا اونکو خدای پاک رب العالمین
امتحان لیتا ہے اپنے خاصون اے مومنین ‏ ‏ کیا کسیکی تاب ٹھہرے ان سوای مسلمین

پنجتن سب ایک تن محبوب ہین رب العلا
اور وہ عاشق تھے ایسے جان دی راہِ خدا

مرسلونسے بلکہ لیتا تھا وہ مولا امتحان
اور انسانسے نہین ہے امتحانونکا گمان

یاولی اللہ سے کچھ بھی ذرا سے میری جان
کیونکہ یہ پیارے خدا کے ہین بڑے ہے دو ذیشان

اونکو درکی خود ملا ایک روز وشب دربان ہین
آفتابِ دوجہان اور عاشقِ سبحان ہین

اب مدح خوان اپنے مطلب پر یہان بس آگیا
یاعلی اب کر مدد دنیا سے مین گھبرا گیا

اس مناقب سے کتابہ خوب سادہ پاگیا
لے خبر جلدی مری لمین اندھیرا چھا گیا

سخت مشکل ہے پڑی مشکلکشائی کیجیے
داد کو جلد آیئے حاجت روائی کیجیے

اب نہ مجھکو کیجیے محروم اے شاہِ ہدا
فکر نے ایسا ستایا ہے ہمین شیرِ خدا

واسطے حسنین کی سن لیجیے یہ التجا
ہر گھڑی اس رنج مین رہتا ہے دل یہ مبتلا

سخت مشکل ہے پڑی مشکلکشائی کیجیے
داد کو جلد آیئے حاجت روائی کیجیے

گلشنِ باغِ ولایت کے تمہین ہو گلعذار
تیرے دروازہ کا سگ ہون یاعلی دلدل سوار

میرے اب مطلب مین مت کیجیے تامل نیمہا
مظہرِ انوار تم ہو مین ہون تیرا خاکسار

سخت مشکل ہے پڑی مشکلکشائی کیجیے

داد کو جلد آئے حاجت روائی کیجے

تجھ سوا مجکو نہین کچھ ہی یہان شاہا ضرور — نور حق تو نور کر دی دلمین میری بھر دی نور
فیض عرفان کا مری سینہ سی ہو سوا ظہور — دمبدم وحدت کی مے کا بس ہی مجھکو ضرور

سخت مشکل ہی پڑی مشکلکشائی کیجے
داد کو جلد آئے حاجت روائی کیجے

قابل تحریر اور تقریر کیا میری زبان — ایک ادنیٰ ہو تیرا اوصاف کیا مجھسے بیان
نور ہے عرش برین پر تو کہان اور مین کہان — لیک اتنی ہی تمنا راز کر اپنا عیان

سخت مشکل ہی پڑی مشکلکشائی کیجے
داد کو جلد آئے حاجت روائی کیجے

مجھ ادا عاصی کی سن لا التجا عالیجناب — ہجر سی تیری ہوا ہے دل میرا مثل کباب
جلوہ اپنا تو دکھا مجھے اوٹھا شاہا نقاب — ہر گھڑی ہر لحظہ دل کھاتا ہی میرا پیچتاب

سخت مشکل ہی پڑی مشکلکشائی کیجے
داد کو جلد آئے حاجت روائی کیجے

منقبت حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی سید نظام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان کر کچھ سراپا اوس ہدا کا — نظام الدین محبوب خدا کا
حبیب مصطفیٰ حاجت روا کا — جگر گوشہ علی مرتضیٰ کا

زری زر بخش محبوب الٰہی
تیرے نزدیک کیا ہی بادشاہی

مقام ہو ہے محبوب الٰہی
نبی کی خوے محبوب الٰہی
علی کے روے محبوب الٰہی
حسن کی بوے محبوب الٰہی

زری زر بخش محبوب الٰہی
تیرے نزدیک کیا ہی بادشاہی

معین الدین محبوب الٰہی
وقطب الدین محبوب الٰہی
فرید الدین محبوب الٰہی
نظام الدین محبوب الٰہی

زری زر بخش محبوب الٰہی
تیرے نزدیک کیا ہی بادشاہی

ولایت کا وہی مسند نشین ہے
اوسی سے زیب بس فرش زمین ہے
شہنشاہِ جہان تاجِ نگین ہے
وہ زینت فرش اور عرش برین ہے

زری زر بخش محبوب الٰہی
تیرے نزدیک کیا ہی بادشاہی

سخاوت مین تو وہ بحرِ سخا ہے
کہ حاتم جسکے در کا اک گدا ہے
گدائی کا لیے کاسہ کھڑا ہے
اوسی سے اب ہماری التجا ہے

زری زر بخش محبوب الٰہی

تیری نزدیک کیا ہی بادشاہی

یہان اک شب کا مین کرتا ہون اظہار
جو دیکھا بادشہ نے خواب اکبار

اکابر جمع تھے سب نورالانوار
ہوا معلوم کہ کچھ ہین طلب گار

کہ ایک کونے مین محمد شہ کھڑا ہی
اوسی در پر مودب سا اڑا ہے

ہر اک کو نعمتین دیتے تھے محبوب
سبھی کھاتی تھی جو تھا جسکو مرغوب

وہ کر تقسیم وان پر پہونچا مطلوب
اوٹھا کی شاہ کو دیکھا نظر خوب

محمد شہ کو محبوبِ الٰہی
دیا اک تل مین اوسکو بادشاہی

رکھا تھا بادشہ کے ہاتھ اندر
اوسیدم ہو گیا طالع سکندر

اوٹھا جب خواب سے وہ نیک اختر
جو کھولا مشت کو دیکھا نظر بھر

بکف جب تل کو وہ رکھا جو پایا
جہان مادر تھی اوسکے وان پہونچ آیا

کیا مادر سے وہ خواب آشکارا
کہا مادر نے اوسکی ماہ پارا

تیرے اقبال کا چمکا ستارا
ہوا سب ملک اب تابع تمھارا

وہ کامل ایک ہین تم وہان جاو
جو گذرا حال سب اونکو سناو

غرض وان سے ولی کی پاس آیا | اکرم حضرت کا سب اونکو سُنا یا
جو مٹھی مین رہا تل وہ دیکھا یا | وہ کامل دیکھ کے حیرت مین آیا

ولی نے یہ کہا کر نوش بھائی
کہ اب گھر بیٹھے تو پایا خدائی

ہندوستان کی جو ساری بادشاہی | ہے مثل تل کہ جو کچھ تونے پائی
ہوا کیا لطف محبوب الٰہی | دیا ادنی کو اونے بادشاہی

نہین سائل کوئی محروم جاتا
جو مانگے شاہ تمسے ہے وہ پاتا

طفیلِ حضرتِ خیر البشر کے | خبر لے واسطے گنجِ شکر کے
اور قطب الدین وہ صاحب اثر کے | معین الدین شاہِ بحر و بر کے

کہ ایک ٹکڑا عطا اوس تل سے کیجئے
دعا میری اجابت دل سے کیجئے

گلِ گلزار ہو باغ ہدایت | تجھی پر ختم ہے ساری ولایت
کرم سے مجھ پہ کر مولا عنایت | مجھے کافی ہے بس تیری حمایت

طریقت سے مجھے آگاہ کردے
حقیقت معرفت سینہ مین بھردے

فضایل فیض کی مجھکو عطا کر | دوئی کے دام سے جلدی رہا کر

مجھے بس اپنے ہی در کا گدا کر
یہ زنگ آلودہ ہے دل کو جلا کر

نہو اب دیر کر مشکلکشا ہے
ملے ہستی سے بس مجھکو رہائی

مجھے کر سُرخرو سیاہی چھوڑاو
خزانہ کنت کنزا کا دلاو
محمد پاک سے جلدی ملاو
جمالِ سرمدی شاہا دیکھاو

نہ کر اب دیر محبوب الٰہی
ترے نزدیک کیا ہے بادشاہی

ہمارے دل مین تو ایسا اثر دے
طریق گلشن دین کا ثمر دے
تجھے دیکھون شہا ایسی نظر دے
ارے ہادی تو اپنا ایسا کر دے

توہی بیشک میرا ایمان و دین ہے
سراج الاولیاء و مہ جبین ہے

تمھارے ہجر سے رہتا ہون بیتاب
تڑپتا ایسا جیون ماہی ہو بی آب
نہ دن کو چین نہ شب کو ذرا خواب
ارے یوسف ہوا دل میرا سیماب

نہ خوش آتی ہے تیری جدائی
خبر لے جلد محبوب الٰہی

بہار افزا تیرا کوچہ ہے گلزار
عجب ہے آپ کا روضہ پرانوار
گلستان وارم ہوتے ہین بلہار
بسانِ خلد ہے خوبی مین دیوار

منور ہو گیا نورِ خدا سے
مطہر ہو گیا خیر الوریٰ سے

سُنی ہی ہین نے شاہا اک روایت
کہ کی اک غیر کی تو نے حمایت

ہوئی اوس مرد کو ایسی ہدایت
قریبِ مرگ یہ پڑھتا تھا آیت

سَلٰامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ
نظام الدین نے کی مجھ پر کریمی

بڑا فاجر و فاسق تھا وہ بدکار
درِ اقدس پہ پہونچا وہ قضا کار

جہان روضہ ہے حضرت کا پُر انوار
حرام اوسپر ہوا دوزخ کا سب نار

عجب ہے نام محبوبِ الٰہی
کیا جو ورد پایا پادشاہی

کسی نے ذکر حضرت سے کیا تھا
خبر بیمار کی اون سے کیا تھا

جو حالِ نزع مین وہ مبتلا تھا
نہین شدت سے وہ اکدم جدا تھا

سُنا جب حال محبوبِ الٰہی
ہوئی سکرات سے اوسکو رہائی

کہا حضرت جو میرے سایہ آوے
بھلا سکرات کیون [illegible]

میرے دیوار کے سایہ سی جاوے
تو وہ جنت کے در کا [illegible]

یہ ہے مشہور جو کہتا ہون بھائی

کہ اوس ہمارے نے جنت ہی پائی

یقین جسکو میان عین الیقین ہے
تو اوسکے آگے کیا عرش برین ہے
در محبوب کا جو ہمنشین ہے
ارم فردوس سب اوسکو یہین ہے

در مقصود محبوب الٰہی ہے
کرون صدقہ مین تجھ پر بادشاہی

تیرا جو طالب دیدار ہے شاہ
نہ وہ بیشک کبھی ہوویگا گمراہ
قسم کرتے ہین شرعی یاد واللہ
ہمارے سامنے آوے اگر ماہ

پری یا حور یا یوسف کی صورت
سمجھتا ہون اوسے مٹی کی مورت

میان حسن دیتری در گیا ہون
دیوانہ مثل مجنون کے ہوا ہون
تپ فرقت سی مولا جل رہا ہون
پلادے جام وصلت مر رہا ہون

کٹی ہے آہ و نالون سے میری شب
دیکھادے اپنی مجنونی ذرا جب

سپر دفتر خدا اور لوح اوپر ہے
لکھا محبوب ہے سدا پاک برتر
میرے سرور کا ہے یہ ماہ انور
نہ اب ہوگا کوی اوسکے برابر

نبی کی شکل محبوب الٰہی
دیا اوسکو خدا نے شہنشاہی

دُرِ دریاے عرفان کا ثمر کر
کہ اوسکو کردے قلزم اک نظر کر
میرے سینہ کو اے شاہا بحر کر
مجھے دنیا ہی مین صاحب اثر کر

مراد اندہے کی شاہا خود نمای
مٹا دے دل مین محبوبِ الٰہی

میری کشتی پھنسی ڈوبی ہے مجھدھار
برا ے حضرت گنج شکر بار
طفیل سرورِ دین کرادے پار
تامل کر نہ اے نبیون کے سردار

نہ کشتی پر میرے آئے تباہی
لگا دے پار محبوبِ الٰہی

بس اب خاموش کر اپنی زبان کو
نہ کر افشا اب راز نہان کو
یہان پر ختم کر بس اب بیان کو
مراد ہر دم جھکا سر اوس میان کو

تیرا مطلوب محبوب الٰہی
اوسی سے مانگ دیگا بادشاہی

مخمس

جو جہم مین آکے آپکو انسان کہا گیا
لا تقنطو زبان سے نبی کو سُنا گیا
موسیٰ کو کوہ طور پہ جلوہ دیکھا گیا
پیارا ہر ایک رنگ نظر ہمکو آگیا

جانے مجاز کوی اوسی مین تو پا گیا

مین تو جاوی کعبہ کو ہندو بھی ہردوار
اللہ و رام کرتی پھرین دونون ہر دیار

لڑکا بغل کی بیچ مین اور شہر مین پکار
آتا ہے میری کہنے کا کیجیے تو اعتبار

جانی بجانی کوی اوسے مین تو پا گیا

[illegible] جو سنیو تو کچھ بھی بخبائیو
دیر و حرم کو دونون کو دل سی بھولائیو

مرشد کی ایک شکل سی دل کو لگائیو
معبود وہ ہے آپکو عابد بنائیو

جانی بجانی کوی اوسے مین تو پا گیا

اگر [illegible] جاوگے حاجی کہاوگے
گنگا پہ جا کی خوب سے غوطی لگاوگے

[illegible] گوہر پھر نہین خالق کو پاوگی
جبتک نہ اپنے علم خودی کا بھولاوگی

جانی بجانی کوی اوسے مین تو پا گیا

[illegible] کرکے دیکھو تو رحمان کون ہے
اور دوسرا جہان مین شیطان کون ہے

[illegible] گدا ہین سلطان کون ہے
عاشق ہر اک صورت جانان کون ہے

جانی بجانی کوی اوسی مین تو پا گیا

در مدح حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

[illegible] صدق و صفا ہین غوث پاک
مخزن علم و حیا ہین غوث پاک

[illegible] شمس الضحیٰ ہین غوث پاک
صورت بدر الدجیٰ ہین غوث پاک

مظہر رب العلا ہین غوث پاک
خاص محبوب خدا ہین غوث پاک

جنکے دروازے کی ہین دربان ملک | عاصیون کا پیشوا ہین غوث پاک

ہین مسیحائے مسیحا دستگیر | جملہ مرضون کے دوا ہین غوث پاک

حق نے اونکو مرتبہ اعلیٰ دیا | جانشین مصطفےٰ ہین غوث پاک

نام اونکا حرز جان طفلونکا ہے | اور ضعیفون کی عصا ہین غوث پاک

ہین وہی حسن الحسینی شک نہین | نور عین مرتضیٰ ہین غوث پاک

بانیٔ عرفان اور نور الہدےٰ | سیّد و صاحب ولا ہین غوث پاک

سیکڑون مردون کو زندہ کر دیا | واہ کیا معجز نما ہین غوث پاک

بادشاہونسے کہین بہتر ہین وہ | جو تیرے در کے گدا ہین غوث پاک

سب ولی کے دوش پر اوسکا قدم | افتخار اولیا ہین غوث پاک

ماہ کیا دعوے ملاحت کا کرے | وہ تو خود ماہ لقا ہین غوث پاک

دم مین کرتے ہین گدا کو بادشاہ | ایسے وہ بحر سخا ہین غوث پاک

کوئی بڑھکر اونسے بس کامل نہین | اولیا کے مقتدا ہین غوث پاک

سب ہوئے کامل فنا ہوکر بقا | آپ پہلے سے بقا ہین غوث پاک

سایۂ محبوب کا سمجھا مراد | سایۂ حمد لوا ہین غوث پاک

جنکو کچھ نسبت ہے باطن کی دلا | دیکھتے وہ جابجا ہین غوث پاک

کرتے ہین مشکلکشائی خلق کی | میرے بھی مشکلکشا ہین غوث پاک

یہ دل بیمار اونکے در پڑا | سنتا ہون دار الشفا ہین غوث پاک

حق ملا اون سی وہ ہین حق سی ملے — کون کہتا ہے جدا ہین غوث پاک

آپ ہین محبوب اور عاشق بھی ہین — دمبدم میں مبتلا ہین غوث پاک

راز خالق دم مین کرتی ہین عیان — واہ کیا طبع رسا ہین غوث پاک

سورۂ انّا فتحنا ہے گواہ — تاجدار کل آتے ہین غوث پاک

نغمہ زن طوطی ہین ذکر پاک مین — آئینہ عکس نما ہین غوث پاک

کون تیرا دو جہان مین ہے کفیل — خوش بگو صل علیٰ ہین غوث پاک

ہم گنہگارون کی ہین پشت پناہ — اور بھی حاجت روا ہین غوث پاک

ہم حضور پابوس مست ہوا ہے دلا — تیری ہادی رہنما ہین غوث پاک

کس سی ہو توصیف اونکی اے مراد
مرحبا ہین مرحبا ہین غوث پاک

مستزاد

زلف شبگون مین جو دل میرا گرفتار ہوا — سخت آزار ہوا
آ مسیحا تیرے در کا یہان بیمار ہوا — جینا دشوار ہوا

بیوفائی کا تیری کس سی کرون مین یہ گلا — ہائی ابتک نہ ملا
یار اغیار سے دیکھا تو نیا پیار ہوا — ہمسے انکار ہوا

روز و شب ہم تیری فرقت سے جلا کرتے ہین — سرد دم بھرتی ہین

تو میرے حال سے اب تک نہ خبردار ہوا - مین بھی لاچار رہوا

داغ پر داغ میرے سینہ مین ناسور رہوا - خانہ زنبور رہوا

اس مصیبت مین صنم تو نہ مددگار رہوا - دل پہ سو بار رہوا

بیکلی دل کو میرے ہر گھڑی رہتی ہے صنم - تیری ہی سر کی قسم

اب ہر ادہر گھڑی جینے سے بھی بیزار رہوا - تو نہ غمخوار رہوا

دلربا غمزہ سے اکرتے کچھ اقرار نہین - وصل کا نام تو کیا

پھر جسے ہمنے دیا دل وہ دل آزار نہین - کرتا ہون شکر خدا

عاشقی کا نہ کبھی کیجیو قصد اے نادان - سچ میری کہے کو مان

صدمہ عشق سے آگاہ تو زنہار نہین - ہے بہت رنج و بلا

وصل کی نام سے اے شوخ تو گر ہیگا خفا - کچھ نہین ہے یہ برا

پاس آنا تیرے یہ بھی ہمین درکار نہین - دور سے شکل دیکھا

درد فرقت کی کیا پہلے ہی سے کام اپنا - ہوگئے دم مین فنا

اب کسی طور سے جینے کا بس آثار نہین - کرتا اب کیا ہے دعا

پاس آنا تیری سو قوف نہ ہویگا جناب - ہو رہا دل یہ کباب

جھڑکیان دی جو ہر اداب ہمین انکار نہین - اب کہان شرم و حیا

دوہرہ معہ بند

تمہارے عشق میں پیارے عجب حالت ہماری ہے

ایسے پلا اہل مدہ بھری سیت سیام رتنار ۔ جیت مرت جھک جھک جھٹ تا جیہہ چھوت اکبار

نگاہ برق جاناں ہے کہ خنجر یا کٹاری ہے

نیچ پہر کت اور ہلن کو سرون سنن کی بین ۔ بیست تمہاری درس کو ترپت ہیں دو نین

طفیل پیارے احمد کی خبر لے بیقراری ہے

جب سے بچھڑے پیہ گئی گل نہیں کچھ سُنے چین ۔ دھدہک آگ برہ کی ہوری ہیں سُلگت ان بین

خبر لے آ مسیحا تو لبوں پر دم ہماری ہے

آون آئیں ہیں کہی بیرہا کٹ پی موری کان ۔ نس باسر مورے ہو رہیں آن ملو بھگوان

یہ کہیو میرے دلبر سے ہمیشہ انتظاری ہے

[illegible] کی نیہہ سیم ہوئی جاری ۔ او کھد ہیر دیکھی بہو جو کھاوی مرجاے

ہماری نبض کی حالت سے افلاطون بھی عاری ہے

تن کا بن پیو سوہن رہا نہ من میں گیان ۔ پی دیکھی گھن سیام کی نکسن لاگی پران

تمہاری چشم نرگس نے ہماری جان ماری ہے

ارے پپیہا پانکھیا اوڑ جاؤ وہ دیس ۔ جیہہ نگری پیتم بسے کہیو جای سندیس

عدو بھی دیکھ کر روتی ہیں صورت ہماری ہے

پیتم تمہاری ملن کو کوٹ جتن ہم کین ۔ پانچ بہوت بیری بہو دہی بجھوا کین

مری ہادی ملو پیارے کہ تجھ بن جان بھاری ہے

ہمری سنگ کی سکھی سہیلی اوتر گئیں سب پار
ہم بوری لگیں بھری بوڑت ہون مجھدھار

سبھی توفیق کو پہونچی مراد اب تیری باری ہے

غزلیات من تصنیفات شاعر نازک خیال ذہن رسا طبع سلیم جناب محمد عبد الحلیم صاحب المتخلص بہ سعید سب انسپکٹر شاہ آباد

مستعد فرقت میں لاکھوں ہیں ستانے کیلئے
ایک بھی مونس نہیں میری بچانے کے لئے

ہاں تو ہجر یار سے ہے خود بخود حالت خراب
طعنہ زن عالم ہیں اور سپہر دل دکھانے کیلئے

رہتی ہے مجھکو جو یادِ ناوکِ مژگان یار
دل میرا پیدا ہوا تھا کیا نشانے کیلئے

خون کا دریا نہ کیوں جاری ہو میری آنکھ سے
غیر آئیں اونکو جب مہندی لگانے کیلئے

کروٹیں بستر پہ پڑے کر یہ کہتا ہوں سعید
رنج و غم پیدا ہوئے میرے ستانے کیلئے

تیری فرقت نے اے جانان مجھے یانتک ستایا ہے
پیاپی ہچکیاں آتی ہیں دم ہونٹوں پہ آیا ہے

چھوڑا کر زلف سے چاہِ زنخدان میں گرایا ہے
نیا رنج اور نیا صدمہ نیا دکھ یہ دکھایا ہے

الٰہی خیر کرنا اب کہ دم ہونٹوں پہ آیا ہے
رگِ جان میں فراقِ یار نے نشتر لگایا ہے

گلا میں کیا کروں تم سے بھلا چرخِ ستمگر کا
پھرا کر کو بکو ظالم مجھے چکر میں لایا ہے

سعیدِ دل حزیں کی یہ دعا ہے اے میری مولا
دکھا دے اک جھلک اوسکی میرا دل جس پہ آیا ہے

کسکی فرقت مین سہی ہی بیقراری اندنون
آہ دن کو ہی تو شب کو اشکباری اندنون

کس ترقی پر تپ فرقت ہی ازروزون میرا
ای مسیحا لی خبر جلدی ہماری اندنون

اپنی جان شیرین کو دی فرہاد نی اس عشق مین
اب تو باقی رہگئی ہی میری باری اندنون

دیکھئے دیدار قسمت مین لکھی ہی یا نہین
ای سعید اب کیا کرین ہر دم شماری اندنون

عاشق بیدل کو فرقت سی ستانا چھوڑدی
ای ستمگر دور سی چہرہ دکھانا چھوڑدی

دام گیسو کا مجھے ایجان دکھانا چھوڑدی
اس دل پابند کو ناحق پھسانا چھوڑدی

ناوک مژگان سی تیری دل میرا گھایل ہوا
زخم دل پر ہجر کا مرہم لگانا چھوڑدے

سیکڑون بسمل ہوئی ہین دیکھکر ابرو تیرے
مرغ جان پر تو میری خنجر چلانا چھوڑدے

وصل کی تدبیر یہ بھی ایک ہی ای سعید
اوسکی گھر ہر روز کا تو آنا جانا چھوڑدے

کچھ پتا ملتا نہین وہ گل کہان ہی آجکل
ای صبا تو ڈھونڈھ لا اوسکو جہان ہی آجکل

کیون اندھیرا ہو رہا ہی میری آنکھون مین جہان
وہ قمر طلعت کہین جا کر نہان ہی آجکل

جب سے وہ گلرو نہین سیر چمن بھاتی نہین
خار خار آنکھون مین میری گلستان ہے آجکل

ہو نہ گھایل کسطرح میرا دل بیتاب آہ
دلمین نوک ناوک چشم بتان ہی آجکل

روز محشر کا نہین کچھ خوف ہی مجھکو سعید
نام پاک مصطفےٰ ورد زبان ہے آجکل

ترچھی نظروں سے وہ کرتا ہی نظارا اندنون
یا خدا جلدی دکھادی اوسکا نظارا مجھی
آتش فرقت نے تیری دل جلایا اسقدر

مرغ بسمل ہورہا ہی دل ہمارا اندنون
فرقت دلبر نہین مجھکو گوارا اندنون
سینہ سوزان سے اوٹھتا ہی شرارا اندنون

کیونکر نہ ڈرا ساتھ ہو خیر البشر کا ای سعید
کلمہ طیب کا تجھکو ہے سہارا اندنون

شکل اپنی گر ذرا اکبار تو دکھلائیگا
جی اوٹھیگا قبر مین آوازہ تیری سنکے مین
کیا لکھون کیا حال اپنی گردش تقدیر کا
چاک دامن عاشق وارفتہ کا دیکھو اگر
دیکھ لینگے آپ بھی اور ہم بھی اپنی آنکھ سے

سب مرا رنج و محن گر کوہ ہو ٹلجائیگا
بعد مرنیکے میرے گر تو مسیحا آئیگا
آہ پیچان سے مری چرخ کہن ہلجائے گا
مو بمو حال پریشان کا ہمین کھلجائیگا
حشر مین دفتر اگر ای جان من کھلجائیگا

دام الفت مین پھنسا ہون جان بچتی ہی سعید
کاکل مشکین کو تیری کون بیٹھ سلجھائیگا

لگاتی ہی جو ٹھوکر مجھکو دلبر پاونکی آہٹ
کری جو پھر گلگشت چمن مین عزم وہ گلرو
تیری ہر گام پر مردی لحد سے چونک اٹھتی ہین
خرامان ہوادا سے گر کہین وہ یوسف ثانی
اگر شامل ہو تو نکی ہو چلو وہ کافر ایمان

تڑپتی جان قالب مین ہی سنکر پاونکی آہٹ
تصدق بلبلا ہو جائین سنکر پاونکی آہٹ
قیامت ڈھاتی ہی ای فتنہ محشر پاونکی آہٹ
قسم کھاتا ہون ہوجائیگی محشر پاونکی آہٹ
مسلمان برہمن ہوجائے سنکر پاونکی آہٹ

کیا ہی خوشخرامی اپنی دکھلا کر جو وہ مجھکو | ملا مین تی کف افسوس سُنکر پانو نکی آہٹ

اگرچہ ہی سعید افسوس دنیا مین جدائی کا
بروز حشر ہوگی میری رہبر پانون کی آہٹ

تمنا دتون سے ہی سنا ہی پانو نکی آہٹ | نہ سر سے خدا نی پھر سُنا ہی پانو نکی آہٹ
گئی صبر و شکیبائی گئی تاب و توانائی | عشق مجکو نصیب آہی جو پائی پانو نکی آہٹ
یہ مرغانِ چمن کہتے ہین غنچون کی چٹکنے پر | کہ کس شکل گل تر نی سُنائی پانو نکی آہٹ
جو آیا دیکھنے کو وہ مسیحا میری بالین پر | تنِ بیجان مین جان آئی جو پائی پانو نکی آہٹ
نہین تکلیف مرنی مین تیری عاشق کو ای قاتل | کہین آکر اگر تو نی سُنائی پانو نکی آہٹ
میری مرقد پہ کہتی ہین قلیپو سی وہ ہنس ہنسکر | یہ جی اوٹھا ابھی مُردہ جو پائی پانو نکی آہٹ

یہی ہی آرزو دل مین سعید دل حزین اپنی
وہ دن دیکھون جو اوس بت نی سُنائی پانو نکی آہٹ

قطعات تاریخ طبع اوّل دیوان از فکر عالی مولوی احمد علی رضوی پانوی

شد چو دیوان طبع رضوان گفت | گل مضمون ازین چمن چیدی
ملہمِ غیب بہر اُو باشوق | گفت دیوان معرفت دیدی ۱۳۱۵ھ

اعلان - اس دیوان مراد کا کل حقوق بنام راقم محفوظ ہی - اسکی رجسٹری بہی ہوگئی ہے اسکو کوئی شخص بغیر اجازت راقم قصد طبع نفرمادین بعوض نفع نقصان نہ اوٹھائین

المشتہر
محمد ظہور الحق پروپرائیٹر اسٹار آف انڈیا پریس آرہ

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ کیا اوسکی قدرت کاملہ ہے کہ انسان ضعیف البنیان کو مجمع کمالات و اشرف المخلوقات بنایا - درود نا محدود اوس رسول برحق پر جسنے دین و دنیا کی منزل مقصود کا سیدھا راستہ بتایا ہزارون صلوٰۃ ایسے رسول مقبول پر جسکی کمترین امت نے امور دین و دنیا مین اعلیٰ درجہ کی ترقی کی - اللہ اللہ جو دائرہ اسلام مین آیا معرفت الٰہی کا دم بھرنے لگا علیٰ ہذا سرآمد صاحب کمال و صدر نشینان مجلس حال و قال علایق دنیا سے آزاد جناب شاہ مراد عالم صاحب گورکھپوری کی کلام معجز نظام سے ہویدا ہے کہ کیسے عارف باللہ حق آگاہ ہین - گو بظاہر کور مادر زاد ہین مگر فن شاعری مین اوستاد - دیوان لاجواب ہر شعر انتخاب - علاوہ فن شاعری کی صاحب و کرامات ہین - مجمع صفات ہین - ہزارون مرید زاہد و پرہیزگار فخر روزگار - جسکو دیکھئے انھین کا دم بھرتا ہے مریدی پر ناز کرتا ہے یہ ایک ادنیٰ سی کرامت ہے جس سے فی الحقیقت حیرت ہے کہ پڑھنے لکھنے کا کبھی اتفاق نہوا اور ہر فن مین مشاق ہو سچ ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خداے بخشندہ

اگر جناب شاہ صاحب کے مختصر احوال لکھے جاوین تو بجاے خود ایک جلد ہو مختصر اینکہ جناب شاہ صاحب ممدوح کا چشمہ فیض آج تک جاری ہے ؎

حق یہ ہے لاجواب ہے دیوان	لاکھ مین انتخاب ہے دیوان ؎

کیا فصاحت ہے کیا بلاغت ہے | یہ بھی دنیا مین اک کرامت ہے

ہے یہی گنج معرفت بیشک | ایسا دیکھا سنا نہین ابتک

مصرع اک ایک بحر عرفان ہے | نقطہ اک ایک در غلطان ہے

رہرو وادی طریقت ہے | کچھ خضر کی یہان حقیقت ہے

صورت آئینہ ہے یہ دیوان | دیکھ لو اسمین صورت جانان

چشمۂ فیض ہے کہ دیوان ہے | بند کوزہ مین بحر عرفان ہے

یون تو دیکھے سنے بہت دیوان | ہے پر اسکی ثنا مین بند زبان

کیا ہی عبد الحلیم شایق ہین | سب مرید و ثنا مین انکے فایق ہین

رتبہ بھی سیکڑون مین اعلی ہے | دونون عالم مین منہ اوجالا ہے

طبع دیوان مین کرکے صرف کثیر | ہو گئے سب مین لایق توقیر

واہ کیا دل ہے کیا طبیعت ہے | کیسی طینت ہے کیسی ہمت ہے

مال و زر ہیچ سب سمجھتے ہین | ایسے دنیا مین کب او بجھتے ہین

کیسے ہین صاف طبع نیک نہاد | کیون نہ راضی ہو سارا شاہ آباد

ظلم سے کوسون دور رہتے ہین | آدمیت اسیکو کہتے ہین

طبع دیوان ہو گیا جس دم | فکر تاریخ کی تھی دلکو عجیب

اسکے سر رکھکے تاج بسم اللہ | بولا ہاتف کہ لکھ عجیب و غریب

۱۳۰۵

ناجات اسمائے حمید باریتعالیٰ من تصنیفات
ناب شیخ واحد حسین صاحب وحد آروی

یا کریم و رحیم یا رحمان — یا حلیم و عظیم یا سلطان
یا سمیع و بصیر یا غفار — یا غفور حفیظ یا ستّار
یا متین المہیمن الجبّار — ملک المومن القوی قہار
یا معز المذل یا رافع — یا محی الممیت یا نافع
یا رقیب المجیب یا واسع — یا حکیم الودود یا جامع
یا علیم الصبور الخالق — یا جلیل الخبیر یا رازق
یا غنی الولی یا ظاہر — برّ تواب منعم قادر
حکم العدل یا لطیف سلام — یا صمد ذوالجلال والاکرام
حیّ قیوم مبدی محصی — مالک الملک معطی یا مجیب
مانع یا بدیع یا باقی — ضارّ نورٌ وارث ہادی
صادق یا رشید یا واجد — منتقم یا عفو یا ماجد
یا صبور الرؤف یا مغنی — یا شہید الوکیل یا باری
باعث یا مجید یا قابض — یا مقیت الکبیر یا خافض
یا غفور شکور یا والی — اول و آخرؒ و متعالی

یا معید المقدم الرزاق | یا حسیب المؤخر الخلاق

یا احد یا علی یا وہاب | باسط یا مسبب الاسباب

حق قدوس و احد سبحان | یا قدیر الحمید یا منان

بطفیل محمدؐ عربی | کرلے مقبول یہ دعا میری

دین و دنیا مین تو ہمین رکہہ شاد | آل و اولاد کو بھی رکہہ آباد

مفلسی میری دور کردے تو | مال سی زر سی مجکو بہر دے تو

میرا چمکا دے نیّر اقبال | دولت و زر سے رکہہ ہمین خوشحال

قرض میرا ادا کرادے تو | دین عقبیٰ سی بھی بچا دے تو

ہر مرض سی ہمین بچاے رکہہ | ہر طرح کی خوشی سی چہاے رکہہ

سقم جسمی سے بھی نجات رہے | تا کہ رحمت مین تیری بات رہے

دار فانی کی طی ہو جب منزل | تیری رحمت ہی بس ہی شامل

شوق ہی کعبہ کی زیارت کا | پہر احمدؔ مدینہ بھی دکہلا

وجد کی روح تن سے نکلے جب | ورد ہو لب پہ کلمہ طیب

کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہی محمدؐ میرا رسولؐ اللہ

تمام شد

گنجینۂ نکات

یہ کتاب لاجواب بلکہ انتخاب آپ ہی اپنا جواب ہے
اسکا ہر فقرہ کلید دانش اسکا ہر ایک لفظ بے مثل
لائق دید ہے اسکا ہر نکتہ دفتر و پند و نصایح مفید
ہر خاص و عام ہے اگرچہ یہ مختصر کتاب ہی مگر بہر صورت
یہ مفید طلاب ہی چاہے کیسا ہی کم استعداد
ہو اسکے مطالعہ سے اردو مین بخوبی لکھنے
پڑھنے کی مشق بہم پہونچ سکتی ہی اسکے علاوہ کتاب
سلیس اردو زبان مین حرف جلی خوشخط کاغذ عمدہ
یہ بہت صاف ان سب خوبیون پر قیمت صرف (۴)

طریق السداد ترجمہ سبیل الرشاد

لاجواب کتاب جسمین مضامین ذیل نہایت حسن
سے لکھے گئے ہین ذکر اللہ کے فضائل آیات قرآنیہ
و احادیث ... ذکر کل طریقے اور اوسکے فوائد ... جلسہ کا ثبوت
... اور اوسکی شرط اور مرشد کامل کی شناخت
اور ... ماثورہ جسقدر احادیث صحیحہ سے
ثابت ہین ... اور اوسکی آداب
فوائد ... سے ثابت ہین
... وغیرہ وغیرہ الغرض ... ہر مبتدی و صوفی
... کیلئے یہ کتاب کافی ہی ... و عام فہم چھاپا جلی
کاغذ عمدہ چھپی ہے قیمت صرف ... (۵)

عمدۃ الحکایات

ناظرین بچونکو کہانیان کہنے اور سننے کا بہت شوق
ہوتا ہے۔ لیکن ان کو چڑیا اور چڑا کی کہانیان کہکر سنانا
اور اون سے سننا گویا اونکو خراب کرنا ہی۔ ظاہر ہی کہ اسطرح کی
کہانیان محض لاحاصل ہوتی ہین۔ اسی واسطے اس
کتاب مین اسطرح کی باتین جمع کی گئی ہین کہ کہانی کی
کہانی ہون اور نصیحت کی نصیحت۔ اور ایک بڑا
مطلب اس کتاب کے لکھنے سے یہ ہی کہ بچے اچھی
اردو سیکھین۔ قیمت صرف چار آنہ (۴)

بوقلمون

یہ نادر رسالہ بزبان اردو رنگ کے بارہ مین لکھا گیا
جسمین ڈیڑھ سو طرح کے دیسی اور ولایتی آبی و روغنی
و پختہ و خام رنگ رنگنے کی ترکیبین مندرج ہین (۲)

ہدیۂ شایقین

یہ رسالہ نادر علم کیمیا مین لاثانی یعنی ملمع سازی کا اعلیٰ اصول
جسمین انواع اقسام کے تیزاب بنانے اور ایک دھات کو دوسرے
دھات پر مثل تانبا پیتل چاندی سونا وغیرہ چڑھانیکی ترکیبین
اس حسن و خوبی سے مع ثبوت ہیئت و اشکال لکھی ہین کہ شایقین
فن ملمع سازی کو جسکے معاینہ سے یہی معلوم ہوگا کہ گویا
اوستاد بیٹھا ہوا بتلا رہا ہے قیمت صرف چار آنہ (۴)

کل فرمایشات بنام محمد غنی و محمد فضیلت حسین تاجران کتب آرہ آنی چاہئین